تسہیلِ کلامِ اقبال

پس چہ باید کرد

مع

مُسافر

علامہ اقبالؒ

تسہیل از:

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

"پس چہ باید کرد"

مع

مُسافر

متن، لغت، ترجمہ

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

اقبال اکادمی پاکستان

اس کتاب کی طباعت و اشاعت حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کی مالی
معاونت کی بدولت ممکن ہوئی۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ISBN 969-416-260-2

ناشر:

محمد سہیل عمر

ناظم

اقبال اکادمی پاکستان

چھٹی منزل، اکادمی بلاک، ایوان اقبال، ایجرٹن روڈ، لاہور
Tel: 92-42-6314510
Fax: 92-42-6314496
Email: iqbalacd@lhr.comsats.net.pk
Website: www.allamaiqbal.com

طبع اول: ۱۹۹۹

تعداد: ۵۰۰

قیمت: ۲۰۰/- روپے

مطبع: سعادت آرٹ پریس، لاہور

محل فروخت: ۱۱۶ میکلوڈ روڈ، لاہور فون: ۷۳۵۷۲۱۴

حرف آغاز

۱۹۸۶ء میں ہم نے تسہیل اقبال کے ایک کثیر المراحل منصوبے پر کام شروع کیا تھا - پہلے مرحلے پر اقبال کی فارسی شاعری کی تسہیل کا ایک خاکہ بنایا گیا جس کے بنیادی نکات یہ تھے -

۱- مشکل الفاظ اور علامات اور اصطلاحات کی ضروری توضیح -

۲- متن کا ایسا ترجمہ جو سلیس اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ شعر کا لہجہ اور اس کا اندرونی بہاؤ بھی امکانی حد تک منعکس کر سکے -

اس مقصد کے حصول کے لیے ایسے ماہرین اقبالیات کا انتخاب کیا گیا جن کا شعری ذوق اور سخن فہمی بھی مسلم ہے - ان حضرات کو فرداً فرداً مختلف مجموعوں کی تسہیل کی ذمہ داری سونپی گئی تھی جو بفضل خدا حُسن و خوبی سر انجام پائی - گو کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان تسہیلات کی اشاعت کا عمل قدرے سست رہا، تاہم "تسہیل زبور عجم"، "تسہیل پیام مشرق" اور "تسہیل ارمغان حجاز" شائع ہو کر لوگوں تک پہنچی تو ان کے تبصروں سے اندازہ ہوا کہ اس کام سے شعر اقبال کا فہم ہی نہیں، ذوق بھی منتقل ہوا ہے - اور یہی ہمارا مقصود تھا کہ اقبال کی شعری عظمت اپنے فنی اور ذوقی شواہد کے ساتھ بھی پیش نظر رہے -

بلاشبہ اس کام کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے، اس میں غلطیاں اور ناہمواریاں بھی رہ گئی اور اس کی پیش کش کا انداز بھی اصلاح کی گنجائش رکھتا ہو گا - لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہے جب قارئین ہماری رہنمائی اور مدد فرمائیں - ہم ہر تجویز، تنقید اور اصلاح کے لیے چشم براہ ہیں -

- ناشر

تعارف

مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" مع "مسافر" جیسا کہ واضح ہے، دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مسافر پہلے پہل آرٹ پیپر پر شایع ہوئی اور ۱۹۳۶ء میں دونوں مثنویاں مذکورہ نام سے چھپیں۔ مثنوی مسافر کا تعلق علامہ مرحوم کے سفر افغانستان سے ہے جو انہوں نے ۱۹۳۳ء میں کیا۔ وہ سال کے آخری حصے میں کوئی بارہ تیرہ دن وہاں ٹھہرے۔ ان کا یہ سفر والی افغانستان نادر شاہ کی دعوت پر تھا۔ نادر شاہ کو مذہبی اور تعلیمی مسائل میں مشورہ درکار تھا، اس کی خاطر اس نے برصغیر پاک و ہند کے بعض جید اہل علم و فضل کو افغانستان مدعو کیا۔ مثنوی کے متن کے مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علامہ نے قیام افغانستان ہی کے دوران میں "مسافر" مکمل کرلی تھی۔ اس سفر میں علامہ جن جن مقامات و مزارات پر گئے، ان کے تذکرے کے ساتھ ساتھ، موقع و محل کے مطابق اپنے جذبات و احساسات اپنی قلبی و ارادت کو بھی انہوں نے قلمبند کیا ہے۔ مثنوی کے دوسرے حصے یعنی پس چہ باید کرد..... " کا پس منظر یہ ہے کہ علامہ بیماری کے دنوں میں، علاج کی خاطر، بھوپال گئے۔ وہاں ۳ اپریل ۱۹۳۶ء کی رات خواب میں ان کی ملاقات سر سید خان مرحوم سے ہوئی۔ انہوں نے علامہ کو مشورہ دیا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا ذکر کریں۔ چنانچہ علامہ جب صبح بیدار ہوئے تو درج ذیل شعر ان کی زبان پر تھا:

با پرستاران شب دارم ستیز
باز روغن در چراغ من بریز

اس کے بعد انہوں نے چند اشعار نبی مکرم صلعم کی خدمت میں پیش کیے جن میں ایک فریاد کی صورت ہے اور قوم کے انتشار و زوال اور اپنے ملک کے علاوہ دوسرے ممالک کی سیاسی و اجتماعی صورت حال پر اظہار خیال ہے۔ علامہ اسی طرح اشعار کہتے رہے تا آنکہ وہ ایک مستقل مثنوی کی صورت اختیار کر گئے۔ علامہ کے دوسرے مجموعہ ہائے کلام کی طرح اس مثنوی کے بھی اب

تک کئی ایڈیشن شایع ہو چکے ہیں' اور کلیات کی صورت میں جو مجموعے چھپے ہیں وہ الگ ہیں۔

چند برس پہلے اقبال اکادمی نے علامہ کے فارسی مجموعہ ہائے کلام کا ایک خاص طرز پر اردو ترجمہ کرانے کا پروگرام بنایا تھا جس میں بوجوہ تاخیر ہو گئی۔ بہر حال ان تراجم کی اشاعت کی باری آرہی ہے۔ اب مثنوی پس چہ باید کرد..... مع مسافر کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اس کا اندازہ یہ رکھا گیا ہے کہ پہلے ایک شعر دے کر اس میں بشمولہ الفاظ کے الگ الگ معنی دیے ہیں۔ جہاں کوئی ترکیب یا محاورہ آگیا ہے اس کے معنی و مطلب لکھ کر خطوط وحدانی میں الفاظ کے الگ الگ معنی دے دیے ہیں۔ اسی طرح قرآنی' تاریخی اور شعری تلمیحات کی بھی لغت میں وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ قاری پوری طرح ان الفاظ و محاورات اور تلمیحات وغیرہ کو سمجھ لے اور یوں اسے ترجمے ہی میں تشریح کی کیفیت مل جائے۔ لفظوں کی الگ الگ صورت ظاہر کرنے کے لیے + کی نشانی دی گئی ہے۔ اس قسم کی تمام وضاحتوں کے لیے راقم نے مستند لغتوں' بالخصوص بہار عجم از ٹیک چند بہار کہ یہ گویا علامہ مرحوم کو حفظ تھی' اور حوالے کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے (ان ماخذ کی تفصیل طول کلام کا باعث ہو گی) تاکہ معنی اور ترجمے میں کسی قسم کے اور معمولی سے بھی اشتباہ کا امکان نہ رہے۔ ترجمہ کرتے وقت سلاست و روانی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور کہیں بھی اصل سے ہٹنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ انشاء اللہ امید ہے قارئین اس ترجمے ہی سے علامہ کے مفہوم کو پوری طرح پا جائیں گے۔

خواجہ حمید یزدانی

فہرست مضامین

پس چہ باید کرد

۱۔	بہ خوانندۂ کتاب	۱
۲۔	تمہید	۳
۳۔	خطاب بہ مہر عالمتاب	۱۶
۴۔	حکمت کلیمی	۲۳
۵۔	حکمت فرعونی	۳۴
۶۔	لا الہ الا اللہ	۴۳
۷۔	فقر	۵۶
۸۔	مرد حر	۸۲
۹۔	در اسرار شریعت	۹۴
۱۰۔	اشکی چند بر افتراق ہندیاں	۱۱۱
۱۱۔	سیاسیات حاضرہ	۱۲۰
۱۲۔	حرفی چند با امت عربیہ	۱۳۴
۱۳۔	پس چہ باید کرد اے اقوام شرق	۱۵۰
۱۴۔	در حضور رسالت مآبؐ	۱۷۲

مسافر ۱۹۹

۱۔ خطاب بہ اقوام سرحد ۲۱۱
۲۔ مسافر وارد می شود بہ شہر کابل و حاضر می شود بحضور اعلیٰ حضرت شہیدؒ ۲۲۲
۳۔ بر مزار شہنشاہ بابر خلد آشیانی ۲۳۳
۴۔ سفر بہ غزنی و زیارت مزار حکیم سنائیؒ ۲۳۶
۵۔ روح حکیم سنائی از بہشت بریں جواب می دہد ۲۴۲
۶۔ بر مزار سلطان محمود علیہ الرحمۃ ۲۵۲
۷۔ مناجات مرد شوریدہ در ویرانہ غزنی ۲۵۷
۸۔ قندہار و زیارت خرقہ مبارک ۲۶۵
۹۔ بر مزار حضرت احمد شاہ بابا علیہ الرحمۃ موسس ملت افغانیہ ۲۷۶
۱۰۔ خطاب بہ پادشاہ اسلام اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ ایدہ اللہ بنصرہ ۲۸۱

مثنوی

"پس چہ باید کرد"

(متن، لغت، ترجمہ)

بخوانندۂ کتاب

(کتاب کے قاری سے خطاب)

۱۔ سپاہ تازہ برانگیزم از ولایت عشق
که در حرم خطرے ازبغاوت خرد است

لغت : سپاہ تازہ: نیا لشکر (سپاہ= فوج، لشکر+ تازہ= نیا، نئی) برانگیزم: میں حرکت میں لاتا ہوں (بر انگیختن= جگہ سے ہلانا، جنبش میں لانا، آمادہ کرنا) ازولایت عشق: عشق کے ملک سے، عشق کی مملکت سے (از= سے+ ولایت= ملک، مملکت+ عشق= دل کا ایک خاص لگن سے سرشار ہونا۔ اسی لگن سے سرشاری کے طفیل انسان کی مقاصد اعلیٰ تک رسائی ممکن ہے۔ اسی کی بدولت لافانی کارنامے انجام پاتے ہیں۔ علامہ اقبال کے یہاں لفظ عشق بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ وہ اسے جنون کا بھی نام دیتے ہیں۔ درحرم: حرم میں (کہ+ در= میں+ حرم= چاردیواری، حرم کعبہ، یہاں مراد امت مسلمہ) خطرے: ایک خطرہ، خاص خطرہ ازبغاوت خرد است: بغاوت کا ہے (از= سے، یہاں بمعنی کا+ بغاوت= سرتابی، سرکشی، فساد، احکام دین سے انحراف+ خرد= عقل، دانش)

میں عشق کی مملکت سے ایک نیا لشکر حرکت میں لا رہا ہوں کیونکہ حرم میں عقل کی بغاوت کا خطرہ ہے۔

۲۔ زمانہ ہیچ نداند حقیقت اورا
جنوں قباست که موزوں بقامت خرد است

لغت : ہیچ نداند: بے خبر، کچھ نہیں جانتا (ہیچ= کچھ نہیں، کچھ، معدوم+ دانستن= جاننا) حقیقت اورا: اس کی حقیقت کو، مراد جنون کی حقیقت کو (حقیقت= اصلیت، ماہیت، بنیاد+ او= اس کی، وہ+ را= کو) قبا است: ایسا لباس

ہے۔ (قبا= ایک قسم کا لباس + ست = ہے) بقامت خرد: خرد کے جسم کے لیے (بہ = کو' کے لیے + قامت = قد' جسم' ڈیل)

زمانہ اس کی حقیقت سے بالکل بے خبر ہے (حالانکہ) جنوں یعنی عشق ایک ایسا لباس ہے جو عقل ہی کے جسم کے لیے موزوں ہے۔

۳۔ باں مقام رسیدم چو در برش کردم
طواف بام و در من سعادت خرد است

لغت : بان مقام رسیدم: میں اس مقام پر پہنچ گیا (بہ = پر' سے + آں = اس' وہ + مقام + رسیدن = پہنچنا) چو: جب دربرش کردم: میں نے اسے پہنا (در: میں + بر= جسم + ش = اس کو + کردم = میں نے کیا یعنی جب میں نے اسے پہنا (کردن = کرنا) طواف بام و در من: میرے بام و در کا طواف (طواف = کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا + بام = چھت' بالا خانہ' کوٹھا' مراد قیام گاہ + و = اور + در = دروازہ + من = میرا' میں) سعادت خرد: عقل کے لیے خوش بختی (سعادت = خوش نصیبی' خوش بختی' اقبال مندی + خرد = عقل)

جب میں نے وہ لباس (جنوں) پہنا تو میں اس مقام پر پہنچ گیا کہ جہاں عقل کے لیے میرے بام و در کا طواف خوش بختی کی علامت بن گیا۔

۴۔ گماں مبر کہ خرد را حساب و میزاں نیست
نگاہ بندۂ مومن قیامت خرد است

لغت : گمان مبر: مت خیال کر' یہ مت سوچ (گماں بردن = خیال کرنا) خرد را: عقل کے لیے (خرد = عقل + را = کے لیے' کو) حساب و میزان نیست: میزان نہیں ہے' مراد قیامت کا دن جب اعمال کی پرسش ہو گی (حساب = شمار' پرسش + و = اور = میزان = ترازو + نیست = نہیں ہے) نگاہ بندۂ مومن: بندۂ مومن کی نگاہ (نگاہ + مومن = علامہ کی ایک اپنی اصطلاح ہے جس سے مراد مرد کامل ہے) قیامت خرد: عقل کے لیے قیامت (قیامت + خرد = عقل)

یہ مت خیال کر کہ عقل کے لیے کوئی حساب و میزان نہیں۔ عقل کے لیے بندۂ مومن کی نگاہ ہی قیامت ہے۔

○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

تمہید

۵۔ پیر رومی مرشد روشن ضمیر
کاروان عشق و مستی را امیر

لغت : پیر رومی: مراد مولانا جلال الدین رومی جن کی مثنوی معنوی کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ ۶۰۴/۱۲۰۷ میں بلخ میں پیدا ہوئے۔ ان کی وفات پنجم جمادی الاخر ۶۷۲/۱۲۷۳ کو ہوئی۔ قونیہ (ترکی) میں مدفون ہیں۔ حضرت علامہ نے انہیں اپنا مرشد قرار دیا ہے۔ مرشد روشن ضمیر: روشن ضمیر مرشد (مرشد= رشد و ہدایت کرنے والا+ روشن ضمیر= جس کا دل اور باطن نور ہدایت سے منور ہو۔ کاروان عشق و مستی را: عشق اور بیخودی کے قافلے کے لیے (کارواں= قافلہ+ عشق= یعنی ایک ایسی لگن جو مدعا کے حصول میں مہمیز کا کام دے اور لافانی کارنامے انجام دینے میں ممد ہو۔ علامہ کے یہاں یہ لفظ خاص اور وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ وہ اسے جنوں کا بھی نام دیتے ہیں+ و= اور+ مستی= محویت، انتہائی وابستگی+ را= کو، کے لیے) امیر: سردار، سالار، رہنما۔

پیر رومی ایک روش ضمیر مرشد ہیں جو عشق و مستی کے قافلہ سالار ہیں۔

۶۔ منزلش برترز ماہ و آفتاب
خیمہ را از کہکشاں سازد طناب

لغت : منزلش: اس کا پڑاؤ، اس کا مقام برتر: زیادہ بلند زماہ و آفتاب: چاند اور سورج سے (ز= کا معنی سے+ ماہ= چاند+ و= اور+ آفتاب= سورج) خیمہ را: خیمے کے لیے (خیمہ+ را= کو، کے لیے) از کہکشاں ساز و طناب: کہکشاں کی رسی بناتا ہے (از= سے+ کہکشاں= ستاروں کا ایک جھرمٹ جو سڑک کی

صورت میں آسمان پر نمودار ہوتا ہے+ ساختن= تیار کرنا' بنانا+ طناب= رسی) ان کا مقام چاند اور خورشید سے بھی بلند تر ہے (اس بلندی کا یہ عالم ہے کہ) وہ اپنا خیمہ نصب کرنے کے لیے کہکشاں سے رسی کا کام لیتے ہیں۔

۷۔ نور قراں درمیان سینہ اش
جام جم شرمندہ از آئینہ اش

لغت : نور قرآن: قرآن کی روشنی' قرآن کا علم (نور= روشنی' یہاں مراد علم قرآن جس نے ان کا سینہ منور کر دیا ہے+ قرآن) درمیان سینہ اش: ان کے سینے میں' ان کے دل میں (درمیان= دونوں کے معنی اندر' اور میں' کے ہیں+ سینہ= دل+ اش= ان کا' اس کا) جام جم+ ایران کے ایک قدیم بادشاہ جمشید کا جام۔ کہتے ہیں وہ اس قدر شفاف اور مصفا تھا کہ اس میں سے دنیا کے حالات نظر آتے تھے۔ بعض کے نزدیک اسے از روئے نجوم تیار کیا گیا تھا جس کی بدولت آئندہ کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔ اسے جام جہاں نما بھی کہتے ہیں۔ صوفیا کی اصطلاح میں ایسا دل جو ماسو اللہ کی آلودگیوں سے پاک صاف ہو اور اس طرح اللہ کے عشق میں سرشاری کے سبب منور ہو) از آئینہ اش: اس کے آئینے سے (از= سے+ آئنہ= یہاں مراد دل ہے+ اش= ان کا' اس کا)

ان کا دل قرآن کی روشنی سے منور ہے۔ ان کے آئینہ (دل) کی صفا کے آگے جام جم بھی شرمسار ہے۔

۸۔ از نے آں نے نواز پاک زاد
باز شور درنہاد من فتاد

لغت : آں نے نواز پاک زاد: اس پاک فطرت بانسری نواز کی بانسری (آں= اس' ان' وہ+ نے نواز= بانسری بجانے والا) نواختن= بجانا ساز وغیرہ کا)+ پاک زاد= جو از روئے ولادت پاک ہو' یہاں مراد پاک فطرت) باز: پھر' دوبارہ شورے: ہنگامہ' ولولہ' جذبوں کا طوفان درنہاد من فتاد: میرے دل میں برپا کر دیا ہے (در= میں+ نہاد= فطرت' طبع+ من= میری' میں+ افتادن= گرنا یہاں مراد برپا ہونا) یہاں نے کے لفظ سے مولانا کی مثنوی کے پہلے شعر کی طرف

دھیان چلا جاتا ہے:

بشنواز نے چوں حکایت میکند
از جدائیہا شکایت می کند

اس پاک فطرت نے نواز کی نے نے ایک مرتبہ پھر میرے
دل میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔

۹۔ گفت جانہا محرم اسرار شد
خاور از خواب گراں بیدار شد

لغت : گفت: اس نے کہا' انہوں نے کہا محرم اسرار شد: بھیدوں سے واقف ہو گئی ہیں' ان میں بیداری آگئی ہے (محرم= واقف حال' آگاہ' ایسا قریبی رشتے دار جس سے نکاح جائز نہیں+ اسرار= سر کی جمع بمعنی بھید+ شدن= ہونا) خاور: مشرق یعنی سرزمین مشرق از خواب گراں: گہری نیند سے' خواب خرگوش سے (از= سے+ خواب= نیند (خوابیدن= سونا) گراں= بوجھل' گہری) بیدار شد: جاگ پڑا ہے (بیدار: جاگنا+ شدن= ہونا)

(مولانا روم) نے فرمایا کہ ارواح محرم اسرار ہو گئی ہیں۔ مشرق خواب خرگوش سے بیدار ہو گیا ہے۔

۱۰۔ جذبہ ہائے تازہ اورا دادہ اند
بند ہائے کہنہ را بکشادہ اند

لغت : جذبہ ہائے تازہ: نئے جذبے' نئے ولولے= (جذبہ ہا= جذبہ کی جمع یہاں مراد ولولہ وشوق+ تازہ= نیا' نئے) اورا: اسے' اس کو (او= اس' وہ+ را= کو) دادہ اند: انہوں نے یعنی قدرت نے دیئے ہیں' اسے عطا کیے گئے ہیں (دادن= دینا' عطا کرنا) بندہائے کہنہ را: پرانی بیڑیوں کو' غلامی کی زنجیروں کو (بندہا= بند کی جمع بمعنی بیڑیاں' زنجیریں+ کہنہ= قدیم' پرانی یعنی غلامی کی+ را= کو) کشادہ اند: انہوں نے کھول دیئے ہیں۔

قدرت کی طرف سے اسے (مشرق کو) نئے ولولے عطا ہوئے ہیں اور اس کی پرانی غلامی کی بیڑیاں کھول دی گئی ہیں۔

۱۱۔ جز تو اے دانائے اسرار فرنگ
کس نکو ننشست در نار فرنگ

لغت : جز تو: تیرے سوا (جز= سوا، علاوہ + تو= تیرے، تو) دانائے اسرار فرنگ: اہل یورپ کے بھیدوں کو جاننے والے، اہل یورپ کے احوال سے کما حقہ، باخبر (دانا= جاننے والا، باخبر (دانستن= جاننا) + اسرار سر کی جمع بمعنی بھید، یہاں مراد احوال + فرنگ= مراد یورپ، اہل یورپ) کس: کوئی کسی نے نکو ننشست: اچھی طرح نہ بیٹھا، بخوبی نہ بیٹھا (نکو= اچھی طرح، بخوبی، اچھا + نشستن= بیٹھنا) درنار فرنگ: فرنگ کی آگ میں (در= میں + نار= آگ، آتش + فرنگ= یورپ، اہل یورپ☆۔ اشارہ ہے قرآنی تلمیح کی طرف۔ حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ میں ڈالا لیکن وہ آگ ان پر گلزار بن گئی۔
تو کہ اہل یورپ کے احوال سے پوری طرح آگاہ ہے، تیرے سوا کوئی اور آتش افرنگ میں بخوبی نہیں بیٹھا۔

۱۲۔ باش مانند خلیل اللہ مست
ہر کہن بتخانہ را باید شکست

لغت : باش: ٹھہر، رہ، قائم رہ (بودن= ہونا، یہاں مراد رہنا) مانند خلیل اللہ: خلیل اللہ کی طرح (مانند + خلیل اللہ= اللہ کا دوست، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب) مست: بیخود، مراد مقصد عظیم سے پوری طرح وابستہ ہر کہن بتخانہ: ہر پرانے بتخانے کو (ہر + کہن= پرانا + بتخانہ= یہاں مراد غلامی وغیرہ کے حامل افکار) باید شکست: توڑ دینا یعنی گرا دینا، منہدم کر دینا چاہیے، گرا دینا ضروری ہے (بایستن= چاہنا، لازمی ہونا، ضروری ہونا + شکستن= توڑنا، گرانا)
تو (اقبال) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح مست رہ۔ جو بھی پرانا بتخانہ نظر آتا ہے اسے گرا دینا ضروری ہے۔

۱۳۔ امتاں را زندگی جذب دروں
کم نظر ایں جذب را گوید جنوں

لغت : امتان را: امتوں کے لیے، قوموں کے لیے (امتاں= امت کی جمع، یعنی قومیں+ را= کے لیے، کو) جذب درون: اندر کا جذب، دل کا جذب، مراد جنون، عشق، جس کا ذکر پہلے آچکا ہے (جذب= کشش، بیخودی+ دروں= اندرونی، باطنی، دل کی) کم نظر: کمزور نظر والا، مراد عقل کا اندھا این جذب را: اس بیخودی کو (ایں= اس، یہ+ جذب= کشش، بیخودی+ را) گوید جنون: پاگل پن کہتا ہے (گفتن= کہنا+ جنون= پاگل پن، یہاں یہ لفظ اصطلاحی معنی کے بجائے اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے)

اقوام کے لیے جذب دروں ہی سے زندگی کا سامان ہوتا ہے۔ عقل کا اندھا اس جذب کو پاگل پن کا نام دیتا ہے۔

۱۴۔ ہیچ قومے زیر چرخ لاجورد
بے جنون ذوفنوں کارے نکرد

لغت : ہیچ قومے: کوئی بھی قوم، ایک بھی قوم (ہیچ= کوئی، کوئی نہیں، کوئی بھی+ قومے۔ ایک قوم، کوئی قوم) زیر چرخ لاجورد: نیلے آسمان کے نیچے، مراد اس دنیا میں (زیر= نیچے) چرخ= پہیا، مراد آسمان+ لاجورد= ایک چمکدار نیلا پتھر، مراد نیلا) بے جنون ذوفنون: زبردست عشق و وابستگی کے بغیر (بے= بغیر+ جنون= عشق، یہاں یہ لفظ اپنے اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوا ہے+ ذو= والا، صاحب، مالک، اہل+ فنون= فن کی جمع، مراد خوبیاں، ذوفنون یعنی سراپا خوبی، سراپا ہنر) کارے نکرد: کئی کام نہیں کیا، ایک بھی کام نہیں کیا، کوئی بھی عظیم کارنامہ انجام نہیں دیا جس سے وہ دنیا میں ہمیشہ کے لیے اپنا وجود برقرار رکھ سکے (کارے= ایک کام، ایک کارنامہ، معرکہ، کوئی بھی کارنامہ+ نہ+ کردن= کرنا)

نیلے آسمان کی نیچے (اس دنیا میں) کوئی بھی قوم اس ذوفنون، جنون کے بغیر ایک بھی کارنامہ اور معرکہ انجام نہیں دے سکی۔

۱۵۔ مومن از عزم و توکل قاہر است
گر ندارد ایں دو جوہر کافراست

لغت : از عزم و توکل: عزم اور توکل سے (عزم= ارادہ، مراد، سعی پیہم،

جہد مسلسل + و= اور + توکل = بھروسا' خدا پر بھروسا' یہاں حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اس حدیث مبارکہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ پہلے اونٹ کے زانو کو باندھو پھر اللہ کے بھروسے اسے چھوڑو۔ مولانا نے اسے ایک مصرع میں یوں ادا کیا ہے۔ ؎ "بر توکل زانوے اشتر ببند" مراد یہ کہ پہلے تم سعی اور جدوجہد بروے کار لاؤ پھر اس کا نتیجہ اللہ پر چھوڑو) ہے۔ صاحب قوت و جبروت ہے (قاہر = غالب' صاحب جلال و عظمت' عظمت الٰہی + است = ہے) گر ندارد: اگر وہ نہیں رکھتا ہے (گر = اگر کا مخفف + نہ + داشتن = رکھنا) ای دو جوہر: یہ دو جوہر (یعنی عزم اور توکل یہ دو کمال' یہ دو خوبیاں' یہ دو صفات (ایں = یہ + دو + جوہر = لیاقت' استعداد' کمال' ہنر' لب لباب' وہ چیز جو بذات خود قائم ہو اور اپنے وجود کے لیے کسی دوسرے جسم وغیرہ کی محتاج نہ ہو)

مومن عزم اور توکل علی اللہ ہی سے صاحب قوت و جبروت ہے۔ اگر وہ ان دونوں جوہروں سے عاری ہے تو وہ مومن نہیں کافر ہے۔

۱۶۔ خیر را او باز میداند زشر
از نگاہش عالمے زیر و زبر

لغت : باز میداند: اچھی طرح جانتا ہے' مراد امتیاز کر سکتا ہے (باز = پھر' دوبارہ' نئے سرے سے' مکرر + دانستن = جاننا) از نگاہش: اس کی نگاہ سے (از = سے + نگاہ + ش = اس کی) عالمے زیر و زبر: ایک دنیا تہ و بالا ہے' ایک دنیا درہم برہم ہے (عالمے = ایک عالم' یہاں "ے" کا اضافہ تاکید کے لیے بھی ہے + زیر = نیچے' تہ + و = اور + زبر = اوپر' بالا)

وہ خیر اور شر میں امتیاز کرنا جانتا ہے۔ اس کی نگاہ سے ایک دنیا تہ و بالا ہو کے رہ جاتی ہے۔

۱۷۔ کوہسار از ضربت او ریز ریز
در گریبانش ہزاراں رستخیز

لغت : از ضربت او: اس کی چوٹ سے' اس کے حملے سے (از = سے + ضربت = ضرب' چوٹ' حملہ + او = اس کی' وہ) در گریبانش: اس کے سینے میں'

اس کے دل میں (در= میں + گریبان= یہاں عام معنوں سے ہٹ کر مراد ہے یعنی سینہ' دل + ش= اس کا) رستخیز: قیامت' ہنگامہ

اس کی ضرب سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے گریبان میں ہزاروں ہنگامے برپا رہتے ہیں۔

۱۸۔ تا مے از میخانہ من خوردۂ
کہنگی را از تماشا بردۂ

لغت : از میخانہ من: میرے شرابخانے سے (از= سے + مے= شراب + خانہ= گھر' شراب خانہ + من= میرا' میرے' میں) خوردۂ: تونے پی ہے (خوردن= محاورے میں بمعنی پینا' کھانا) کہنگی را: پرانے پن کو' قدامت کو' مراد مادی افکار کو (کہنگی= کہنہ ہونا' پرانا پن' قدامت + را= کو) از تماشا: منظر سے' نظروں سے' سامنے سے (از= سے + تماشا= سیر کرنا' باہم چلنا' کس چیز کی طرف دیکھنا' یہاں مراد منظر' نظر' سامنے' ہنگامہ بردۂ: تو لے گیا ہے' از تماشا برون سے مراد ہے: سامنے سے یا نظروں سے ہٹا دینا (بردن= لے جانا)

چونکہ تونے میرے میخانے سے شراب پی اور قدامت کو تونے منظر سے ہٹا دیا ہے۔

۱۹۔ در چمن زی مثل بو مستور و فاش
درمیان رنگ پاک از رنگ باش

لغت : زی: زیستن= جینا' زندگی بسر کرنا پاک از رنگ: رنگ سے پاک رہ (پاک + از= سے + رنگ + بودن= ہونا یہاں مراد رہنا)

(اس لیے) چمن میں خوشبو کی مانند زندگی بسر کر کہ تو مخفی بھی رہے اور تیرے وجود کا اظہار بھی ہوتا رہے' اسی طرح رنگوں میں رہتے ہوئے بھی خود کو رنگ سے پاک رکھ۔

۲۰۔ عصر تو از رمز جان آگاہ نیست
دین او جز حب غیر اللہ نیست

لغت : از رمز جان: روح کے بھید سے' احوال باطن سے (از= سے +

رمز= اشارہ' بھید+ جان= روح) حب غیر اللہ: غیر اللہ کی محبت' اللہ کو چھوڑ کر دنیاوی اغراض و مفادات سے محبت' ماسو اللہ سے محبت (حب= محبت+ غیر اللہ= اللہ کے سوا' ماسواللہ' ذات باری کے سوا تمام کائنات)

یہ دور جس میں تو رہ رہا ہے' روح کی رمز سے بے خبر ہے۔ اس کا دین تو محض ماسواللہ کی محبت یعنی مادیت کے چنگل میں اسیری ہے اور بس۔

۲۱۔ فلسفی ایں رمز کم فہمیدہ است
فکر او بر آب و گل پیچیدہ است

لغت : این رمز: یہ بھید (ایں= یہ+ رمز= بھید' باطن یا روح کی بات) کم فہمیدہ است: نہیں سمجھا ہے' کم سمجھا ہے' سمجھنے سے قاصر ہے (کم= تھوڑا' ترک+ فہمیدہ= سمجھ جانا' پا جانا' درک کرنا+ است) بر آب و گل: پانی اور مٹی پر' مراد مادیات' ظاہری اشیا (بر= پر+ آب و گل= خمیر' سرشت' طبیعت' آب= پانی+ و= اور+ گل= مٹی) پیچیدہ است: لپٹا ہوا ہے (پیچیدن= پیچ و تاب کھانا' لپٹا ہوا ہونا' مروڑا ہوا ہونا'+ است) مراد یہ کہ وہ صرف مادیت ہی پر غور کرتا ہے' روح یا باطن کے معاملے کو نہیں سمجھ سکتا۔

فلسفی اس رمز کو سمجھنے سے قاصر ہے' اس لیے کہ اس کی ساری توجہ آب و گل پر مرکوز ہے۔

۲۲۔ دیدہ از قندیل دل روشن نکرد
پس ندید الا کبود و سرخ و زرد

لغت : از قندیل دل: دل کی قندیل سے (از= سے+ قندیل= ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ چلا کر لٹکاتے ہیں+ دل= یہاں مراد روح یا باطن) روشن نکرد: منور نہیں کیا' منور نہیں کی (روشن+ نہ+ کردن= کرنا) پس ندید: سو اس نے نہ دیکھا' اس لیے اس نے نہ دیکھا (پس= پھر' لیکن' بعد' عقب' سو+ نہ+ دیدن= دیکھنا)

اس (فلسفی) نے خود کو نور بصیرت سے منور نہ کیا۔ اس نے تو کائنات کے اندر جھانکنے کی بجائے اس کے ظاہر (نیلے پیلے اور سرخ) ہی کو پیش نظر رکھا۔

۲۳۔ اے خوش آں مردے کہ دل باکس نداد
بند غیر اللہ را از پاکشاد

لغت : خوش آن مردے: وہ انسان مبارک ہے، خوش نصیب ہے، اچھا ہے جس نے (خوش = اچھا، یہاں مراد مبارک، خوش بخت + وہ + مردے = آدمی + کہ = جس نے، جو) دل باکس نداد: دل کسی کو نہ دیا، دل کسی سے نہ لگایا، سوائے اللہ کے اور کسی کی طرف توجہ نہ کی (با = ساتھ، یہاں مراد کو + کس = کسی کو، کوئی + نہ + دادن = دینا) بند غیر اللہ را: غیر اللہ کی زنجیر کو، غیر اللہ کی بیڑی کو (بند = زنجیر، بیڑی + غیرے اللہ = اللہ کے سوا تمام کائنات + را = کو) از پاکشاد: پاؤں پاؤں سے کھول دیا یعنی اپنے پاؤں سے کھول دی (از = سے + پا = پاؤں + کشادن = کھولنا)

وہ انسان بڑا ہی مبارک اور خوش بخت ہے جس نے کسی چیز سے دل نہ لگایا اور اپنے پاؤں سے غیر اللہ کی زنجیر کھول ڈالی۔

۲۴۔ سر شیری را نہ فہمد گاو و میش
جز بہ شیراں کم بگو اسرار خویش

لغت : سر شیری را: شیر ہونے کے بھید کو، شیر سے متعلق بھید کو (سر = بھید، راز + شیری = شیر ہونا، شیر سے متعلق، یہاں مراد احوال باطنی یا روحانی احوال + را = کو) نہ فہمد: نہیں سمجھتی ہے (نہ + فہمیدن = سمجھنا، پا جانا) شیراں: شیر کی جمع، مشہور درندہ، یہاں مراد اہل عشق، ارباب باطن۔

شیر کے بھید بھیڑ بکری کیا جانے۔ شیروں کے سوا کم کسی پر اپنے احوال ظاہر کر۔

۲۵۔ باحریف سفلہ نتواں خورد مے
گرچہ باشد پادشاہ روم و رے

لغت : باحریف سفلہ: گھٹیا شریک محفل کے ساتھ، فیرومایہ ہم بزم کے ساتھ (با = ساتھ + حریف = ہم پیشہ، ہمکار، مد مقابل، ہم محفل + سفلہ = گھٹیا، فرومایہ، پست فطرت) نتواں خورد مے: شراب نہیں پی جا سکتی (نہ + توانستن = سکنا، ممکن ہونا + خوردن = پینا، کھانا + مے = شراب) بادشاہ روم و رے: روم

اور رے کا بادشاہ (پادشاہ + روم = ملک کا نام + و = اور + رے = ایران کا ایک مشہور شہر۔ آج کل یہ تہران کی ایک اضافی بستی ہے)

فرومایہ ہم محفل کے ساتھ شراب نہیں پی جا سکتی' اگرچہ وہ روم اور رے کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

۲۶۔ یوسف مارا اگر گرگے برد
به که مردے ناکسے اورا خرد

لغت : یوسف مارا: ہمارے یوسف کو (یوسف = یہاں قرآنی تلمیح سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے انہیں کنوئیں میں پھینک دیا اور گھر آ کر والد کو بتایا کہ انہیں بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے + ما = ہمارا' ہمارے' ہم + را = کو) گرگے برد: کوئی بھیڑیا لے جائے (گرگے = ایک یا کوئی بھیڑیا + بردن = لے جانا) مردے ناکسے: کوئی گھٹیا آدمی' کوئی پست انسان' کوئی فرومایہ آدمی (مردے = ایک یا کوئی آدمی + ناکس = گھٹیا' فرومایہ' پست) اورا خرد: اسے خرید لے' اسے خرید لے جائے (او = اسے' اس کو' وہ + را = کو + خریدن = خریدنا)

اگر ہمارے یوسف کو کوئی بھیڑیا اٹھا لے جائے تو وہ کہیں بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی گھٹیا آدمی اسے خرید لے۔

۲۷۔ اہل دنیا بے تخیل بے قیاس
بوریا بافان اطلس ناشناس

لغت : اہل دنیا: مراد ایسے لوگ جنھوں نے دنیا سے وابستگی ہی کو مقصد حیات سمجھ رکھا ہے' دنیا کے غلام۔ بے قیاس: قیاس سے عاری' جن میں جانچ پرکھ اور تمیز کرنے کی صلاحیت نہ ہو۔ بوریا بافان: اطلس کی پہچان نہ رکھنے والے بوریا باف (بوریا = ٹاٹ' کھردرا اور معمولی کپڑا + بافان = باف کی جمع' بمعنی بننے والے' جولاہے (بافتن = بننا) + اطلس = ایک قیمتی کپڑا + ناشناس = نہ پہچاننے والا/ والے (شناختن = پہچاننا)

دنیا کے غلام تو فکر سے عاری اور قیاس سے خالی ہیں۔ وہ ٹاٹ بننے والے ہیں

جنہیں اطلس کی پہچان ہی نہیں۔

۲۸۔ اعجمی مردے چہ خوش شعرے سرود
سوزد از تاثیر او جاں در وجود

لغت : اعجمی مردے: ایک عجمی آدمی، مراد ایک غیر عرب (یعنی ایرانی شاعر (اعجمی = یعنی عجم کا رہنے والا، غیر عرب، ایرانی وغیرہ۔ عجم کے لفظی معنی گونگے کے ہیں۔ عرب اپنی فصاحت و بلاغت کے سبب غیر عرب باشندوں کو عجمی اور ایسے ملک کو عجم کہتے تھے + مردے = ایک مرد، یہاں مراد شاعر) سوزد: تڑپتی ہے، تڑپ اٹھی ہے (سوختن = جلنا، جلانا)

ایک عجمی شاعر نے کیا عمدہ شعر کہا ہے کہ اس کی تاثیر سے جسم میں روح تڑپ اٹھی ہے۔

۲۹۔ "نالہ عاشق بگوش مردم دنیا
بانگ مسلمانی و دیار فرنگ است"

لغت : نالہ عاشق: عاشق کی فریاد، عاشق کی نالہ و زاری (نالیدن = رونا، زاری کرنا + عاشق) بگوش مردم دنیا: دنیا والوں یعنی دنیا کے غلاموں کے کان میں (بہ = میں + گوش = کان + مردم = لوگ + دنیا)

دنیا والوں کے کانوں میں ایک عاشق کی نالہ و زاری ایسی ہی ہے جیسے دیار فرنگ میں کوئی مسلمان اذان دے دے۔

۳۰۔ معنی دین و سیاست باز گوے
اہل حق را زیں دو حکمت باز گوے

لغت : باز گفتن: پھر کہنا، دوبارہ کہنا۔ زیں دو حکمت: ان دو حکمتوں کے بارے میں (زیں = از ایں کا مخفف، از = سے + ایں = یہ + دو + حکمت = دانائی، دانش)

تو (اقبال) دین اور سیاست کی ذرا پھر سے وضاحت کر دے، ان دو حکمتوں سے متعلق (ان کی حقیقت) اہل حق کو دوبارہ بتا دے۔

۳۱۔ غم خور و نان غم افزایاں مخور
زانکہ عاقل غم خورد کودک شکر

لغت : نان غم افزایاں مخور: غم میں اضافہ کرنے والوں کی روٹی نہ کھا (نان= روٹی+ غم+ افزایاں= افزا کی جمع' بڑھانے والے' اضافہ کرنے والے (افزودن= زیادہ کرنا' اضافہ کرنا)+ مخور= مت کھا (خوردن= کھانا) زانکہ: اس لیے کہ (زانکہ = از آں کہ کا مخفف بھی اس لیے کہ) عاقل غم خورد: صاحب دانش غم کھاتا ہے (عاقل= عقل والا' صاحب دانش' یہاں مراد صاحب عشق+ غم+ خوردن= کھانا) کودک شکر: بچہ شکر (کھاتا ہے) (کودک= بچہ' طفل+ شکر= میٹھا)

غم کھا لینا لیکن کسی ایسے شخص کی روٹی نہ کھانا جو غم میں اضافہ کرتا ہو' اس لیے کہ صاحب دانش تو غم کھاتا ہے' البتہ بچے کی خوراک شکر ہے۔

۳۲۔ خرقہ خود بار است بردوش فقیر
چوں صبا جز بوے گل ساماں مگیر

لغت : خود باراست: خود بوجھ ہے (خود= آپ+ بار= بوجھ+ است) چون صبا: صبا کی طرح (چوں= طرح' مانند+ صبا= پچھلی رات کی ہوا) سامان مگیر: سامان نہ لے' اسباب اکٹھا نہ کر (سامان+ مگیر= مت لے (گرفتن= پکڑنا' لینا)

۳۳۔ قلزمی؟ بادشت و درپیہم ستیز
شبنمی؟ خود را بہ گلبرگے بریز

لغت : قلزمی: تو ایک سمندر ہے؟ اگر تو ایک سمندر ہے بادشت و در: دشت اور دروازے کے ساتھ' مراد صحراؤں اور جنگلوں کے ساتھ (با= ساتھ' سے+ دشت= جنگل' صحرا+ و= اور+ در= درہ' دو پہاڑوں کے درمیان راستہ' پیہم ستیز: مسلسل لڑ' مسلسل الجھتا رہ' مسلسل برسرپیکار رہ (پے ہم= آگے پیچھے' مسلسل' پے در پے+ ستیزیدن= جنگ کرنا' لڑنا' الجھنا' برسرپیکار ہونا) شبنمی؟ تو ایک (قطرۂ) شبنم ہے؟ اگر تو ایک (قطرۂ) شبنم ہے۔ بہ گلبرگے بریز: پھول کی پتی میں گر' پھول کی پتی میں گر (بہ= میں' اندر+ گل برگے= یعنی ایک برگ

گل، پھول کی پتی یا پھول کی ایک پتی + ریختن = گرانا، گرنا)
تو ایک سمندر ہے؟ تو پھر دشت اور درے سے مسلسل بر سرپیکار رہ، تو ایک قطرۂ شبنم ہے؟ تو پھر خود کو پول کی پتی پر گرا۔

۳۴۔ سر حق بر مرد حق پوشیدہ نیست
روح مومن ہیچ میدانی کہ چیست

لغت : ہیچ میدانی کہ: تجھے کچھ علم ہے کہ، کیا تو کچھ جانتا ہے، (ہیچ = کچھ، کچھ نہیں، بے وقعت + دانستن = جاننا + کہ)
حق کا بھید مرد حق پر مخفی نہیں ہے۔ تجھے کچھ علم ہے کہ روح مومن کیا ہے؟

۳۵۔ قطرۂ شبنم کہ از ذوق نمود
عقدۂ خود را بدست خود کشود

لغت : از ذوق نمود: اظہار کے ذوق سے، مراد اپنی ذات کے اظہار کے ذوق کی بنا پر (از = سے، یہاں بمعنی کی خاطر، کی بنا پر + ذوق = حظ، یعنی شوق + نمودن = آشکار ہونا، آشکار کرنا، خود کو ظاہر کرنا) عقدۂ خود را: اپنی گتھی کو، اپنی گرہ کو (عقدہ = گرہ، گتھی، معما، مشکل بات + خود = اپنی + را = کو) بدست خود کشود: اپنے ہاتھ سے کھولا، یعنی خود ہی اسے سلجھایا (بہ = ساتھ سے + دست = ہاتھ + خود = اپنا + کشودن = کھولنا، حل کرنا)
شبنم کے قطرے نے اپنی ذات کے اظہار کی خاطر اپنی گتھی اپنے ہی ہاتھوں سے سلجھائی۔

۳۶۔ از خودی اندر ضمیر خود نشست
رخت خویش از خلوت افلاک بست

لغت : از خودی: خودی کی بنا پر، خودی سے (از = سے، کی بنا پر + خودی = یہ علامہ کی اپنی اصطلاح ہے جو عام لغوی معنوں سے ہٹ کر ہے۔ ان کے اپنے قول کے مطابق اس کا مفہوم محض احساس نفس یا تعین ذات ہے، دوسرے لفظوں میں فرد کا نفس مخلوق اور فانی ہوتے ہوئے بھی اپنا ایک الگ وجود رکھتا ہے جو عمل سے پایدار اور لازوال ہو جاتا ہے) رخت خویش: اپنا بستر، اپنا سامان

(رخت= سامان' بوریا بستر+ خویش= اپنا) از خلوت افلاک بست: آسمانوں کی تنہائی سے سمیٹا/اٹھا (از= سے+ خلوت= تنہائی' خالی جگہ' علیحدگی+ افلاک+ فلک کی جمع' آسمان+ بستن= باندھنا' سمیٹنا)

وہ (قطرۂ شبنم) خودی کی بنا پر اپنے ضمیر میں مستغرق ہو گیا۔ اس نے افلاک کی خلوت سے اپنا بستر سمیٹا (اور نیچے اتر آیا)

۳۷۔ رخ سوئے دریاے بے پایاں نکرد
خویشتن را در صدف پنہاں نکرد

لغت : در صدف: سیپی میں (در= میں+ صدف= سیپی) پنہاں نکرد: نہ چھپایا (پنہاں= پوشیدہ' مخفی' چھپا ہوا+ کردن= کرنا)

اس قطرے نے وسیع اور بیکراں سمندر کا رخ نہ کیا اور نہ خود کو سیپی ہی میں چھپایا۔

۳۸۔ اندر آغوش سحر یک دم تپید
تا بکام غنچہ نورس چکید

لغت : یک دم تپید: ایک لمحہ تڑپا' ایک لمحہ قائم رہا' ایک لمحہ جیا (یک= ایک+ دم= لمحہ+ تپیدن= تڑپنا' یہاں مراد قائم رہنا) بکام: نئی کھلی ہوئی کلی کے حلق میں (بہ= میں+ کام= حلق' گلا+ غنچہ= کلی+ نو= نئی' تازہ تازہ+ رسیدن= پہنچنا' پھل وغیرہ کا پکنا' نورس یعنی تازہ کھلا ہوا) چکیدن: ٹپکنا۔

وہ ایک لمحے کے لیے سحر کی آغوش میں تڑپا' پھر تازہ کھلے پھول میں ٹپکا۔

خطاب بہ مہر عالمتاب

لغت : خطاب: روبرو ہو کر گفتگو کرنا' مخاطب ہونا' پکارنا مہر عالمتاب: دنیا کو روشن کرنے والا سورج (مہر= سورج+ عالم= دنیا+ تابیدن= روشن ہونا' چمکانا' روشن کرنا' چمکنا)

دنیا کو منور کرنے والے سورج سے خطاب

۳۹۔ اے امیر خاور اے مہر منیر
می کنی ہر ذرہ را روشن ضمیر

لغت : امیر خاور: مشرق کے سردار' مشرق کے سالار (امیر= سردار' رہنما' سالار' پیشوا+ خاور= مشرق)

اے سالار مشرق' اے تابناک خورشید! تو ہر ذرے کے باطن تک کو روشن کر دیتا ہے۔

۴۰۔ از تو این سوزو سرور اندر وجود
از تو ہر پوشیدہ را ذوق نمود

لغت : این سوز و سرور: یہ سوز اور سرور' یہ گرمی اور فرحت (این= یہ+ سوز= گرمی' تپش+ و= اور+ سرور= فرحت' مسرت' لطف' نشہ) ہر پوشیدہ را: ہر چھپی ہوئی چیز کو (ہر+ پوشیدہ= چھپی ہوئی' مخفی چیز+ را= کو' یہاں مراد میں+ ذوق نمود: ظاہر ہونے کا شوق' ظاہر ہونے کی لگن' اپنے اظہار کی لگن (ذوق= حظ' لطف' یہاں مراد لگن' شوق)

وجود میں یہ سوز اور یہ سرور تیرے ہی دم سے ہے اور تجھی سے ہر مخفی شے میں اپنے اظہار کا ذوق ہے۔

۴۱۔ می رود روشن تراز دست کلیم
زورق زرین تو در جوے سیم

لغت : می رود: رواں ہے' چل رہی ہے' چلتی ہے (رفتن= چلنا) از دست کلیم: کلیم کے ہاتھ سے' کلیم کے ید بیضا سے (از= سے+ دست= ہاتھ+ کلیم= مراد حضرت موسیٰ کلیم اللہ جن کا ایک معجزہ ان کا ید بیضا تھا' انتہائی روشن ہاتھ) زورق زرین تو: تیری سنہری کشتی (زورق= چھوٹی کشتی+ زریں= زر یعنی سونے والی مراد سنہری' + تو= تیری' تو) درجوے سیم: چاندی کی ندی میں' مراد چاندی ایسے شفاف پانی کی ندی میں (در= میں' اندر+ جوے= ندی+ سیم= چاندی' زر کے مقابلے میں سیم کا لفظ استعمال کیا ہے)

تیری سنہری کشتی دست کلیم سے بھی کہیں زیادہ تابناکی کے ساتھ چاندی ایسی

شفاف ندی میں رواں ہے۔

۴۲۔ پرتو تو ماہ را مہتاب داد
لعل را اندر دل سنگ آب داد

لغت : مہتاب داد: چاندنی دی' چاندنی سے نوازا (مہتاب= چاندنی+ دادن= دینا' عطا کرنا) اندر دل سنگ: پتھر کے وسط میں یعنی پتھر کے بہت اندر (اندر+ دل= یہاں بھی اندر ہی مراد ہے' وسط' درمیان+ سنگ= پتھر) آب داد: چمک دی ہے' شفافی دی ہے (آب= چمک' شفافی+ دادن= دینا' عطا کرنا)

تیرے ہی پر تو نے چاند کو چاندنی سے نوازا' تیری اسی شعاع نے پتھر کے اندر موجود لعل کو چمک اور شفافی دی ہے۔

۴۳۔ لالہ را سوز دروں از فیض تست
در رگ او موج خوں از فیض تست

لغت : سوز دروں: اندر کی تپش' باطن کا سوز' یہاں مراد وہ داغ ہے جو لالہ کے اندر ہوتا ہے (سوختن= جلنا' جلانا+ دروں= اندرونی) از فیض تست: تیرے ہی فیض سے ہے' تیرے ہی طفیل ہے (از= سے+ فیض= بخشش' بھلائی' سلوک+ تست= تیرا ہے) در رگ او: اس کی رگ میں (در= میں' اندر+ رگ= پھول یا پتے کا ریشہ' جسم میں خون کی نالی+ او= اس کی' وہ)

تیرے ہی فیض سے لالہ سوز دروں (داغ) سے مالا مال ہے۔ اور تیرے ہی فیضان سے اس کی رگوں میں خون کی لہر اٹھتی ہے۔

۴۴۔ نرگساں صد پردہ را بر می درد
تا نصیبے از شعاع تو برد

لغت : بر می درد: پھاڑ ڈالتا ہے' پھاڑ ڈالتے ہیں (بر دریدن= پھاڑ ڈالنا' چاک کر ڈالنا) نصیبے: کچھ یا ایک حصہ بردن: لے جانا۔

گل نرگس سینکڑوں پردے پھاڑ ڈالتا ہے تاکہ تیرے شعاع سے کسی حد تک بہرہ ور ہو سکے۔

۴۵۔ خوش بیا صبح مراد آوردہٗ
ہر شجر را نخل سینا کردہٗ

لغت : خوش بیا: خیر مقدم، تیرا آنا مبارک، خوش آمدید (خوش= اچھا، مبارک+ آمدن= آنا) آوردہٗ: تو لایا ہے (آوردن= لانا) نخل سینا: سینا کا درخت (نخل= کھجور کا درخت، اس کا واحد نخلہ ہے+ سینا= وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو خدا کا جلوہ نظر آیا تھا۔ اس حوالے سے یہاں مراد بہت روشن) کردہٗ: تو نے کیا ہے (کردن= کرنا، یہاں بمعنی بنانا)

خیر مقدم، تو صبح مراد لے کر آیا ہے۔ تو نے ہر درخت کو سینا کا نخل بنا دیا ہے۔

۴۶۔ تو فروغ صبح و من پایان روز
در ضمیر من چراغے برفروز

لغت : من پایان روز: دن کا اختتام ہوں، یعنی شام ہوں، بڑھاپے کا عالم بھی مراد ہے (من= میں+ پایان= اختتام، انجام، آخر+ روز= دن) در ضمیر من: میرے دل میں (در= میں، اندر+ ضمیر= دل، باطن+ من= میرا، میں) چراغے بر فروز: کوئی چراغ روشن کر دے، ایک چراغ جلا دے (چراغے= ایک چراغ، کوئی چراغ+ برافروختن= روشن کرنا، جلانا)

تو صبح کی روشنی ہے جبکہ میں دن کا اختتام (شام) ہوں۔ میرے دل میں کوئی چراغ روشن کر دے۔

۴۷۔ تیرہ خاکم را سراپا نور کن
در تجلی ہائے خود مستور کن

لغت : تیرہ خاکم را: میری سیاہ خاک کو، میری خاکستر کو (تیرہ= سیاہ، تاریک+ خاکم= میری خاک+ را= کو) در تجلی ہاے خود: اپنے جلووں میں (در= میں، اندر+ تجلی ہا= تجلی کی جمع، جلوے، ظہور، روشنی، جھلک، پرتو+ خود= اپنی، اپنے) مستور کن: چھپا لے (مستور= ستر کیا گیا، چھپایا گیا)

میری سیاہ خاک کو پورے طور پر منور کر دے۔ اپنے جلووں میں مجھے چھپا لے۔

۴۸۔ تابروز آرم شب افکار شرق
برفروزم سینۂ احرار شرق

لغت : بروز آرم: میں دن کی صورت دے سکوں، میں دن میں لے آؤں (بروز= دن میں، مراد دن کی صورت میں+ آوردن= لانا) شب افکار شرق: مشرق کے افکار کی رات کو (شب= رات+ افکار= فکر کی جمع سوچ، احساسات و جذبات+ شرق= مراد سر زمین مشرق، یہاں کے لوگوں کے خفتہ احساسات و افکار کو بیدار کردوں) برفروزم: میں روشن کردوں، میں منور کردوں (برافروختن= روشن کرنا، جلانا) سینۂ احرار شرق: مشرق کے آزاد لوگوں کے سینے کو، مشرق کے حریت پسند لوگوں کے سینوں کو (سینہ= مراد دل+ احرار= حر کی جمع، آزاد لوگ، شرفا، غلام کی ضد، یہاں مراد حریت پسند، آزادی خواہ+ شرق= یعنی سرزمین مشرق)

تاکہ میں مشرق کے افکار کی رات کو دن کی صورت دے سکوں اور مشرق کے حریت پسندوں کے سینے کو روشن کردوں۔

۴۹۔ از نوائے پختہ سازم خام را
گردش دیگر دہم ایام را

لغت : از نوائے: ایک یا خاص نوا سے، ایک آواز سے، مراد اپنے خاص افکار سے جو اشعار کی صورت اختیار کر گئے ہیں (از= سے+ نوائے= ایک یا خاص نوا، افکار) پختہ سازم: پختہ بنادوں، یہاں کے احرار کی فکر میں پختگی پیدا کردوں، خامیوں سے پاک کردوں (پختن= پکانا، مضبوط کرنا، مستحکم کرنا، ماہر بنانا، مشاق بنانا+ ساختن= بنانا) خام را: خام کو، کچے کو، ناتجربہ کار کو، فکر سے عاری انسان کو (خام= کچا، اناڑی، ناتجربہ کار مراد جس کے احساسات سرد ہوں+ را= کو) گردش دیگر: ایک نئی گردش دوں (گردیدن= پھرنا، گھومنا، گردش کرنا+ دیگر= دوسری، ایک نئی+ دادن= دینا)

اپنی نوا سے میں خام کو پختہ بنادوں۔ زمانے کو ایک نئی گردش سے آشنا کردوں۔

۵۰۔ فکر شرق آزاد گردد از فرنگ
از سرود من بگیرد آب و رنگ

لغت : آزاد گردد: نجات پا جائے، آزاد ہو جائے (آزاد= نجات یافتہ+ گردیدن= گھومنا، پھرنا، ہونا) از سرود من: میرے نغمے سے، یعنی میرے افکار

سے (از= سے+ سرود= نغمہ، گانا، یہاں مراد افکار+ من= میرا، میں)
اس طرح مشرق کی فکر فرنگ سے نجات پا جائے، میرے نغمے سے اس میں آب و تاب آجائے۔

۵۱- زندگی از گرمی ذکر است وبس
حریت از عفت فکر است وبس

لغت : از گرمی ذکر: ذکر کی گرمی سے، مراد سوز دروں سے (از= سے+ گرمی= سوز، تپش+ ذکر= پکانا، یاد کرنا، یہاں مراد دل کی ایک خاص کیفیت، جذب) وبس: اور بس یعنی محض، صرف، از عفت فکر: فکر کی عفت سے، فکر کی پاکیزگی سے (از= سے+ عفت= پاک دامنی، پاکیزگی+ فکر)
زندگی صرف سوز دروں ہی سے عبارت ہے۔ آزادی محض عفت فکر ہی سے ممکن ہے۔

۵۲- چوں شود اندیشہ قومے خراب
ناسرہ گردد بدستش سیم ناب

لغت : اندیشہ قومے خراب: کسی قوم کی قوت فکر فساد زدہ، کسی قوم کی فکر میں بگاڑ (اندیشہ= قوت فکر، سوچ (اندیشیدن= سوچنا، فکر سے کام لینا+ قومے= کسی قوم کا، کوئی قوم+ خراب= بگڑی ہوئی، بگاڑ والی) ناسرہ گردد: کھوٹی قرار پاتی ہے، کھوٹی ہو جاتی ہے (ناسرہ= کھوٹی+ گردیدن= ہونا، گھومنا، گردش کرنا) سیم ناب: خالص چاندی (سیم= چاندی+ ناب= خالص)
جب کسی قوم کی فکر فساد اور بگاڑ کا شکار ہو جاتی ہے تو اس کی خالص چاندی بھی کھوٹی قرار پاتی ہے۔

۵۳- میرد اندر سینہ اش قلب سلیم
در نگاہ او کج آید مستقیم

لغت : میرد: مر جاتا ہے، مرجھا جاتا ہے (مردن= مرنا) قلب سلیم: تندرست دل، زندہ دل، دل زندہ (قلب= دل+ سلیم= سالم، درست، تندرست، زندہ) کج آید مستقیم: سیدھی چیز ٹیڑھی آتی ہے (کج= ٹیڑھی+

آمدن= آنا+ مستقیم= سیدھی' راست)

اس کا قلب سلیم اس کے سینے ہی میں مرجھا جاتا ہے' اس کی نگاہ میں سیدھی چیز بھی ٹیڑھی ہی دکھائی دیتی ہے۔

۵۴۔ برکراں از حرب و ضرب کائنات
چشم او اندر سکوں بیند حیات

لغت : برکراں: کنارے پر' ہٹ کر (بر= پر+ کراں= کنارہ) از حرب: کائنات کے ہنگاموں سے (از= سے+ حرب= لڑائی' جنگ+ و= اور+ ضرب= وار' حملہ' چوٹ+ کائنات' یہاں حرب و ضرب سے مراد ہنگامے اور ولولے)

ایسی قوم کائنات کے ہنگاموں اور ولولوں سے دور رہتی ہے' اس کی نظروں میں سکون ہی سراسر زندگی ہے۔

۵۵۔ موج از دریاش کم گردد بلند
گوہراو چوں خزف نا ارجمند

لغت : از دریاش: اس کے سمندر سے' مراد اس کے دریائے احساس و فکر سے (از= سے+ دریاش= اس کا سمندر' اس کا دریا) کم گردد بلند: کم ہی اٹھتی ہے' بلند نہیں ہوتی (کم= تھوڑی' نہیں+ گردیدن= گھومنا' پھرنا' یہاں بمعنی ہونا+ بلند= اونچی' اٹھنا) چون خزف: ٹھیکری کی طرح (چوں= مانند' طرح+ خزف= کوڑی' ٹھیکری) ناارجمند: جس کی کوئی قیمت نہ ہو' بے وقعت (نا+ ارج= قیمت+ مند= والا)

اس کے دریائے (فکر و احساس) سے کم ہی کوئی لہر اٹھتی ہے۔ اس کا گوہر کوڑی کی مانند بے وقعت ہو کر رہ جاتا ہے۔

۵۶۔ پس نخستیں بایدش تطہیر فکر
بعدازاں آساں شود تعمیر فکر

لغت : نخستیں: پہلے' اول' سب سے پہلے بایدش: اس کی فکر کی تطہیر ضروری ہے (بایدش= اسے ضروری ہے (بایستن= ضروری ہونا' لازمی ہونا)+ تطہیر= پاک کرنا' آلودگیاں دور کرنا+ فکر)

لہٰذا سب سے پہلے ایسی قوم کی فکر کی تطہیر ضروری ہے' اس کے بعد اس کی آزادیٔ فکر کی تعمیر آسان ہو جاتی ہے۔

حکمت کلیمی

نبوت کی حکمت

۵۷۔ تا نبوت حکم حق جاری کند
پشت پا بر حکم سلطاں می زند

لغت : حکم سلطاں: شاہی فرمان مراد دنیاوی احکام' مخلوق کے خود ساختہ احکام (حکم= فرمان+ سلطان= مراد شاہی) می زند: مارتی ہے' لگاتی ہے (زدن= مارنا)

نبوت جب احکام الٰہی کا اجرا کرنے لگتی ہے تو شاہی احکام کو ٹھکرا دیتی ہے۔

۵۸۔ در نگاہش قصر سلطاں کہنہ دیر
غیرت او برنتابد حکم غیر

لغت : درنگاہش: اس کی نگاہ میں (در= میں+ نگاہ+ ش= اس کی' مراد نبوت کی) قصر سلطاں: شاہی محل' بادشاہ کا محل' مراد دنیوی جاہ و حشمت (قصر= محل+ سلطان) کہنہ دیر: فرسودہ بتکدہ' قدیم بتخانہ' مراد بیکار شے (کنہ= پرانا' فرسودہ+ دیر= بتخانہ' مندر) برنتابد: متحمل نہیں ہوتی' برداشت نہیں کرتی (برتافتن= مراد برداشت کرنا' متحمل ہونا' منہ پھیرلینا' لوٹا دینا' پیچ و تاب دینا) حکم غیر: غیر کا حکم' یعنی اللہ سے ہٹ کر جو کوئی بھی ہے اس کا حکم' مخلوق کا حکم (حکم+ غیر= مراد غیر اللہ' مخلوق' انسان)

نبوت کی نگاہ میں شاہی محل کی حیثیت بوسیدہ بتخانے سے بڑھ کر نہیں ہوتی اس کی غیرت کسی مخلوق کے حکم کو برداشت نہیں کرتی۔

۵۹۔ پختہ سازد صحبتش ہر خام را
تازہ غوغائے دہد ایام را

لغت : پختہ سازد: پختہ بنا دیتی/دیتا ہے (پختہ = ماہر، مشاق، تجربہ کار، مضبوط + ساختن = بنانا) صحبتش اس کا قرب، اس کی رفاقت (صحبت = قرب، رفاقت + ش = اس کا/کی) تازہ غوغائے: ایک نیا غوغا، ایک نیا جوش و ولولہ (تازہ = نیا + غوغائے = ایک ہنگامہ، ایک جوش و ولولہ)

اس کا قرب ہر خام کو پختہ بنا دیتا ہے۔ وہ زمانے کو ایک نیا جوش و ہنگامہ عطا کرتی ہے۔

۶۰۔ درس او اللہ بس باقی ہوس
تا نیفتد مرد حق در بند کس

لغت : نیفتد: نہ پڑے، نہ گرے، غیر اللہ (افتادن = گرنا) در بند کس: کس کی قید میں (در = میں + بند = قید + کس = کوئی، مراد۔

اس کا پیغام صرف اللہ ہی کی ذات سے متعلق ہوتا ہے۔ باقی اس کے نزدیک محض ہوس ہے (اور یہ درس و پیغام اس لیے ہے) تاکہ مرد حق کسی غیر کا محکوم نہ ہو جائے۔

۶۱۔ از نم او آتش اندر شاخ تاک
در کف خاک از دم او جان پاک

لغت : از نم او: اس کی نمی سے (از = سے + نم = گیلا پن، تری + او = اس کی، وہ) اندر: انگور کی بیل کی شاخ میں (اندر = میں + شاخ + تاک = انگور کی بیل) در کف خاک: میں (در = میں + کف = ہتھیلی، مراد مٹھی + خاک) از دم او: اس کے نفس سے، اس کی پھونک سے (از = سے + دم = نفس، پھونک + اس کا، وہ)

اس (نبوت) کی نمی سے تاک کی شاخ میں آگ بھر جاتی ہے، اس کے دم سے خاک کی مٹھی میں پاکیزہ جان در آتی ہے۔

۶۲۔ معنی جبریل و قرآن است او
فطرۃ اللہ را نگہبان است او

لغت : معنی جبریل: جبریل اور قرآن کی تفسیر ہے (معنی = مطلب، تفسیر +

جبریل= حضرت جبریل علیہ السلام، جو وحی لے کر آتے ہیں+ و= اور+ قرآن+ است= ہے) فطرۃ اللہ: اللہ کی فطرت کی (فطرہ= خلقت، پیدائش، مراد خدا کی عطا کردہ اہلیت و قابلیت، ملاحظہ ہو سورۂ روم آیہ ۲۹+ اللہ) نگہبان است او: وہ نگہبان ہے، وہ محافظ ہے (نگہبان= مخفف ہے، نگاہ بان کا، بان بمعنی صاحب، رکھنے والا، کرنے والا، نگہبان، بمعنی دھیان رکھنے والا، محافظ+ است= ہے+ او= وہ)

وہ جبریل اور قرآن کی تفسیر ہے اور فطرۃ اللہ کی وہ محافظ ہے۔

۶۳۔ حکمتش برتر زعقل ذوفنون
از ضمیرش امتے آید بروں

لغت : حکمتش: اس کی حکمت (حکمت= عقل، درست کرداری، دانائی، تدبیر+ ش= اس کی) زعقل ذوفنون: مکار عقل سے (ز= سے+ عقل+ ذوفنون= عیار، مکار، خوبیوں والا، صاحب ہنر) آید بروں: جنم لیتی ہے، باہر آتی ہے (آمدن= آنا+ بروں= باہر) مراد نبوت ملت آفریں بھی ہے۔

اس کی حکمت، مکار اور عیار عقل سے کہیں افضل و اعلیٰ ہے، اس کے ضمیر سے ایک نئی ملت جنم لیتی ہے۔

۶۴۔ حکمرانے بے نیاز از تخت و تاج
بے کلاہ و بے سپاہ و خراج

لغت : حکمرانے: ایک ایسا حکمران جو

نبوت ایک ایسی حکمران ہے جو تخت اور تاج سے بے نیاز ہے، وہ شاہی کلاہ لشکر و سپاہ اور خراج کے بغیر (ہی حکمرانی کرتی ہے)

۶۵۔ از نگاہش فرو دین خیزد زدے
درد ہر خم تلخ تر گردد زمے

لغت : از نگاہش: اس کی نگاہ سے (از= سے+ نگاہ+ ش= اس کی) فرودیں: فروردین کا مخفف، ایرانی سال کا پہلا مہینہ جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوگا ہے، مراد موسم بہار۔ خاستن= اٹھنا، یہاں مراد بدل جانا۔ دے: ایرانی سال کا

دسواں مہینہ، سردیوں کا آغاز، خزاں۔ درد ہر خم: ہر صراحی کی تلچھٹ (درد= تلچھٹ، شراب کی میل + ہر + خم= صراحی، مٹکا۔ تلخ تر گردد: زیادہ تیز ہو جاتی ہے، زیادہ نشے والی بن جاتی ہے (تلخ تر= زیادہ کرخت، زیادہ تیز، جس میں زیادہ نشہ ہو + گردیدن= ہو جانا، گھومنا، گردش کرنا)

اس کی نگاہ خزاں کو بہار میں بدل دیتی ہے۔ اس کی نگاہ سے ہر خم کی تلچھٹ، شراب سے بھی زیادہ تلخ ہو جاتی ہے۔

۶۶۔ اندر آہ صبحگاہ او حیات
تازہ از صبح نمودش کائنات

لغت : آہ: اللہ کے حضور اس کی منہ اندھیرے عاجزی و فریاد (آہ= یہاں مراد اللہ کے حضور کی جانے والی عاجزی اور فریاد + صبح گاہ= صبح کے وقت، منہ اندھیرے، آہ نیم شبی مراد ہے + او= اس کی، وہ) از صبح نمودش: اس کے ظہور کی صبح سے (از= سے + صبح + نمود= ظہور، ظاہر ہونا، عیاں ہونا (نمودن= ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، آشکار ہونا، آشکار کرنا) + ش= اس کا)

اس کی آہ صبحگاہ زندگی کی حامل ہے۔ اس کی نمود کی صبح سے کائنات کو حیات تازہ میسر ہے۔

۶۷۔ بحر و بر از زور طوفانش خراب
در نگاہ او پیام انقلاب

لغت : از زور طوفانش: اس کے طوفان کے زور سے (از= سے + زور + طوفان + ش= اس کا) خراب: ویران، مراد زیر و زبر۔ در نگاہ او: اس کی نگاہ میں (در= میں + نگاہ + او= اس کی، یعنی نبوت یا نبی کی) پیام انقلاب: انقلاب کا پیغام، مراد وہ انقلاب آفریں ہے (پیام= پیغام، درس + انقلاب= تغیر و تبدل ہو جانا، الٹ پلٹ ہو جانا، نئے دور کی آمد)

اس کے طوفان کے زور سے بحر و بر زیر و زبر ہو کے رہ جاتے ہیں اس کی نگاہ انقلاب آفریں ہے۔

۶۸۔ درس لاخوف علیھم می دہد

تا دلے در سینہ آدم نہد

لغت : درس: "لاخوف علیھم" کا سبق/ پیام (درس= سبق' پیغام+ "لاخوف علیھم"= اشارہ ہے ایک قرآنی آیت کی طرف' مراد یہ کہ مومن خوف اور غم سے پاک ہیں) می دہد: دیتی ہے (دادن= دینا) در سینہ آدم: آدم کے سینے میں' انسان کے سینے میں (در= میں' اندر+ سینہ+ آدم= آدمی' انسان) نہادن= رکھنا

نبوت "لاخوف علیھم" کا درس دیتی ہے پھر وہ سینہ آدم میں دل رکھتی ہے۔

۶۹۔ عزم و تسلیم و رضا آموزدش
در جہان مثل چراغ افروزدش

لغت : تسلیم و رضا: (تسلیم= یہاں مراد راضی برضائے الٰہی ہونا' خود سپردگی' بندگی' ماننا+ و= اور+ رضا= مرضی' یہاں مراد اللہ کی حاکمیت۔ آموزدش: اسے سکھاتی ہے' اسے درس دیتی ہے (آموختن= سکھانا' سیکھنا+ ش= اسے' اس کو) افروزدش: اسے روشن کرتی ہے' اسے جلاتی ہے (افروختن= روشن کرنا' جلانا چراغ وغیرہ کا+ ش= اسے)

وہ (نبوت) اسے (انسان کو) عزم' تسلیم اور رضا کا درس دیتی ہے اور (ان اوصاف کی بدولت) اسے دنیا میں چراغ کی مانند روشن کرتی ہے۔

۷۰۔ من نمی دانم چہ افسوں می کند
روح را در تن دگرگوں می کند

لغت : چہ افسوں می کند: سحر پھونکتی ہے' جادو کرتی= کرتا ہے (افسوں= سحر' جادو' ٹونا+ کردن= کرنا) دگرگوں: رنگ بدلنا' الٹ پلٹ ہونا' کایا پلٹ جانا' یہاں مراد (دگر= دوسرا+ گوں= رنگ)

خدا معلوم وہ کیا سحر پھونکتی ہے کہ جسم میں روح کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔

۷۱۔ صحبت او ہر خزف را در کند
حکمت او ہر تہی را پر کند

لغت : ہر خزف را: ہر کوڑی کو' ہر ٹھیکری کو (ہر+ خزف= ٹھیکری'

کوڑی + را= کو) موتی بنا دیتی ہے (در= موتی+ + کردن= کرنا یہاں بمعنی بنانا)
ہر تہی را: ہر خالی کو (ہر+ تہی= خالی' برتن وغیرہ کا خالی ہونا+ را)
اس (نبوت یعنی) کی رفاقت و قربت ہر کوڑی کو موتی بنا دیتی ہے۔ اس کی حکمت ہر خالی کو بھر دیتی ہے۔

۷۲۔ بندۂ درماندہ را گوید کہ خیز
ہر کہن معبود را کن ریز ریز

لغت : بندۂ در ماندہ: درماندہ غلام کو' درماندہ غلاموں کو (بندہ= غلام' آدمی+ درماندن= عاجز ہونا' ناتواں ہونا' بے نوا ہونا+ را= کو) خیز: بیدار ہو جا' اٹھ (خاستن= اٹھنا' بیدار ہونا) کہن معبود را: پرانے معبود کو (کہن= پرانا+ معبود= جس کی عبادت کی جائے' اس سے مراد مختلف قسم کے بت' جیسے غلامی کا بت' نیشنلزم کا بت اور مادیت پرستی کا بت وغیرہ) ریز ریز: پاش پاش کردے' تباہ کردے (کردن= کرنا+ ریز ریز= ریزہ ریزہ کا مخفف بمعنی پاش پاش' تباہ)
وہ (حکمت کلیمی) عاجزوں اور بینواؤں کو بیدار (زندگی) کا پیغام دیتی ہے کہ اٹھو اور ہر پرانے معبود کا نام و نشاں تک مٹا دو۔

۷۳۔ مرد حق! افسون ایں دیرِ کہن
از دو حرف ربی الاعلیٰ شکن

لغت : افسون این: اس قدیم بتخانے کا جادو (افسون= جادو' سحر' ٹونا ٹوٹکا' منتر+ ایں= اس' یہ+ دیر= بتکدہ' مندر+ کہن= پرانا' قدیم' فرسودہ) دو حرف "ربی الاعلیٰ" ربی الاعلیٰ کے دو الفاظ (دو+ حرف= یہاں مراد الفاظ' کلمات+ ربی الاعلیٰ= میرا رب سب سے بلند و افضل ہے) شکن: توڑ ڈال' یعنی اس کا توڑ کر (شکستن= توڑنا)
اے مرد حق! تو اس فرسودہ بتکدے! کے سحر کا توڑ ربی الاعلیٰ کے دو لفظوں سے کر۔

۷۴۔ فقر خواہی از تہیدستی منال
عافیت در حال و نے در جاہ و مال

لغت : فقر خواہی: تو فقر چاہتا ہے، تو فقر کا خواہاں ہے (فقر= لغوی معنی فقیری، مفلسی، عجز اور بے بسی، لیکن علامہ کے یہاں اس اصطلاح کے معنی مرد مومن کا مال دنیا سے استغنا ہے علامہ کے مطابق یہ زمانے سے ٹکر لینے کا درس بھی دیتا ہے+ خواستن= چاہنا، خواہاں ہونا) از تہی دستی: مفلسی سے، ناداری سے (از= سے+ تہی دستی= خالی ہاتھ ہونا (تہی= خالی+ دستی= ہاتھ سے متعلق یعنی خالی ہاتھ ہونا)، منال: مت نالاں ہو، غم نہ کر (نالیدن= رونا، فریاد کرنا) عافیت: سلامتی، خیریت، بھلائی رستگاری، نجات۔ درحال: حال میں، وجد میں، مراد روح کی طرف توجہ، باطن کی طرف توجہ (در= میں، اندر+ حال= وجد، مراد روح، باطن، موجودہ زمانہ) نے در جاہ و مال: جاہ و مال میں نہیں (نے= نہ، نہیں+ در= میں، اندر+ جاہ= شان و شوکت، دبدبہ+ و= اور+ مال= دولت، پیسہ+ زر و مال)

اگر تو فقر کا خواہاں ہے تو تہی دستی کا غم نہ کر۔ عافیت حال میں ہے، جاہ و مال میں نہیں۔

۷۵۔ صدق و اخلاص و نیاز و سوز و درد
نے زر و سیم و قماش سرخ و زرد

لغت : نیاز: عاجزی، انکسار، ضرورت۔ نے زر و سیم: سونا چاندی نہیں، مال و زر نہیں (نے= نہیں، نہ+ زر= سونا، مال+ سیم= چاندی) قماش لال و زرد= لال اور پیلی قماش (قماش= ایک قسم کا ریشمی کپڑا+ سرخ= لال+ و= اور+ زرد= پیلا)

(اصل دولت تو) صدق اور اخلاص اور نیاز اور سوز و درد ہے، مال و زر اور سرخ و زرد قماش نہیں۔

۷۶۔ بگذر از کاؤس و کے اے زندہ مرد
طوف خود کن گرد ایوانے مگرد

لغت : بگذر: گذر جا، چھوڑ دے، بے نیاز ہو جا (گذشتن= گذرنا، عبور کرنا (از کاؤس و کے: کاؤس اور کے سے، مراد دینوی جاہ و جلال سے (از=

سے + کاؤس = ایران کا ایک قدیم بادشاہ + و = اور + کے = شہنشاہ، ایران کے قدیم کیانی خاندان کا کوئی بھی حکمران) اے زندہ مرد: اے مرد حق، اے مرد مومن (اے + زندہ مرد = یہاں مراد مرد مومن، مرد حق) طوف خود کن: اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو، اپنی ذات کے گرد چکر کاٹ (طوف = طواف، کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا + خود = اپنی ذات + کردن = کرنا) گرد ایوانے: کسی قصر یا کسی شاہی محل کے گرد (گرد = آس پاس + ایوانے = ایک ایوان، ایک محل) مگرد: مت گھوم، مت چکر کاٹ (گردیدن = گھومنا، پھرنا، چکر کاٹنا)

۷۷۔ از مقام خویش دور افتادۂ
کرگسی کم کن کہ شاہیں زادۂ

لغت : از مقام خویش: اپنے مقام سے، مراد اپنے صحیح مقام سے (از = سے + مقام + خویش = اپنا) دور افتادۂ: تو دور جا پڑا ہے، تو دور جا گرا ہے (دور + افتادن = گرنا) کرگسی: مردار کھانا، کرگس ہونا، گدھ ہونا (گدھ مردار خور پرندہ ہے) کم کن: مت کر، چھوڑ دے (کم = تھوڑا، نہیں + کردن = کرنا) کہ شاہیں زادۂ: کہ تو شاہین کی نسل سے ہے (کہ + شاہین = مشہور پرندہ، باز کی ایک قسم، یہاں مراد مومن، مرد حق + زادن = جننا، جنم دینا)

تو اپنے صحیح مقام سے دور جا پڑا ہے۔ مردار خوری چھوڑ کہ تو تو شاہین کی نسل سے ہے۔

۷۸۔ مرغک اندر شاخسار بوستاں
بر مراد خویش بندد آشیاں

لغت : مرغک: چھوٹا پرندہ شاخسار: باغ کا درخت (شاخ + سار = شاخوں کی جگہ، مراد درخت + بو + ستان = خوشبو کی جگہ مراد باغ) بر مراد خویش: اپنی مرضی کے مطابق، اپنے حسب خواہش (بر = پر + مراد = آرزو، خواہش + خویش = اپنی)

ایک چھوٹا سا پرندہ باغ میں درخت پر اپنے حسب خواہش گھونسلا بناتا ہے۔

۷۹۔ تو کہ داری فکرت گردوں میسر
خویش را از مرغکے کمتر مگیر

لغت : تو کہ داری: تو کہ رکھتا ہے' تو جو رکھتا ہے (تو+ کہ + داشتن= رکھنا) فکرت گردوں میسر: آسمان پر پرواز کرنے والی فکر' آسمان پر پرواز کرنے والا احساس و جذبہ (فکرت= فکر' سوچ' احساس' جذبہ+ گردوں= آسمان+ میسر= چلنے والی/والا' مراد پرواز کرنے والی/والا) از مرغکے: چھوٹے پرندے سے (از= سے+ مرغک= چھوٹا پرندہ) کمتر مگیر: کمتر مت سمجھ (کم تر= بہت تھوڑا' چھوٹا+ گرفتن= لینا' پکڑنا' یہاں مراد جاننا' سمجھنا)

تو کہ تیری فکر آسمانوں پر پرواز کرتی ہے' خود کو اس چھوٹے سے پرندے سے تو کمتر نہ جان۔

۸۰۔ دیگر ایں نہ آسماں تعمیر کن
بر مراد خود جہاں تعمیر کن

لغت : دیگر: پھر' پھر سے' نئے سرے سے۔ بر مراد خود: اپنے حسب خواہش' اپنی مرضی کے مطابق (بر= پر' یہاں مراد' کے مطابق+ مراد= آرزو' خواہش+ خود= اپنی) تعمیر کن: تعمیر کر (تعمیر+ کردن= کرنا) مراد یہ کہ زمانے سے ٹکر لے کر مروجہ اقدار کی جگہ قوت و طاقت سے نئے اقدار قائم کرنے کی جدوجہد کر۔

تو پھر سے ان نو آسمانوں کی تعمیر کر۔ اپنے حسب خواہش دنیا تعمیر کر۔

۸۱۔ چون فنا اندر رضائے حق شود
بندۂ مومن قضائے حق شود

لغت : اندر رضائے حق: خدا کی رضا کے مطابق' خدا کی رضا سے (اندر= میں' یہاں بمعنی کے مطابق+ رضا= مشیت' مرضی' خواہش+ حق= خدا' حقیقت' حقیقت مطلقہ) قضائے حق: مشیت الٰہی (قضا= مشیت' حکم خداوندی+ حق= خدا) شود: شدن= ہونا' ہو جانا' بن جانا

جب فنا' حق کی رضا کے مطابق ہو تو بندۂ مومن' حق کی مشیت بن جاتا ہے۔

۸۲۔ چار سوئے بافضائے نیلگوں
از ضمیر پاک او آید بروں

لغت : چار سوئے: چار اطراف' مشرق' مغرب' شمال' جنوب' یہاں مراد ایک نئی دنیا۔ بافضائے نیلگوں: نیلگوں فضا کے ساتھ (با= ساتھ + فضا= زمین سے آسمان تک کی وسعت + نیل گوں= نیلے رنگ والی) (مراد ایسی دنیا جس کی اپنی حدود اور اپنی فضا ہے) از ضمیر پاک او: اس کے پاک باطن کے اندر سے (از= سے + ضمیر= دل' باطن + پاک= مراد دنیاوی آلائشوں سے مبرا + اس کے آید بروں: باہر کو پھوٹتی ہیں' باہر کو جنم لیتی ہے/ ہیں (آمدن= آنا + بروں= باہر)

نیلگوں فضا کے ساتھ چار اطراف اس (بندۂ مومن) کے پاک ضمیر کے اندر سے وجود پذیر ہوتی ہے۔

۸۳۔ در رضائے حق فنا شو چوں سلف
گوہر خود را بروں آر اس صدف

لغت : فنا شو: فنا ہو جا' خود کو گم کر دے (فنا= فانی ہو جانا' گم ہونا' گم کرنا + شدن= ہونا) چون سلف: پہلے بزرگوں کی طرح' مراد قرون اولی کے مسلمانوں کی مانند (چون= طرح' مانند + سلف= پہلے زمانے والے' آبا و اجداد' گذشتہ بزرگ) گوہر خود را: اپنی اہلیت کو' اپنے کمال کو' اپنے اوصاف کو (گوہر= موتی' اصل' کمال' اہلیت' وصف + خود= اپنا + را= کو) از صدف: سیپی سے (از= سے + صدف= سیپی' یہاں مراد ضمیر)

تو قرون اولی کے مسلمانوں کی مانند رضائے حق میں فنا ہو جا۔ اپنے گوہر کو سیپی سے باہر لا۔

۸۴۔ در ظلام این جہان سنگ و خشت
چشم خود روشن کن از نور سرشت

لغت : ظلام این جہان: پتھر اور اینٹ کی اس دنیا کی تاریکی' مراد مادی دنیا کی تاریکی (ظلام= تاریکی + ایں= اس' یہ + جہاں + سنگ= پتھر + و= اور +

خشت = اینٹ' از نور سرشت: سرشت کے نور سے (از = سے + نور = روشنی + سرشت = فطرت' یہاں مراد خدا کی طرف سے عطا کردہ اہلیت و قابلیت' جسے ایک جگہ علامہ نے فطرۃ اللہ کہا ہے اور اس سے پہلے شعر میں گوہر سے تشبیہ دی ہے)

اس مادیت کی حامل دنیا کی تاریکی میں نور سرشت سے اپنی آنکھیں روشن کر۔

۸۵۔ تا نہ گیری از جلال حق نصیب
ہم نیابی از جمال حق نصیب

لغت : از جلال حق: جلال الٰہی سے (از = سے + جلال = صفات الٰہی میں سے ایک صفت' بقول ابن عربی: حضرت الوہیت کے اوصاف قہر' قدرت و جبروت الٰہی + حق = خدا' اللہ) ہم نیابی: نیز نہ پائے گا (ہم = بھی' نیز + نہ + یافتن = پانا) جمال حق: جمال خداوندی سے (از = سے + جمال = صفات الٰہی میں سے ایک صفت یعنی لطف و رحمت + حق = خدا) نصیب: بہرہ' حصہ۔ مراد یہ کہ پہلے اس کی سخت آزمائشوں پر پورے اترو گے تو اس کے بعد اس کے لطف و کرم کے حقدار ٹھہرو گے۔

جب تک تو جلال حق سے بہرہ ور نہ ہو گا' جمال حق سے بھی تجھے کچھ میسر نہ آئے گا۔

۸۶۔ ابتدائے عشق و مستی قاہری است
انتہائے عشق و مستی دلبری است

لغت : قاہری است: قاہری ہے' جلال ہے' قہرو جبروت ہے (قاہر = جلال' خداوندی' جبروت + است = ہے) انتہائے عشق و مستی: عشق اور مستی کی انتہا (انتہا = انجام' آخری نقطہ + عشق + و = اور + مستی = محویت' بیخودی یعنی ذاتی اور شخصی میلانات اور رجحانات و تخیلات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہو جانا اور محض رضا و تسلیم کو اپنا شعار بنانا) دلبری است: دلبری ہے' جمال ہے (دلبری = محویت' یہاں مراد جمال خداوندی + است = ہے)

عشق و مستی کا آغاز قاہری سے ہوتا ہے اور جب عشق و مستی اپنی انتہا کو پہنچتی

ہے تو پھر دلبری کا مقام آتا ہے۔

۸۷۔ مرد مومن از کمالات وجود
او وجود و غیرے او ہر شے نمود

لغت : از کمالات وجود: وجود کے کمالات میں سے ہے، وجود یا مادہ جس انتہا کو پہنچ سکتا ہے۔ مرد مومن اس انتہا کا ایک نام ہے (از= سے + کمالات= کمال کی جمع، انتہا کو پہنچنا کسی چیز یا صفت و خوبی وغیرہ کا+ وجود= جسم، مادہ) غیر او: اس کے علاوہ، اس سے ہٹ کر، اس کے سوا (غیر= سوا، علاوہ+ او= اس کے، وہ) ہر شے نمود: ہر چیز نمود ہے (ہر+ شے= چیز+ نمود= ظاہر، یہاں مراد جس کا کوئی= حقیقی وجود نہ ہو، وہم و گمان)

مرد مومن وجود کے کمالات میں سے ہے۔ صرف وہی وجود ہے، اس سے ہٹ کر جو کچھ بھی ہے وہ محض وہم و گماں ہے۔

۸۸۔ گر بگیرد سوز و تاب از لا الہ
جز بکام او نہ گردد مہر و ماہ

لغت : از لا الہ: لا الہ سے (از= سے + لا الہ= یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی حاکمیت مطلقہ کو عملاً" تسلیم کر لینا) جز بکام او: اس کی خواہش کے بغیر، اس کی خواہش سے ہٹ کر (جز= سوائے، بغیر+ بکام= آرزو سے + او= اس کی) نہ گردد: نہیں گردش کریں گے (نہ = نہیں + گردیدن= گردش کرنا، پھرنا)

اگر وہ لا الہ سے سوز و تپش حاصل کرتا ہے تو سورج اور چاند اس کی خواہش کے بغیر گردش نہیں کریں گے۔

حکمت فرعونی

لغت : حکمت فرعونی: فرون کی تدبیر و دانش۔ کلیم سے مراد، جیسا کہ یہاں پہلے شعر میں بیان ہوا ہے، ارباب دیں اور ارباب خیر ہیں، اور فرعون سے مراد ہے ارباب دیں کی ضد یا دوسرے الفاظ میں ارباب شر، نبوت کے مخالف و دشمنی۔

فرعونی حکمت

۸۹۔ حکمت ارباب دیں کردم عیاں
حکمت ارباب کیں را ہم بداں

لغت : کردم عیاں: میں نے ظاہر کی، میں نے بیان کر دی (کردن= کرنا+ عیاں= ظاہر، واضح) حکمت ارباب کیں: ارباب کیں کی حکمت (حکمت= دانش، درست کرداری، تدبیر+ ارباب= رب کی جمع بمعنی اہل، مالک+ کیں= دشمنی، عداوت، بغض) راہم بداں: کو بھی جان، کو بھی سن لے (را= کو+ ہم= بھی+ دانستن= جاننا)

میں نے ارباب دیں کی حکمت ظاہر کر دی اب ارباب کیں کی حکمت کی بھی سن لو۔

۹۰۔ حکمت ارباب کیں مکر است و فن
مکر و فن؟ تخریب جاں تعمیر تن

لغت : مکر است و فن: مکر ہے اور فن (مکر= فریب، جھوٹ، چالاکی، عیاری+ است= ہے+ اور+ فن= ہنر، یہاں بمعنی چالبازی، فریب۔ تخریب جاں: جان کو= ویران کرنا، روح کی تباہی، (تخریب= خراب کرنا، ویران کرنا، تباہ کرنا+ جان)

ارباب کیں کی حکمت مکر اور حیلہ ہے۔ مکر و فن کیا ہے؟ یہ روح کی تباہی اور جسم کی تعمیر ہے۔

۹۱۔ حکمتے از بند دیں آزادۂ
از مقام شوق دور افتادۂ

لغت : از بند دیں: جو دین کے بندھن سے، جو دین کی قید سے (از= سے+ بند= بندھن، قید+ دین) دور افتادۂ: دور پڑی ہوئی، دور گری ہوئی (دور= نزدیک کی ضد+ افتادن= گرنا)

یہ ایک ایسی حکمت ہے جو دین کے بندھنوں سے آزاد ہے، جو عشق کے مقام سے دور پڑی ہے۔

۹۲۔ مکتب از تدبیر او گیرد نظام
تابکام خواجہ اندیشد غلام

لغت : از تدبیر او: اس کی تدبیر سے (از= سے+ تدبیر= فکر، کوشش، منصوبہ+ او= اس کی، وہ) گیرد نظام: تنظیم پاتا ہے، ترتیب پاتا ہے، تشکیل پذیر ہوتا ہے، وجود میں آتا ہے (گرفتن= پکڑنا، لینا+ نظام= انتظام، بندوبست، ترتیب) بکام خواجہ: آقا کی مرضی کے مطابق، آقا کے حسب خواہش (بہ= میں+ کام: آرزو، خواہش+ خواجہ= آقا) اندیشد غلام: غلام سوچے (اندیشیدن= سوچنا+ غلام) یہاں حضرت اکبر الہ آبادی کا یہ شعر قابل ملاحظہ ہے:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اس حکمت کے طفیل مکتب تشکیل پذیر ہوتا ہے اور یہ اس لیے ہے تاکہ غلام اپنے آقا کی مرضی کے مطابق سوچے اور چلے۔

۹۳۔ شیخ ملت با حدیث دلنشین
بر مراد او کند تجدید دیں

لغت : باحدیث دلنشیں: پر تاثیر باتوں سے، دل پر اثر کرنے والی باتوں سے (با= ساتھ، سے+ حدیث= بات، اصطلاح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی بات+ دل+ نشستن= بیٹھنا) مراد او: اس کی آرزو، اس کی یعنی آقا کی خواہش و مرضی (مراد= آرزو، مرضی، خواہش+ او= اس کی، وہ) کند تجدید دین: دین میں بدعت کرتا ہے، دین میں بدعت پیدا کرتا ہے (تجدید= نیا کرنا، نیا بنانا، یہاں مراد بدعت پیدا کرنا+ دین)

شیخ ملت اپنی دلنشین باتوں سے اس آقا کے حسب خواہش دین میں بدعتیں اور جدتیں پیدا کرتا ہے۔

۹۴۔ ازدم او وحدت قومے دو نیم
کس حریفش نیست جز چوب کلیم

لغت : وحدت قوے: کسی قوم کی یکتائی (وحدت= یکتائی، ایک ہونا+ قوے= کسی قوم، ایک قوم) دو نیم: دو ٹکڑے، مراد ٹکڑے ٹکڑے (دو+ نیم= آدھا، مراد ٹکڑا) کس: کوئی۔ حریفش: اس کا مدمقابل۔ چوب کلیم: حضرت موسیٰ کے عصا کے (چوب= لکڑی، یہاں مراد عصا ہے+ کلیم= حضرت موسیٰ، یہاں اشارہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزۂ عصا کی طرف، مراد کسی ایسی ہی طاقت کی ضرورت ہے)

اس کے نفس سے قوم کی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ سوائے حضرت موسیٰ کے عصا کے کوئی بھی اس کا مدمقابل نہیں۔

۹۵۔ وائے قومے کشتۂ تدبیر غیر
کار او تخریب خود تعمیر غیر

لغت : وائے قومے: افسوس ہے اس قوم پر، (مراد محکوم قوم) بڑی بے نصیب ہے وہ قوم، نفرین ہے ایسی قوم پر (وائے= کلمہ افسوس و نفرین+ قومے= وہ قوم جو) کشتۂ تدبیر غیر: غیر کی تدبیر کی ماری ہوئی، غیر کی تدبیر کا شکار (کشتن= مارنا، قتل کرنا، کشتہ سے مراد ماری گئی+ تدبیر= حکمت+ غیر= بیگانہ، مراد غالب یا فاتح قوم) تخریب خود: اپنی تباہی کرنا (تخریب= خراب کرنا، ویران کرنا، تباہ کرنا+ خود= اپنا، اپنی)

وہ قوم بڑی ہی بدنصیب ہے جو دوسروں کی تدبیر کا شکار ہو۔ ایسی قوم (بے خبری) میں اپنے ہاتھوں اپنی تباہی اور دوسرے کی تعمیر کا سامان کرتی ہے۔

۹۶۔ می شود در علم و فن صاحب نظر
از وجود خود نگردد باخبر!

لغت : صاحب نظر: نظر رکھنے والی، دانا، دور اندیش: یہاں مراد ماہر، مشاق (صاحب= مالک، اہل، والا، والی+ نظر) از وجود خود: اپنی ذات سے (از= سے+ وجود= جسم، مراد ذات+ خود= اپنا، اپنی) نگردد باخبر: باخبر نہیں ہو پاتی (نہ+ گردیدن= ہو جانا، گھومنا، گردش کرنا+ باخبر= آگاہ، مطلع)

وہ علم و فن میں تو صاحب نظر بن جاتی ہے لیکن اپنی ذات سے باخبر نہیں ہو

پاتی۔

۹۷۔ نقش حق را از نگین خود سترد
در ضمیرش آرزو ہازاد و مرد

لغت : نقش حق را: حق کے نقش کو (نقش= نشان' کسی چیز پر کندہ کئے ہوئے بیل بوٹے وغیرہ+ حق= خدا' حقیقت مطلقہ+ را= کو) از نگین خود: اپنے نگین سے (از= سے+ نگین= نگینہ' نگ' جواہر' یہاں مراد دل) ستردن' صاف کرنا' مٹا دینا' چھیل دینا۔ زاد و مرد: پیدا ہوئیں اور مر گئیں (زادن= جننا' پیدا ہونا+ و= اور+ مردن= مرنا)

(ایسی قوم کی کیفیت یہ ہے کہ) وہ اپنے دل سے نقش حق مٹا دیتی ہے۔ اس کے ضمیر میں آرزوئیں جنم لیتی ہیں لیکن گھٹ کے مرجاتی ہیں۔

۹۸۔ بے نصیب آمدز اولاد غیور
جاں بہ تن چو مردۂ در خاک گور

لغت : بے نصیب آمد: محروم رہتی ہے' بے بہرہ رہتی ہے (بے نصیب= محروم+ بے بہرہ+ آمدن= آنا' یہاں بمعنی رہنا) اولاد غیور: غیرت مند اولاد' صاحب غیرت اولاد (اولاد= ولد کی جمع' بال بچے+ غیور= غیرت والی' حمیت والی' اپنے ناموس پر مرمٹنے والی/والا) چو مردہ در خاک: قبر کی مٹی میں پڑے ہوئے مردے کی طرح (چو= مانند' طرح+ مردۂ= ایک مرا ہوا (مردن= مرنا)+ در= اندر' میں+ خاک= گور= قبر)

محکوم قوم غیور اولاد سے محروم رہتی ہے۔ اس کے جسم میں روح کی حالت قبر میں دفن مردے کی سی ہوتی ہے۔

۹۹۔ از حیا بیگانہ پیران کہن
نو جواناں چوں زناں مشغول تن

لغت : از حیا بیگانہ: حیا سے عاری (از= سے+ حیا= شرم' لاج' حجاب' غیرت' عفت+ بیگانہ= ناآشنا' ناواقف' محروم' عاری) پیران کہن: بڈھے کھوسٹ' بوڑھے پھونس (پیران= پیر کی جمع بمعنی بوڑھے+ کہن= پرانے'

پرانا، کھوسٹ، پھونس) مشغول تن: جسم میں مشغول، مراد جسم کی سجاوٹ، آرائش اور تزئین وغیرہ میں مصروف (مشغول = مصروف + تن = جسم)

ایسی قوم کے بڈھے کھوسٹ حیا سے عاری اور نوجوان لڑکے عورتوں کی طرح اپنے جسم کی تزئین میں مصروف رہتے ہیں۔

۱۰۰۔ در دل شاں آرزو ہا بے ثبات
مردہ زایند از بطون امہات

لغت : مردہ زایند: مردہ پیدا ہوتے ہیں (مردہ = مرا ہوا (مردن = مرنا) + زائیدن = پیدا ہونا، جنم دینا) از بطون امہات: ماؤں کے پیٹوں سے (از = سے + بطون = بطن کی جمع، شکم، پیٹ + امہات = ام کی جمع، مائیں)

محکوم قوم کے افراد کے دلوں میں آرزوئیں متزلزل اور غیر مستقل رہتی ہیں۔ وہ بظاہر اپنی ماؤں کے شکموں سے تو پیدا ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی حالت مردوں کی سی ہوتی ہے۔

۱۰۱۔ دختران او بزلف خود اسیر
شوخ چشم و خود نما و خردہ گیر

لغت : بزلف خود: اپنی ہی زلفوں کی (بہ = میں + زلف + خود = اپنی) اسیر: گرفتار، مراد خود ہی اپنی عاشق۔ شوخ چشم: بے شرم، ڈھیٹ، حیا سے عاری۔ خودنما: خود پسند، متکبر (خود + نمودن = دکھانا، نمائش کرنا) خردہ گیر: نکتہ چینی کرنے والی، عیب جوئی کرنے والی (خردہ = نکتہ، نکتہ چینی + گرفتن = پکڑنا، لینا)

ایسی قوم کی بیٹیاں آپ اپنی زلفوں کی اسیر ہوتی ہیں، حیا سے بیگانہ، خود نما اور دوسروں پر نکتہ چینی کرنے والیاں،

۱۰۲۔ ساختہ، پرداختہ، دل باختہ
ابرواں مثل دو تیغ آختہ

لغت : ساختہ: مصدر ساختن = بنانا، یہاں مراد بننا ٹھننا، بناؤ سنگھار کرنا۔ پرداختن = آراستہ کرنا، مشغول ہونا، روپیہ پیسا ادا کرنا، یہاں بھی بمعنی بناؤ سنگھار کرنا، دل باختہ: دل ہاری ہوئی، دل پھینک (دل + باختن = ہارنا، کھیلنا)

مثل دو تیغ آختہ: دو سونتی ہوئی تلواروں کی مانند (مثل = مانند، طرح + دو + تیغ = تلوار + آختن = سونتنا)

بڑی بنی ٹھنی، سنوری، سنوارئیں، دل پھینک، اور ان کی بھویں دو سونتی ہوئی تلواروں کی مانند تنی ہوئی۔

۱۰۳۔ ساعد سیمین شاں عیش نظر
سینہ ماہی بموج اندر نگر

لغت : ساعد سیمین شاں: ان کی چاندی کی کلائیاں، یعنی ان کی چاندی ایسی شفاف کلائیاں (ساعد = کلائی + سیمین = چاندی کی، چاندی ایسی گوری چٹی + شان = ان کی) عیش نظر: نظر کے لیے وجہ راحت، نظر کو لبھانے والی (عیش = سکھ، آرام لطف، لطف اندوز ہونا، مزے اڑانا + نظر) سینہ ماہی: مچھلی کا سینہ یہاں مراد لڑکی یا لڑکیوں کی چھاتیاں (سینہ = چھاتی + ماہی = مچھلی) بموج: ابھار میں دیکھو، لہراتے ہوئے دیکھو۔ (بہ = میں اندر + موج = لہر، بہاں بمعنی ابھار + اندر + نگر یستن = دیکھنا)

ان کی چاندی ایسی شفاف کلائیاں نظروں کو لبھانے والیاں، سینہ ماہی کو ذرا ابھار میں تو دیکھو (یا ان کا سینہ دیکھو جو ایسا ہے جیسے مچھلی لہروں میں ہو)

۱۰۴۔ ملتے خاکستر او بے شرر
صبح او از شام او تاریک تر

لغت : بے شرر: مراد ایسی قوم جو جوش و ولولہ سے عاری ہوتی ہے۔

مذکورہ ملت ایک ایسی راکھ ہے جس میں کوئی چنگاری نہیں۔ اس کی صبح اس کی شب سے بھی زیادہ تاریک ہے۔

۱۰۵۔ ہر زماں اندر تلاش ساز و برگ
کار او فکر معاش و ترس مرگ

لغت : تلاش ساز و برگ: ساز و سامان کی تلاش، مادی اسباب کی فراہمی کے حصول میں (تلاش = جستجو، کھوج، ڈھنڈیا + ساز = اسباب، سامان + و = اور + برگ = سامان، اسباب) ترس مرگ: مرگ کا خوف (ترس = خوف، ڈر +

مرگ= موت)

ایسی قوم ہر لمحہ بس ساز و سامان ہی کے چکر میں رہتی ہے۔ اس کا معمول یہ ہے کہ وہ روزی کی فکر میں غمزدہ اور موت سے خوفزدہ رہتی ہے۔

سامان۱۰۶۔ منعمان او بخیل و عیش دوست
غافل از مغز اند و اندر بند پوست

لغت : منعمان او: اس کے ارباب نعمت (منعماں= منعم کی جمع، نعمت والا، صاحب مال و دولت+ او= اس کے، وہ) عیش دوست: عیاش، موجی، عیش کو پسند کرنے والا (عیش= مزے اڑانا، رنگ رلیاں منانا+ دوست= بمعنی پسند کرنے والا) غافل از مغز اند: وہ مغز یعنی باطن اور روح کے معاملے میں بے خبر ہیں (غافل= بے خبر، غفلت کرنے والا، لاپروا+ از= سے+ مغز= گری، یہاں مراد روح اور باطن+ اند= ہیں) اندر بند پوست: چھلکے کے اسیر ہیں یعنی ان کی تمام تر توجہ ظاہر پر مرکوز ہے (اندر= میں+ بند= بیڑی، زنجیر، قید+ پوست= چھلکا، کھال، یہاں مراد ظاہر، مادیت)

اس کے ارباب مال و دولت کنجوس لیکن عیاش ہوتے ہیں، وہ باطن کو پاکیزہ رکھنے سے غافل اور ساری توجہ ظاہر پر مرکوز رکھتے ہیں۔

۱۰۷۔ قوت فرماں روا معبود او
در زیان دین و ایمان سود او

لغت : قوت فرمان روا: حکم چلانے والے کی قوت، حاکم وقت یا صاحب اقتدار کی قوت (قوت= طاقت+ فرمان= حکم+ روا= نافذ کرنے والا، چلانے والا، یہاں فرماں روا سے مراد بیگانہ یا غیر قوم کا غالب حاکم) در زیان دین و ایمان: دین و ایمان کے نقصان میں (در= میں، اندر+ زیان= نقصان، کمی+ دین+ و= اور+ ایمان) سود او: اس کا فائدہ، اس کا مفاد (سود= فائدہ، مفاد+ او= اس کا، وہ)

حاکم وقت کی قوت کے آگے ایسی قوم سر بسجود رہتی ہے۔ اپنا دین و ایماں کھو کر وہ فوائد دنیوی حاصل کرتی ہے۔

۱۰۸۔ از حد امروز خود بیروں نجست
روز گارش نقش یک فردا نہ بست

لغت : از حد امروز خود: اپنے امروز کی حد سے (از= سے + حد + امروز= آج + خود= اپنا) بیرون نجست: باہر نہ کودی' باہر نہ نکلی (بیرون= نہ + جستن= کودنا' نکلنا) نقش یک فردا: ایک بھی آنے والے کل کا نقش (نقش= نشان' صورت' شکل + یک= ایک + فردا= آنے والا کل) نہ بست: نہ باندھا' تشکیل نہ دیا (نہ + بستن= باندھنا' یہاں مراد تشکیل دینا) یعنی وہ قوم آگے بڑھنے کی بجائے جمود کا شکار رہتی ہے۔ وہ اپنے امروز کی حد سے باہر نہیں نکلتی۔ اس کا زمانہ ایک بھی فردا کو تشکیل نہیں دیتا۔

۱۰۹۔ از نیاگاں دفترے اندر بغل
الاماں از گفتہ ہائے بے عمل

لغت : از نیاگان: بزرگوں کی' اسلاف کی (از= سے' یہاں بمعنی کی + نیاگان= نیا کی جمع' دادا پردادا' پچھلے بزرگ' اسلاف) دفترے: ایک کتاب' مراد کتابیں۔ از گفتہ ہائے بے عمل: کردار سے عاری باتوں سے (از= سے + گفتہ ہا= گفتہ کی جمع بمعنی باتیں (گفتن= کہنا' باتیں کرنا) + بے عمل= عمل سے عاری' کردار سے خالی)
اپنے اسلاف کی کتابیں اس کی بغل میں رہتی ہیں۔ کردار سے عاری ایسی گفتار سے پناہ اور دوری بہتر ہے۔

۱۱۰۔ دین او عہد وفا بستن بغیر
یعنی از خشت حرم تعمیر دیر

لغت : عہد وفا بستن: وفاداری کا پیمان باندھنا (عہد: پیمان' قول' قرار' وعدہ + وفا= وفاداری' ساتھ نبھانا' دوستی رکھنا + بستن= باندھنا) بغیر: غیر سے' دوسروں سے' غیر قوم کے حاکموں سے تعمیر دیر: بتکدے کی تعمیر (تعمیر= بنانا + دیر= بتکدہ' مندر)
اس کا دین غیروں سے پیمان وفا باندھنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں حرم کی اینٹ

سے بتکدے کی تعمیر کرنا ہے۔

۱۱۱۔ آہ قومے دل زحق پرداختہ
مرد و مرگ خویش را نشناختہ

لغت : دل زحق پرداختہ: حق سے دل اٹھا لیا' حق سے وابستگی ختم کر لی (دل + ز = سے + حق + پرداختن = ہارنا' کھیلنا' مشغول ہونا' یہاں مراد ہٹا لینا)
افسوس ہے ایسی قوم پر جس نے حق سے دل اچٹ لیا۔ (دیکھنے میں وہ زندہ ہے' لیکن درحقیقت) وہ مر گئی لیکن اپنی اس موت کو پہچاننے سے قاصر رہی۔

لا الہ الا اللہ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے

۱۱۲۔ نکتہ می گویم از مردان حال
امتاں را لا جلال الا جمال

لغت : نکتہ: ایک گہری بات از مردان حال: مردان حق کے بارے میں (از = سے' کے بارے میں + مردان = مرد کی جمع + حال = کیفیت جذب' باطن' یہاں مراد مردان حق) "لا" جلال: لا جلال کی حیثیت رکھتا ہے (لا = نہیں' یعنی کوئی معبود نہیں + جلال = اللہ کی صفات میں سے ایک' بمعنی قہر و غضب الٰہی' قدرت و جبروت اور اقتدار) "الا" جلال: الا جمال ہے۔ (الا = مگر' سوائے' یعنی سوائے اللہ کے + جمال = اللہ کی صفت' بمعنی لطف و رحمت' ربوبیت' کرم)
میں مردان حال سے متعلق ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ قوموں کے لیے "لا" جلال کی حیثیت اور "الا" جمال کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۱۳۔ لا و الا احتساب کائنات
لا و الا فتح باب کائنات

لغت : لا و الا: لا اور الا (لا = نہیں' یعنی کوئی معبود نہیں + و = اور + الا = مگر' سوائے' یعنی سوائے اللہ کے) احتساب کائنات: کائنات کا احتساب ہے

(احتساب= ممنوع باتوں سے روکنا' نگرانی' شمار کرنا+ کائنات= موجودات' دنیا)
فتح باب: کائنات کے دروازے کی کشائش ہے۔ (فتح= کھلنا' کشائش+ باب= دروازہ+ کائنات۔ دنیا' موجودات)
"لا" اور "الا" سے اس کائنات کا احتساب ہے اور انہی دو لفظوں سے کائنات کا دروازہ کھلتا ہے۔

۱۱۴۔ هر دو تقدیر جهان کاف و نون
حرکت از لا زاید از الا سکون

لغت : تقدیر جہان: کن کے جہان کی تقدیر (تقدیر= سرنوشت' نصیب' اٹل قانون الٰہی مشیت فطرت' علامہ کے یہاں یہ لفظ ایک معنی خیز اصطلاح کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ان کے مطابق مستقبل کے تمام امکانات انسان کی دسترس میں ہیں۔ اس لحاظ سے وہ صاحب اختیار ہے کہ جو موقف چاہے اختیار کر لے۔ موقف اختیار کرنے کے بعد اس عمل کے تمام نتائج لازمی کا وہ پابند ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ نوشتہ تقدیر کا پابند ہے کیونکہ وہ اپنے اختیار کردہ موقف کے نتائج سے گریز نہیں کر سکتا+ جہان+ کاف و نون= یعنی کن بمعنی ہو جا۔ (ارشاد خداوندی جس سے یہ کائنات وجود میں آئی) از لا زاید: لا سے پیدا ہوتی ہے (لا+ زائیدن= جننا' پیدا ہونا)
دونوں الفاظ "کن" سے معرض وجود میں آنے والی دنیا کی تقدیر ہیں۔ "لا" حرکت کا اور "الا" سکون کا باعث ہے۔

۱۱۵۔ تا نه رمز لا اله آید بدست
بند غیر الله را نتوان شکست

لغت : رمز لا الہ: لا الہ کا بھید' لا الہ کے معنی (رمز: بھید' اشارہ' یہاں مراد معنی' حقیقت+ لا الا) آید بدست: ہاتھ لگے' یعنی سمجھ آئے' آگاہی ہو (آمدن= آنا+ بہ= میں+ دست= ہاتھ) بند غیر اللہ را: اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے اس کی زنجیر کو' ماسوااللہ کے بندھن کو (بند= زنجیر' بیڑی' قید+ غیر اللہ= اللہ کے سوا جو کچھ ہے+ را= کو☆ نتواں شکست: توڑا نہیں جا سکتا (نہ+ توانستن=

سکنا، طاقت رکھنا+ شکستن= توڑنا)

جب تک لا الہ کی رمز سے آگاہی نہ ہو، ماسوااللہ کی زنجیر کو توڑا نہیں جا سکتا۔

۱۱۶۔ در جہاں آغاز کار از حرف لاست
این نخستیں منزل مرد خداست

لغت : از حرف لاست: لا کے حرف سے ہے (از= سے+ حرف+ لا+ ست= ہے) نخستیں: پہلی، پہلا منزل مرد: مرد حق کی منزل ہے (منزل= اترنے کی جگہ، پڑاؤ، یہاں مراد سیڑھی+ مرد+ خدا+ ست= ہے)

دنیا میں آغاز کار حرف "لا" سے ہے۔ یہ حرف مرد حق کے لیے پہلی سیڑھی ہے۔

۱۱۷۔ ملتے کز سوز او یک دم تپید
از گل خود خویش را باز آفرید

لغت : سوز او: اس کے سوز سے (کز= کہ از کا مخفف، کہ سے+ سوز= تپش، جذب دروں (سوختن= جلنا، جلانا)+ او= اس کا، وہ) یک دم تپید: ایک لمحہ کے لیے تڑپی، ایک لمحے کے لیے بھی جوش پذیر ہوئی (یک= یک+ دم= لمحہ+ تپیدن= تڑپنا، جذب دروں کا حامل ہونا) از گل خود: اپنی مٹی سے، اپنے خمیر سے (از= سے+ گل= مٹی، مراد خمیر+ خود= اپنی) خویش را: خود کو، اپنے آپ کو باز آفرید: نیا جنم دیا، پھر سے پیدا کیا (باز= پھر+ آفریدن= پیدا کرنا)

جو قوم اس کے سوز سے ایک لمحے کے لیے بھی جوش پذیر ہوئی اس نے اپنی مٹی سے خود کو ایک نیا جنم دیا۔

۱۱۸۔ پیش غیر اللہ لا گفتن حیات
تازہ از ہنگامہ او کائنات

لغت : پیش غیر اللہ: ماسوااللہ کے سامنے (پیش= سامنے+ غیر اللہ= اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے، ماسوااللہ) حیات: زندگی، زندگی ہے، اصل زندگی ہے، تازہ: نیا ہونا، مراد نئی زندگی والی از ہنگامہ او: اس کے ہنگامہ سے (از= سے+ ہنگامہ= غوغا، علامہ نے اسے وسیع معنوں میں لیا ہے+ او= اس کے، وہ)

ماسواللہ کے سامنے "لا" کہنا ہی اصل زندگی ہے۔ اسی (لا) کے ہنگامہ سے کائنات کو حیات نو ملتی ہے۔

۱۱۹۔ از جنونش ہر گریبان چاک نیست
در خور ایں شعلہ ہر خاشاک نیست

لغت : از جنونش: اس کے جنون سے (از= سے + جنون= پاگل پن' یہاں بمعنی عشق' وابستگی + ش= اس کا' اس کی) چاک نیست: چاک نہیں ہے (چاک= پھٹا ہوا' پارہ پارہ + نیست= نہیں ہے) ہر کوئی لا کہنے کی جرات نہیں رکھتا در خور: لائق' سزاوار ہر خاشاک: ہر تنکا' ہر خس' مراد ہر معمولی انسان (ہر+ خاشاک= کوڑا کرکٹ' یہاں مراد معمولی اور عام آدمی)

اس کے جنون سے ہر کوئی گریبان چاک نہیں ہوتا۔ ہر خس اس شعلے کے لائق نہیں ہے۔

۱۲۰۔ جذبہ او در دل یک زندہ مرد
می کند صد رہ نشین را رہ نورد

لغت : جذبہ او: اس کا جذبہ' مراد لا (لا الہ الا اللہ) کہنے کا جذبہ و قدرت (جذبہ= جوش دل' ولولہ' دلی کشش' سچی توجہ + او= اس کا' یعنی لا کہنے کا' وہ) یک زندہ مرد: ایک مرد حق (یک= ایک + زندہ مرد= یعنی مرد حق' مرد مومن) رہ نشین را: راہ نشینوں کو' راستے میں بیٹھے ہوؤں کو' مراد حرکت و عمل سے عاری لوگوں کو (رہ نشین= راستے میں بیٹھنے والا (نشستن= بیٹھنا+ را= کو) رہ نورد: راستہ چلنے والے' راستہ چلنے والا (رہ= راہ' راستہ + نوردیدن= طے کرنا' لپیٹنا) یہاں مراد صاحبان حرکت و عمل۔

ایک زندہ مرد (مرد حق) کے دل میں موجود اس کا جذبہ سینکڑوں راہ نشینوں کو راہرو بنا دیتا ہے۔

۱۲۱۔ بندہ را با خواجہ خواہی در ستیز؟
تخم لا در مشت خاک او بریز

لغت : بندہ را: غلام کو (بندہ= غلام + را= کو) باخواجہ: آقا کے ساتھ (با=

ساتھ + خواجہ = آقا) خواہی در ستیز: تو بھڑانا چاہتا ہے؟ (خواستن = چاہنا' خواہاں ہونا + در = میں + ستیز = لڑائی' بھڑنا) تخم لا: تخم = بیج + لا کا بیج (لا = نہیں' یعنی نہیں کوئی معبود' مشت خاک او: اس کی مشت خاک (مشت = مٹھی + خاک = مٹی + او = اس کی) یعنی اس کے وجود کو' اس کے دل کو اس سے آشنا کردو۔

بریز: ریختن = گرانا' یہاں مراد بونا۔

اگر تو غلام کو آقا کے ساتھ بھڑانے کا خواہاں ہے تو اس کی مشت خاک میں لا کا بیج بو دے۔

۱۲۲۔ ہر کرا ایں سوز باشد در جگر
ہولش از ہول قیامت بیشتر

لغت : ہرکرا: جس کسی کو' جس کسی کے (ہر = جس + کرا = مخفف ہے کہ را کا' کسی کے' کسی کو) ہولش: اس کی ہیبت (ہول = دہشت' ہیبت' خوف + ش = اس کی)

جس کسی کے دل میں اس (لا) کا سوز ہو گا اس کی ہیبت قیامت کی ہیبت سے بھی بڑھ کر ہوگی۔

۱۲۳۔ لا مقام ضرب ہائے پے بہ پے
ایں غو رعد است نے آواز نے

لغت : مقام ضرب ہائے پے بہ پے: تابڑ توڑ حملوں کا مقام (مقام = جگہ + ضرب ہا = ضرب کی جمع' چوٹ' حملہ' وار + پے بہ پے = تابڑ توڑ' پیہم) غو رعد: بجلی کی کڑک (غ = کڑک + رعد = برق' بجلی)

لا تابڑ توڑ حملوں کا مقام ہے۔ یہ بجلی کی کڑک ہے کوئی بانسری کی تان نہیں ہے۔

۱۲۴۔ ضرب او ہر بود را سازد نبود
تا بروں آئی زگرداب وجود

لغت : ہربود را: ہر موجود کو' ہر ہست کو (ہر + بودن = ہونا' وجود میں آنا + را = کو) سازد نبود: نابود کر دیتا ہے' مٹا دیتا ہے (ساختن = بنانا' کرنا + نہ +

بودن= ہونا' مراد نیست کرنا' مٹا دینا' فنا کر دینا) بروں آئی= تو باہر آجائے (بروں= باہر+ آمدن: آنا) زگرداب وجود: وجود کے بھنور سے (ز= سے+ گرداب= بھنور+ وجود= ہستی)

اس کا وار ہر موجود کو نابود و نیست کر دیتا ہے تاکہ تو (فنا ہو جانے والے) وجود کے بھنور سے باہر نکل آئے۔

۱۲۵۔ باتو می گویم ز ایام عرب
تابدانی پختہ و خام عرب

لغت : زایام عرب: عرب کے زمانے سے' یعنی دور اول کے عرب مسلمانوں کے بارے میں (ز= سے+ ایام= یوم کی جمع' بمعنی دن' زمانہ+ عرب= یعنی اسلام کے دور اول کے عرب مسلمان) پختہ و خام عرب: عرب کا کچا چٹھا' یعنی عرب کا صحیح صحیح حال کے عرب مسلمان (پختن= پکانا' مضبوط کرنا+ و= اور+ خام= کچا' پختہ و خام کے لغوی معنی پکا کچا' مراد صحیح صحیح حال+ عرب= یعنی اسلام کے دور اول کے عرب مسلمان)

میں تجھے ایام عرب کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں تاکہ تو عرب کے صحیح صحیح حال سے آگاہ ہو جائے۔

۱۲۶۔ ریز ریز از ضرب او لات و منات
در جہات آزاد از بند جہات

لغت : ریز ریز: ریزہ ریزہ' پاش پاش لات و منات: لات اور منات (لات= عرب کا ایک مشہور بت+ و= اور+ منات= عرب کا ایک مشہور بت' یہاں یہ دونوں وسیع معنوں میں استعمال ہوئے ہیں) درجہات: حدود میں' اطراف میں' مکاں میں (در= میں' اندر+ جہات= جہت کی جمع' اطراف' حدود) بندجہات: حدود کی قید سے' حدود کی زنجیر سے (از= سے+ بند= قید' زنجیر' بیڑی+ جہات)

اس کے وار سے لات اور منات پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ وہ حدود میں رہتے ہوئے بھی حدود کی زنجیر سے آزاد ہوتا ہے۔

۱۲۷۔ هر قبائے کہنہ چاک از دست او
قیصر و کسرے ہلاک از دست او

لغت : ہر قبائے کہنہ: ہر پرانی قبا (ہر+ قبا= ایک خاص لباس+ کہنہ= پرانی) یہاں مراد تمام پرانے رسوم و قیود چاک: پارہ پارہ، پھٹی ہوئی، از دست: اس کے ہاتھ سے، اس کے ہاتھوں (از= سے+ دست= ہاتھ+ او= اس کا، اس کے، وہ) قیصر: شہنشاہ، روم کے بادشاہوں کا لقب، مراد عظیم دنیاوی ہستی کسرے: ایران ملک کا مشہور بادشاہ نوشیروان عادل، مراد کوئی بھی بادشاہ وغیرہ ہلاک از دست او: اس کے ہاتھوں ہلاک ہے، اس کے ہاتھوں فنا ہیں (ہلاک= تباہ، فنا+ از= سے+ دست= ہاتھ+ او= اس کا، اس کے، وہ)

ہر پرانی قبا اس کے ہاتھوں پارہ پارہ ہوتی ہے۔ قیصرو کسری جیسی عظیم دنیوی شخصیات اس کے ہاتھوں فنا ہو جاتی ہیں۔

۱۲۸۔ گاہ دشت از برق و بارانش بدرد
گاہ بحر از زور طوفانش بدرد

لغت : از برق و بارانش: اس کی بجلی اور بارش (از= سے+ برق= آسمانی بجلی+ و= اور+ باران= بارش+ ش= اس کی) بدرد: درد میں ہے، بلبلا از زور طوفانش: اس کے طوفان کی شدت سے (از= سے+ زور= تندی، شدت، تیزی+ طوفان+ ش= اس کا)

کبھی تو صحرا و جنگل اس کی برق و باراں سے بلبلا اٹھتے ہیں اور کبھی سمندر اس کے طوفان کی تندی سے لرز اٹھتے ہیں۔

۱۲۹۔ عالمے در آتش او مثل خس
ایں ہمہ ہنگامہ لا بود و بس

لغت : در آتش او: اس کی آگ میں (در= میں، اندر+ آتش+ او= اس کی، وہ) ہنگامہ: لا کا ہنگامہ

ایک دنیا اس کی آگ میں تنکے کی مانند (جل اٹھی)۔ یہ سب "لا" ہی کا ہنگامہ تھا اور بس۔

۱۳۰۔ اندریں دیر کہن پیہم تپید
تا جہانے تازۂ آمد پدید

لغت : اندریں: اس میں (اندر= میں + یں= ایں کا مخفف بمعنی یہ) تپید: تپیدن= تڑپنا' مراد سوز دروں کا حامل ہونا جہانے تازۂ: ایک نئی دنیا' ایک نیا معاشرہ (جہانے= ایک دنیا' ایک معاشرہ + تازہ= نئی' نیا) آمد پدید: سامنے آئی' ظہور پذیر ہوئی (پدید آمدن= ظاہر ہونا)

وہ اس قدیم بت کدے میں مسلسل سوز دروں کا حامل رہا' جب کہیں ایک نئی دنیا (ایک نیا معاشرہ) ظہور پذیر ہوئی۔

۱۳۱۔ بانگ حق از صبح خیز یہائے اوست
ہر چہ ہست از تخم ریز یہائے اوست

لغت : بانگ حق: حق کا غلغلہ (بانگ= آواز' مراد غلغلہ + حق) از صبح خیز یہائے اوست: اس کی صبح خیزیوں کے سبب ہے' اس کی صبح خیزیوں کی وجہ سے بلند ہو (از= سے + صبح خیز یہا= صبح خیزی کی جمع' آخر شب اٹھ کر حضور خداوندی گڑگڑا کر اپنے عجز و انکسار اور بندگی کا اظہار کرنا + او= اس کی' وہ + ست) ہرچہ: جو کچھ' جو کچھ بھی از تخم ریز یہائے اوست: اس کی تخم ریزیوں سے ہے (از= سے + تخم ریز یہا= تخم ریزی کی جمع' بیج بونا' مراد جدوجہد' جہاد + او= اس کی' وہ + است)

حق کا غلغلہ اس کی صبح خیزیوں سے بلند ہوا۔ اب جو کچھ بھی ہے سب اسی کی جدوجہد کا ثمرہ ہے۔

۱۳۲۔ اینکہ شمع لالہ روشن کردہ اند
از کنار جوئے او آوردہ اند

لغت : اینکہ: یہ جو (ایں= یہ + کہ= جو) شمع لالہ: لالہ کی شمع' سرخ رنگ ہونے کے سبب لالہ کے پھول کو شمع سے تشبیہ دی ہے۔ علامہ کے یہاں' جیسا کہ عابد علی عابد مرحوم نے لکھا ہے' لالہ آہستہ آہستہ ایک علامت کی صورت اختیار کر گیا۔ پہلے پھول تھا' پھر مخصوص تہذیب حجاز' کہیں شہید اور آخر میں

امت محمدی کی علامت ٹھہرا۔ (شمع+لالہ) روشن کردہ اند: انہوں نے روشن کی ہے، روشن کی گئی یا جلائی گئی ہے۔ (روشن= جلنا+ کردن= کرنا) آوردہ اند: لائی گئی ہے (آوردن= لانا)

یہ جو گل لالہ کی شمع روشن کی گئی ہے تو یہ اسی کی ندی کے کنارے سے لائی گئی ہے۔

۱۳۳۔ لوح دل از نقش غیر اللہ شست
از کف خاکش دو صد ہنگامہ رست

لغت : از نقش غیراللہ: ماسوااللہ کے نقش سے (از= سے+ نقش= نشان، صورت، عبارت+ غیر اللہ= اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے، یہ ساری کائنات وغیرہ) شست: مصدر شستن= دھونا از کف خاکش: اس کی مٹھی بھر خاک سے، اس کے وجود سے (از= سے+ کف+ ش= اس کی) دو صد ہنگامہ: دو سو ہنگامے، یعنی بیشمار، ہنگامے (دو+ صد= سو+ ہنگامہ= غلغلہ، غوغا) رستن: اگنا، وجود میں آنا۔

اس نے اپنے دل کی تختی پر سے ماسوااللہ کا نشان دھوڈالا، اس کی مٹھی بھر خاک سے سینکڑوں ہنگامے وجود میں آئے۔

۱۳۴۔ ہم چناں بینی کہ در دور فرنگ
بندگی باخواجگی آمد بجنگ

لغت : ہم چناں: اسی طرح (ہم= بھی، نیز+ چناں= اس طور، اس طرح) بینی: تو دیکھتا ہے کہ، یعنی تجھے معلوم ہے کہ (دیدن= دیکھنا، یہاں بمعنی جاننا+ کہ) در دور فرنگ: فرنگ کے زمانے میں، انگریزوں کے دور میں (در= میں، اندر+ دور= زمانہ، عہد حکومت+ فرنگ= یورپ، بمعنی انگریز) بندگی: غلامی، غلام باخواجگی: آقائی کے ساتھ، آقاؤں کے ساتھ (با= ساتھ+ خواجگی= آقائی، آقا ہونا) آمد بجنگ: بھڑ گئی، الجھ گئی، برسرپیکار ہوئی (آمدن= آنا+ بہ= میں+ جنگ= لڑائی، پیکار)

اسی طرح تو دیکھتا ہے کہ انگریزوں کے دور میں بھی غلامی، آقائی کے ساتھ بھڑ

گئی ہے۔

۱۳۵۔ روس را قلب و جگر گردیدہ خوں
از ضمیرش حرف لا آمد بروں

لغت : روس را: روس کا، روس سے یہاں مراد وہاں کا کمیونسٹ، انقلاب + را = کو، کا) گردیدہ خوں: خون ہو گئے، خون ہو گیا (گردیدن = ہو جانا، گھومنا، گردش کرنا + خون) از ضمیرش: اس کے ضمیر سے (از = سے + ضمیر = باطن، دل + ش = اس کا) آمد بروں: باہر نکلا، باہر آیا (آمدن = آنا، نکلنا + بروں = باہر)

روس کے قلب و جگر خون ہو گئے۔ اس کے ضمیر سے حرف لا باہر نکلا۔

۱۳۶۔ آں نظام کہنہ را برہم زد است
تیز نیشے بررگ عالم زد است

لغت : برہم زدہ است: الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا ہے، تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے، تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے (برہم = اوپر نیچے، تلپٹ، اوپر نیچے + زدن = مارنا، کرنا + است = ہے) تیز نیشے: ایک تیز نشتر، ایک تیز ڈنک (تیز + نیشے = ایک نیش، یہاں بمعنی ایک نیشتر)

(اسی حرف لا کی بدولت) اس نے پرانے نظام کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نے دنیا کی رگ پر تیز نشتر چلایا ہے۔

۱۳۷۔ کردہ ام اندر مقاماتش نگہ
لا سلاطیں، لا کلیسا، لا الہ

لغت : کردہ ام: میں نے کی ہے (کردن = کرنا) اندر مقاماتش: اس کے مقامات یعنی معاملات میں (اندر = میں + مقامات = مقام کی جمع، جگہیں، مراد معاملات، صورت حال + ش = اس کے) نگہ: نگاہ، یہاں مراد جائزہ، یعنی جائزہ لیا ہے، تجزیہ کیا ہے۔ لا سلاطین: سلاطین نہیں (لا = نہیں، کوئی نہیں + سلاطین = سلطان کی جمع، بادشاہ، فرمانروا) لا کلیسا: کوئی کلیسا نہیں (لا = نہیں، کوئی نہی + کلیسا = گرجا، یہاں بمعنی مذہب۔ لا الہ: کوئی معبود نہیں (لا = نہیں،

کوئی نہیں + الہ = معبود)

میں نے روس کے معاملات کا بغور جائزہ لیا ہے۔ (وہاں کی صورت حال یہ ہے کہ) کوئی بادشاہ نہیں، کوئی مذہب نہیں اور کوئی معبود نہیں۔

۱۳۸۔ فکر او در تندباد لا بماند
مرکب خود را سوے الا نراند

لغت : فکر او: اس کی سوچ، اس کی تدبیر (فکر = سوچ، حکمت، تدبیر + او = اس کی، وہ) تندباد لا: لا کا جھکڑ، لا کا طوفان (تندباد = تیز ہوا، آندھی، جھکڑ + لا = نہیں، کوئی نہیں) بماند: رہ گئی، یعنی پھنس کے رہ گئی (ماندن = رہنا) مرکب خود را: اپنی سواری کو، اپنے گھوڑے کو (مرکب = سواری، گھوڑا + خود = اپنی، اپنا + را = کو) سوے الا: الا کی طرف (سو = طرف، جانب + الا = مگر، سوائے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) نراند: نہ ہانکا (نہ + راندن = ہانکنا، چلانا)

اس کی فکر و تدبیر لا کے جھکڑ میں پھنس کے رہ گئی۔ اس نے اپنی سواری کو الا کی طرف نہ ہانکا۔

۱۳۹۔ آیدش روزے کہ از زور جنوں
خویش را زیں تندباد آرد بروں

لغت : آیدش: اس کو آئے گا، اس کا آئے گا (آمدن = آنا + ش = اس کو، اس کا) روزے کہ: ایسا دن جب (روزے = ایسا دن، ایک دن + کہ = مراد جب) از زور جنوں: جنوں کے بل بوتے پر، جنوں کے زور پر (از = سے + زور = طاقت، بل بوتا + جنون = پاگل پن، یہاں یہ لفظ لغوی معنی کے بجائے عشق کے معنوں میں آیا ہے جس کے علامہ کے یہاں خاص معنی ہیں) خویش را: خود کو، اپنے آپ کو (خویش = خود، اپنا آپ + را = کو) زیں تندباد = اس جھکڑ سے، اس طوفان سے (زیں = از ایں کا مخفف، از = سے + ایں = اس، یہ + تندباد) آرد بروں: باہر نکال لے گا (آوردن = لانا + بروں = باہر)

ایک دن ایسا آنے والا ہے جب وہ جنوں کے بل بوتے پر خود کو اس جھکڑ سے باہر نکال لے گا۔

۱۴۰۔ در مقام لا نیاساید حیات
سوے الا می خرامد کائنات

لغت : نیاساید حیات: زندگی آسایش پذیر نہیں (نہ + آسودن= آسایش پانا، آرام کرنا، سکون لینا+ حیات= زندگی) می خرامد: رواں دواں رہتی ہے (خرامیدن= ٹہلنا، یہاں بمعنی رواں رہنا، چلنا)

لا کے مقام پر زندگی آسایش و سکوں نہیں پاتی۔ کائنات الا کی طرف رواں دواں رہتی ہے۔

۱۴۱۔ لا و الا ساز و برگ امتاں
نفی بے اثبات مرگ امتاں

لغت : ساز و برگ امتاں: قوموں کے لیے سرمایہ حیات (سازوبرگ= سامان، اسباب، یہاں بمعنی سرمایہ حیات+ امتاں= امت کی جمع، قومیں) نفی بے اثبات: اثبات کے بغیر نفی (نفی= یہاں مراد لا+ بے= بغیر+ اثبات= یہاں بمعنی الا) مرگ امتاں: اقوام کی موت (مرگ= موت+ امتاں= امت کی جمع، اقوام، قومیں)

لا اور الا قوموں کے لیے سرمایہ حیات ہیں۔ اثبات (الا) کے بغیر نفی (یعنی لا) میں اقوام کی موت ہے۔

۱۴۲۔ در محبت پختہ کے گردد خلیل
تانگردد لا سوے الا دلیل

لغت : پختہ کے گردد: کیونکر پختہ ہو گا، کیونکر پختہ یعنی کامل ہو سکتے ہیں (پختہ: مضبوط، کامل (پختن= پکانا، پکنا)+ کے= کیونکر، کب+ گردیدن= ہونا، گھومنا، گردش کرنا) خلیل: دوست، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نگردد لا: نہ ہو (نہ + گردیدن= ہونا وغیرہ+ لا= نہیں، یعنی نہیں کوئی معبود) دلیل: رہنما۔

خلیل، محبت میں کیونکر پختہ ہو سکتے ہیں جب تک لا، الا کی طرف ان کا رہنما نہ ہو۔

۱۴۳۔ اے کہ اندر حجرہ ہا سازی سخن
نعرۂ لا پیش نمرودے بزن

لغت : اے کہ: تو جو (اے = حرف ندا + کہ = جو) اندر حجرہ ہا: حجروں میں (اندر = میں + حجرہ ہا = حجرہ کی جمع' مسجد سے ملحق کوٹھڑی' عبادت کے لیے خلوت خانہ' یہاں اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جو عملاً" کوئی قدم اٹھانے کی بجائے مذہبی بحثوں ہی میں الجھے رہتے ہیں) سازی سخن: باتیں بناتا ہے (ساختن = بنانا + سخن = بات) پیش نمرودے: کسی نمرود کے سامنے' کسی جابر و ظالم حاکم کے سامنے (پیش = سامنے + نمرودے = کوئی نمرود' کسی نمرود' یعنی جابر و ظالم حاکم و فرمانروا) بزن: مارنا' لگانا۔

تو کہ حجروں میں بیٹھ کر باتیں بنا رہا ہے (ذرا باہر نکل اور) کسی نمرود کے سامنے لا کا نعرہ بلند کر۔

۱۴۴۔ ایں کہ می بینی نیرزد با دوجو
از جلال لا الہ آگاہ شو

لغت : ایں کہ می بینی: یہ جو کچھ تیرے سامنے ہے' یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے (ایں = یہ + کہ = جو کچھ + دیدن = دیکھنا' یہاں دینوی شان و شوکت کی طرف اشارہ ہے) نیرزد: قیمت نہیں پاتی/پاتا (ارزیدن = قیمت پانا) بادوجو: دو جو کے ساتھ' یعنی ایک کوڑی کی بھی (با = ساتھ + دو + جو = ایک اناج) از جلال لا الہ: لا الہ کے جلال سے (از = سے + جلال = صفات الوہیت میں سے ایک صفت' قوت و جبروت' قہر و جبروت' قہر و غضب + لا الہ = نہیں کوئی معبود' یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) آگاہ شو: آگاہ ہو' باخبر ہو جا' واقف ہو جا۔

یہ جو کچھ تیرے سامنے ہے اس کی تو کوڑی کی بھی قیمت نہیں۔ تو لا الہ کے جلال سے آگاہ ہو جا۔

۱۴۵۔ ہر کہ اندر دست او شمشیر لاست
جملہ موجودات لا فرمانروا است

لغت : ہر کہ: جو کوئی' جو کوئی بھی' جس کسی کے بھی۔ اندر دست او: اس

کے ہاتھ میں (اندر+ دست= ہاتھ + او= اس کے، وہ) شمشیر لاست: لا کی تلوار ہے (شمشیر= تلوار + لا= نہیں، یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے + ست= ہے) جملہ موجودات را: تمام کائنات پر (جملہ= سب، تمام + موجودات= موجودہ کی جمع، بمعنی کائنات، مخلوقات + را= کو، یہاں بمعنی پر) فرمانرواست: وہ حکمراں ہے، وہ صاحب قدرت و اقتدار ہے (فرمان= حکم + روا= چلانے والا + ست= ہے)

جس کسی کے بھی ہاتھ میں لا کی تلوار ہے، تمام کائنات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

فقر

فقر: مرد مومن کا مال دنیا سے استغنا، نیز وہ زمانہ سیتزی کا معلم بھی ہے۔

۱۴۶۔ چیست فقر اے بندگان آب و گل
یک نگاہ راہ بیں، یک زندہ دل

لغت : نیست فقر: فقر کیا ہے (چست= کیا ہے + فقر= لغوی معنی محتاجی، مفلسی، درویشی، یہاں علامہ نے اسے اصطلاح بنا دیا ہے۔ جس کے معنی اوپر آگئے) اے بندگان آب و گل: اے دنیا کے غلامو (اے + بندگان= بندہ کی جمع، غلام + آب و گل= پانی اور مٹی، مراد مادی دنیا، مادیت) یک نگاہ راہ بیں: راستہ کو دیکھنے والی ایک نگاہ (یک= ایک + نگاہ + راہ + دیدن= دیکھنا) یک زندہ دل: ایک بیدار دل (یک= ایک + زندہ= بیدار + دل۔ حضرت علامہ کا یہ شعر اس کی وضاحت کرتا ہے۔

دل بیدار فاروقی دل بیدار کراری
مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

اے دنیا کے غلامو تمہیں علم ہے فقر سے کیا مراد ہے؟ یہ ایک راہ بیں نگاہ اور ایک دل بیدار ہے۔

۱۴۷۔ فقر کار خویش را سنجیدن است

ہر دو حرف لا الہ پیچیدن است

لغت : کار خویش را: اپنے معاملے کو' اپنی ذات کو (کار = کام' معاملہ' یہاں مراد ذات + خویش = اپنا' اپنی + را = کو) سنجیدن است: جانچنا پرکھنا ہے' تولنا ہے۔ پیچیدن است: خود پر طاری کرنا ہے' خود کو اس سے وابستہ کرلینا ہے' خود پر وارد کرنا ہے' پیچ و تاب کھانا ہے (پیچیدن = پیچ و تاب کھانا' پھیرنا' لپٹنا' لپیٹنا + است)

فقر اپنے معاملے کو جانچنے پرکھنے اور لا الہ کے دو الفاظ کو خود پر طاری کرنے کا نام ہے۔

۱۴۸۔ فقر خیبر گیر بانان شعیر

بستہ فتراک او سلطان و میر

لغت : خیبر گیر: خیبر کو فتح کرنا ہے (خیبر = ایک جگہ کا نام + گرفتن = پکڑنا' لینا' یہاں مراد فتح کرنا' یہ اشارہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فتح خیبر کی طرف) بانان شعیر: جو کی روٹی کے ساتھ (با = ساتھ + نان = روٹی + شعیر = جو) بستہ فتراک: اس کے فتراک میں بندھے ہوئے ہیں' مراد اس کے شکار ہیں (بستہ = بندھے ہوئے بستن = باندھنا + فتراک = زین کے ساتھ چمڑے کے تسمے جن کے ساتھ شکار وغیرہ باندھا جاتا ہے + او = اس کے / کا' وہ) سلطان و میر: سلطان اور امیر یعنی بڑے بڑے ارباب اقتدار (سلطان = بادشاہ + و = اور + میر = امیر' سردار)

فقر' جو کی روٹی کھا کر خیبر کو فتح کرنا ہے۔ سلطان اور امیر سبھی اس کے شکار ہیں۔

۱۴۹۔ فقر ذوق و شوق و تسلیم و رضا ست

ما امینیم این متاع مصطفےٰ ست

لغت : ذوق و شوق: مراد جوش و ولولہ' عشق' سوز دروں (ذوق + و + شوق) تسلیم و رضا ست: تسلیم اور رضا ہے (تسلیم = خود سپردگی' اللہ تعالی کی حاکمیت اور مرضی کے آگے جھک جانا + و = اور + رضا = راضی ہونا' مرضی' اللہ

کی رضا پر رہنا+ ست = ہے) امینیم : ہم امین ہیں (امین = امانت رکھنے والا، جس پر اعتماد کیا جائے، یہاں بمعنی محافظ) متاع مصطفیٰ است: حضور اکرمؐ کی میراث ہے (متاع= دولت، پونجی، یہاں مراد میراث+ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم+ ست)

فقر، ذوق، شوق اور تسلیم و رضا کی کیفیت ہے۔ یہ حضور اکرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی میراث ہے اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

۱۵۰۔ فقر برکروبیاں شبخون زند

بر نوامیس جہاں شبخوں زند

لغت : برکروبیاں: فرشتوں پر (بر= پر+ کروبیاں= کروبی کی جمع، مقرب فرشتے) بر نوامیس جہاں: قدرت کی پوشیدہ قوتوں پر بھی (بر= پر+ نومیس= ناموں کی جمع بمعنی قدرت کی پوشیدہ قوتیں+ جہاں)

فقر نہ صرف فرشتوں پر شب خوں مارتا ہے بلکہ قدرت کی پوشیدہ قوتوں کو بھی اپنے شبخوں کی زد پر لاتا ہے۔

۱۵۱۔ بر مقام دیگر اندازد ترا

از زجاج الماس می سازد ترا

لغت : اندازد ترا: تجھے لے جائے گا، تجھے ڈال دے گا (انداختن= ڈالنا، یہاں مراد لے جانا+ ترا= تورا کا مخفف، تجھے) از زجاج: شیشے سے (از= سے+ زجاج= کانچ، شیشہ) می سازد ترا: تجھے بنا دے گا، تجھے بنا دیتا ہے (ساختن= بنانا+ ترا= تجھے)

وہ فقر تجھے ایک اور ہی مقام پر لے جائے گا اگر تو شیشہ ہے تو تجھے وہ الماس کی صورت دے دے گا۔

۱۵۲۔ برگ و ساز او ز قرآن عظیم

مرد درویشے نہ گنجد در گلیم

لغت : برگ و ساز او: اس کا ساز و سامان، اسکا سرمایہ، مراد اس کا سرمایہ حیات= (برگ و ساز= ساز و سامان، اسباب، سرمایہ، سرمایہ حیات+ او= اس کا،

وہ) مرد درویشے: درویش آدمی، صاحب فقر (مرد= آدمی، صاحب+ درویشے= ایک درویش یعنی صاحب فقر) نہ گنجد: نہیں سماتا (نہ+ گنجیدن= سمانا، یہاں مراد بلند تر ہونا) در گلیم: گدڑی میں (در= میں، اندر+ گلیم= گدڑی، یہاں مراد درویشوں کا ظاہری لباس)

فقر کا سرمایہ حیات قرآن مجید ہے۔ صاحب فقر ظاہری درویشانہ لباس سے کہیں بلند ہے، وہ اس میں سما نہیں سکتا۔

۱۵۳۔ گرچہ اندر بزم کم گوید سخن
یک دم او گرمی صد انجمن

لغت : کم گوید سخن: کم بات کرتا ہے، کم گوئی اختیار کیے رہتا ہے (کم= تھوڑا، نہیں+ گفتن= کہنا+ سخن= بات) یک دم او: اس کی ایک سانس، اس کا ایک نفس (یک= ایک+ دم= سانس، نفس، پھونک+ اس کی/ کا، وہ) گرمی صد انجمن: سینکڑوں محفلوں کی گرمی، سینکڑوں محفلوں کو گرما دیتی/ دیتا ہے (گرمی= یہاں بمعنی جوش، رونق، تپاک، حرارت+ صد= سو، یعنی بہت سی+ انجمن= محفل، بزم)

اگرچہ صاحب فقر محفل میں کم گوئی اختیار کیے رہتا ہے لیکن اس کی ایک سانس بھی سینکڑوں محفلوں کو گرما دیتی ہے۔

۱۵۴۔ بے پراں را ذوق پروازے دہد
پشہ را تمکین شاہبازے دہد

لغت : بر پراں را: بے پروں کو مراد، عمل سے عاری لوگوں کو، خفتہ قوم کو (بے پراں= بے پر کی جمع، جن کے پر نہ ہوں، عمل، سوئی ہوئی قوم یا افراد+ را= کو) ذوق پروازے: پرواز کا ذوق یعنی جدوجہد اور عمل کا شوق و ولولہ (ذوق= لطف، یہاں بمعنی شوق و ولولہ+ پروازے= خاص پرواز، مراد جدوجہد، عمل) پشہ را: مچھر کو (پشہ= مچھر، یہاں مراد کمزور ترین اقوام یا افراد+ را کو) تمکین شاہبازے: شاہباز کا سا زور و وقار (تمکین= وقار، زور، طاقت+ شاہبازے= ایک یا خاص شہباز، شہباز مشہور پرندہ اور علامہ کے یہاں مرد

مومن اور مرد دلیری وغیرہ کی علامت)
وہ پروں سے عاری (بے عمل) لوگوں میں پرواز کا ذوق پیدا کر دیتا ہے' اور مچھر جیسی حقیر ترین و کمزور ترین مخلوق کو بھی شاہباز کا سا وقار اور زور عطا کرتا ہے۔

۱۵۵۔ با سلاطیں در فتد مرد فقیر
از شکوره بوریا لرزد سریر

لغت : باسلاطین: بادشاہوں کے ساتھ' دنیا کے بڑے بڑے ارباب حشمت و اقتدار کے ساتھ (با= ساتھ' سے+ سلاطین= سلطان کی جمع' بادشاہ' ارباب سلطنت و اقتدار) در فتد: بھڑ جاتا ہے (در افتادن= کسی کے ساتھ جنگ و جدال کرنا' الجھنا' بھڑنا' گتھ جانا' ٹکرا جانا) مرد فقیر: صاحب فقر (مرد= آدمی' صاحب+ فقیر= یہاں عام معنی سے ہٹ کر اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی فقر والا) از شکوہ بوریا: بوریے کی عظمت و شان سے (از= سے+ شکوہ= عظمت' شان' دبدبہ+ بوریا= یہاں مراد مرد درویش کی چٹائی) لرزد سریر: تخت کانپ اٹھتا ہے۔

صاحب فقر' سلطانوں سے خوفزدہ ہونے کی بجائے ان سے بھڑ جاتا ہے۔ (یوں سمجھو کہ) بوریے کی عظمت و شان اور دبدبہ سے تخت لرز اٹھتا ہے۔

۱۵۶۔ از جنوں می افگند ہوئے بہ شہر
وارہاند خلق را از جبر و قہر

لغت : از جنوں: جنوں سے' عشق سے (از= سے+ جنوں= عام معنوں سے ہٹ کر اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوا ہے' مراد جوش و جذبہ' سوز دروں وغیرہ) می افگند: ڈالتا ہے' یہاں مراد برپا کرتا ہے۔ ہوئے بہ شہر: شہر میں غلغلہ (ہو= آواز' غلغلہ' فریاد+ بہ= میں+ شہر= یہاں مراد دنیا' ملک وغیرہ) وار ہاندن= نجات دلانا۔

وہ اپنے عشق و جنون سے دنیا میں ایک غلغلہ برپا کر دیتا ہے۔ مخلوق خدا کو ظلم و ستم سے نجات دلا دیتا ہے۔

۱۵۷۔ می نگیرد جز بآں صحرا مقام

کاندر و شاہین گریزد از حمام

لغت : می نگیرد: نہیں پکڑتا (نہ + گرفتن = پکڑنا' یہاں مراد بنانا) باں صحرا: اس صحرا میں (بہ = میں + آں = اس' وہ + صحرا = جنگل' بیابان) کاندرو: کہ اس میں' جس میں کہ (کاندر = کہ اندر کا مخفف بمعنی جس میں + او = اس' وہ) شاہین: باز کی ایک قسم' علامہ کے یہاں مرد مومن کی علامت' لیکن یہاں عام معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ گریزد از حمام: کبوتر سے بھاگتا ہے۔

وہ صرف ایسے دشت میں ٹھکانا بناتا ہے جس میں شاہین' کبوتر سے دور بھاگتا ہے۔

۱۵۸۔ قلب او را قوت از جذب و سلوک
پیش سلطاں نعرۂ اولا ملوک

لغت : قلب اورا: اس کے دل کو (قلب = دل + او = اس کے / کا + را = کو) از جذب و سلوک: جذب دروں اور ذکر و عمل سے (از = سے + جذب = بیخودی' حق میں محویت + و = اور + سلوک = لفظی معنی چلنا' کوئی راہ اختیار کرنا' یہاں بمعنی حق کی تلاش' ذکر و عمل) نعرۂ او: اس کا نعرہ (نعرہ = للکار + او = اس کا' وہ) لا ملوک: لا = نہیں' یعنی نہیں کوئی + ملوک = ملک کی جمع' بادشاہ' یعنی کوئی حاکم نہیں سوائے اس حاکم مطلق کے۔

اس کا دل جذب و سلوک سے قوت پاتا ہے۔ وہ سلطان کے سامنے "لا ملوک" کا نعرہ بلند کرتا ہے۔

۱۵۹۔ آتش ما سوز ناک از خاک او
شعلہ ترسد از خس و خاشاک او

لغت : سوز ناک: گرمی والی' تپش والی (سوز = تپش' گرمی (سوختن = جلنا' جلانا) + ناک = بمعنی والا / والی' مالک' بھرا ہوا) از خاک او: اس کی خاک سے (از = سے + خاک = یہاں بمعنی وجود + او = اس کی' وہ) شعلہ ترسد: شعلہ ڈرتا ہے' شعلہ لرزاں رہتا ہے (شعلہ + ترسیدن = ڈرنا' لرزنا) از خس و خاشاک او: اس کے خس و خاشاک سے (از = سے + خس و خاشاک = گھاس

پھونس، سوکھی گھاس، کوڑا کرکٹ، خس یعنی سوکھی گھاس+ و= اور+ خاشاک= کوڑا کرکٹ+ او= اس کے، وہ)

ہماری آگ کی گرمی اس کی خاک سے ہے۔ اس کے خس و خاشاک سے شعلہ بھی لرزاں رہتا ہے۔

۱۶۰۔ بر نیفتد ملتے اندر نبرد
تا درو باقیست یک درویش مرد

لغت : بر نیفتد: نہیں گرتی، یعنی محکوم و مغلوب نہیں ہو سکتی (برافتادن= گر پڑنا، مراد محکوم یا مغلوب ہو جانا) ملتے: کوئی قوم، کوئی بھی ایسی قوم اندر نبرد: لڑائی میں (اندر= میں+ نبرد= جنگ، لڑائی) تادرو: جب تک اس میں (تا= جب تک+ درو= در او کا مخفف، در= میں+ او= اس، وہ) یک درویش مرد: ایک صاحل فقر، ایک بھی صاحب فقر (یک= ایک+ درویش= خدامست، فقیر (خاص معنوں میں)+ مرد)

کوئی بھی ایسی قوم لڑائی میں کبھی مغلوب نہیں ہو سکتی جس میں ایک بھی صاحب فقر موجود ہے۔

۱۶۱۔ آبروے ماز استغناے اوست
سوز ما از شوق بے پرواے اوست

لغت : آبروے ما: ہمارا وقار، ہماری عزت (آبرو= آب+ رو مایہ سرفرازی، شرف، نیک نامی+ ما= ہماری، ہمارا، ہم) زاستغناے اوست: اس کی بے نیازی سے ہے یعنی (از= سے+ استغنا= بے نیازی، مرد دینوی مال و جاہ سے بے نیازی+ او= اس کی، وہ+ ست= ہے) از شوق بے پروائے اوست: اس کے بے پروا شوق سے ہے (از= سے+ شوق= عشق+ بے پروا= بے نیاز، مستغنی+ او= اس کا+ ست= ہے)

اس کی بے نیازی سے ہمارا وقار ہے۔ ہمارا سوز اس کے بے نیازانہ شوق سے ہے۔

۱۶۲۔ خویشتن را اندریں آئینہ بیں
تا ترا بخشند سلطان مبیں

لغت : خویشتن را: خود کو، اپنے آپ کو (خویشتن= خود، اپنے آپ+ را= کو) آندریں آئینہ: اس آئینے میں، مراد فقر کے آئینے میں (اندر= میں+ ایں= اس، یہ+ آئینہ) بیں: دیکھ. بخشند: وہ بخشیں یعنی عطا کیے جاؤ، عطا ہو (بخشیدن= عطا کرنا) سلطان مبیں: روشن سلطان (سلطان= حاکم، بادشاہ قدرت و غلبہ، تسلط، فرمانروائی، دلیل+ مبیں= آشکار کرنے والی، روشن، واضح، سلطان مبیں قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے جس کا ترجمہ کھلی اور واضح دلیل یا معجزہ کیا گیا ہے، اور سلطان بمعنی غلبہ اور دلیل استعمال ہوا ہے، علامہ نے اسے واضح غلبہ اور فتح مبین کے معنوں میں لیا ہے)

اپنے آپ کو اس آئینے میں دیکھ تاکہ تجھے واضح غلبہ عطا ہو۔

۱۶۳۔ حکمت دیں دل نوازی ہائے فقر
قوت دیں بے نیازی ہائے فقر

لغت : دل نوازیہائے فقر: فقر کی دل نوازیاں (دل نوازی ہا= دلنوازی کی جمع، دلجوئی+ فقر) بے نیازیہائے فقر: فقر کی بے نیازیاں (بے نیازی ہا= بے نیازی کی جمع، استغنا، یعنی دنیاوی مال و جاہ سے بے تعلق ہو جانا+ فقر)

فقر کی دل نوازیوں کا نام حکمت دیں اور فقر کی بے نیازیوں کا نام قوت دیں ہے۔

۱۶۴ مومناں راگفت آں سلطان دین
مسجد من این ہمہ روئے زمیں

لغت : آں سلطان دیں: اس سلطانؐ دیں نے (آن= وہ، اس+ سلطان دیں= مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) ہمہ روے زمیں: روئے زمین (ہمہ= تمام، سارا+ روے زمین= زمین کے اوپر کا یعنی ارض، سطح زمین، حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کی طرف اشارہ ہے، ارشاد ہے: تمام روے زمین میری مسجد ہے)

اس سلطانِ دیں (سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمانوں سے فرمایا: تمام روئے زمین میرے لیے مسجد ہے۔

۱۶۵ الاماں از گردش نہ آسماں
مسجد مومن بدست دیگراں

لغت : گردش نہ آسماں: نو آسمانوں کی گردش، مراد انقلاب زمانہ (گردش= گھومنا، چلنا+ نہ = نو+ آسماں) بدست دیگراں: دوسروں کے ہاتھ میں یعنی غیروں کے قبضے میں (بہ= میں+ دست= ہاتھ یہاں مراد قبضہ+ دیگراں= دیگر کی جمع، دوسرے، یعنی غیر)

نو آسمانوں کی گرش سے پناہ ہے، مسلمان کی مسجد اور غیروں کے قبضے میں؟

۱۶۶ سخت کوشد بندۂ پاکیزہ کیش
تا بگیرد مسجد مولائے خویش

لغت : سخت کوشد: زبردست جہاد کرتا ہے، سخت جدوجہد کرتا ہے (سخت= زبردست، شدید+ کوشیدن= کوشش کرنا، جدوجہد/ جہاد کرنا) بندہ پاکیزہ کیش: پاک باطن غلام، دیناوی مال و جال سے بے نیاز غلام (بندہ= غلام+ پاکیزہ= صاف ستھری/ ستھرا+ کیش= مذہب، فطرت، مراد باطن) بگیرد: (گرفتن= لینا، یہاں مراد واپس لینا، قبضے سے چھڑانا) مسجد مولائے خویش= اپنے آقا کی مسجد (مسجد= سجدہ گاہ+ مولا= آقا، یہاں اشارہ ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف= خویش= اپنا)

پاک فطرت بندہ زبردست جہاد کرتا ہے تاکہ اپنے آقا کی مسجد غیروں کے قبضے سے چھڑالے۔

۱۶۷ اے کہ از ترک جہاں گوئی مگو
ترک ایں دیرِ کہن تسخیرِ او

لغت : از ترک جہاں: دنیا کو چھوڑ دینے/ ترک کر دینے کے بارے میں (از= سے یہاں مراد متعلق، کے بارے میں+ ترک= چھوڑنا، تعلق ختم کر لینا+

جہاں= دنیا' اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جو دنیا چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لینے ہی کو نجات اخروی کا ذریعہ سمجھتے ہیں) مگو: مت کہہ صوفی وغیرہ۔ ترک ایں: اس پرانے بتخانے کو ترک کرنا ہی (ترک= یعنی تعلق ہٹا لینا+ ایں= یہ+دیر= بتخانہ' مندر+ کہن= پرانا' مراد یہ فانی و مادی دنیا) تسخیر او: اس کی تسخیر ہے' اس پر غلبہ پالینا ہے (تسخیر= مسخر کرنا' فتح کرنا' تصرف میں لانا' غلبہ پانا+ او= اس کی اکا' وہ)

تو جو ترک دنیا کی بات کر رہا ہے تو ایسا نہ کہہ' اس پرانے بتکدے سے بے نیاز ہو جانا ہی گویا اس پر غلبہ پالینا ہے۔

۱۶۸ راکبش بودن ازو وارستن است
از مقام آب و گل برجستن است

لغت : راکبش بودن: اس کا سوار بننا یعنی اس پر غلبہ پانا (راکب= سوار' غالب+ ش= اس کا+ بودن= ہونا) ازو: اس سے وارستن است: چھٹکارا پانا ہے' نجات پانا ہے (وارستن= نجات پانا' چھٹکارا حاصل کرنا+ است= ہے) از مقام: آب و گل کے مقام سے (از= سے+ مقام+ آب و گل= خمیر' مادہ' مراد فانی و مادی دنیا براجستن است: بلند تر جاتا ہے' اچھلنا ہے (برجستن= زمین سے اوپر کو اچھلنا' مراد بلند تر جانا= است= ہے)

اس پر غلبہ پانا گویا اس سے چھٹکارا پانا ہے اور آب و گل کے مقام سے بلند تر جانا ہے۔

۱۶۹ صید مومن این جہان آب و گل
باز را گوئی کہ صید خود بہل؟

لغت : باز را گوئی: تو باز سے کہتا ہے (باز= مشہور پرندہ' علامہ کے یہاں مرد مومن کی علامت+ را= کو+ گفتن= کہنا) صید خود بہل: اپنا شکار چھوڑ دے؟ (صید= شکار+ خود= اپنا+ بہل= چھوڑ دے (ہلیدن= چھوڑنا))

آب و گل کی یہ دنیا تو مرد مومن کا شکار ہے اور تو باز (مرد مومن) سے کہہ رہا ہے کہ اپنا شکار چھوڑ دے؟

۱۷۰ حل نشد ایں معنی مشکل مرا
شاہیں از افلاک بگریزد چرا

لغت : حل نشد: حل نہ ہوا، یعنی سمجھ نہ آئی، آیا (حل= آسانی، آسان ہونا، سمجھ میں آنا+ نہ+ شدن= ہونا) این معنی مشکل: یہ مشکل مطلب / بات (ایں= یہ+ معنی= حقیقت، مطلب، بات+ مشکل= دشوار، جلد سمجھ نہ آنے والی) بگریزد: گریختن= بھاگ اٹھنا، بھاگنا۔

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکی کہ شاہیں افلاک سے گریزاں کیوں ہے۔

۱۷۱ وائے آں شاہیں کہ شاہینی نکرد
مرغکے از چنگ او نامد بدرد

لغت : شاہینی نکرد: اس نے شاہینی نہ کی یعنی اس نے اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ نہ کیا (شاہینی= شاہین سے متعلق، مراد قوت و طاقت کا اظہار+ نہ+ کردن= کرنا) مرغکے: چھوٹا پرندہ، معمولی سا پرندہ نامد: نہ آیا، نہ ہوا (نہ+ آمدن= آنا) بدرد: تکلیف میں، یعنی تڑپنا۔

اس شاہین پر افسوس ہے جو قوت و طاقت کے اظہار سے محروم رہا اور کوئی معمولی سا پرندہ بھی اس کے پنجوں میں نہ تڑپا۔

۱۷۲ در کنامے ماند زار و سرنگوں
پر نہ زد اندر فضاے نیلگوں

لغت : درکنامے: ایک آشیانے میں (در= میں+ کنامے= ایک کنام، خاص کنام، شاہین کا آشیانہ) ماند: ماندن= رہنا، پڑے رہنا زار و سرنگوں: افسردہ اور سرنگوں (زار= غم زدہ، افسردہ+ و= اور+ سرنگوں= سر کے بل مراد الٹا سیدھا) پرنہ زد: وہ نہ اڑا، اس نے پرواز نہ کی (پرزدن= اڑانا، پرواز کرنا+ نہ)

وہ (شاہین) اپنے آشیانے میں افسردہ اور الٹا سیدھا پڑا رہا، اس نے آسمانی فضا میں ذرا بھی پرواز نہ کی۔

۱۷۳ فقر قرآن احتساب ہست و بود

نے رباب و مستی و رقص و سرود

لغت : احتساب مست و بود: کائنات کا احتساب ہے (احتساب= محاسبہ کرنا، ممنوع باتوں سے روکنا، نگرانی+ ہست و بود= مراد کائنات، حیات و بقا، قیام و وجود، ہست بمعنی ہے اور بود بمعنی تھا) رقص و سرود: ناچ اور گانا (رقص= ناچ+ و= اور+ سرود= نغمہ، گانا، دوسرے مصرعے میں نام نہاد صوفیا کے وجد و حال کی طرف اشارہ ہے۔)

قرآن کا فقر کائنات کا احتساب ہے، کوئی ساز و آواز، بدمستی اور رقص و سرود کا نام نہیں۔

۱۷۴ فقر مومن چیست؟ تسخیر جہات
بندہ از تاثیر او مولا صفات

لغت : تسخیر جہات: کائنات کو مسخر کرنا ہے (تسخیر= تصرف میں لانا، فتح کرنا، مسخر کرنا، قبضے میں لانا+ جہات= جہت کی جمع بمعنی حدود، مراد کائنات، مکاں) مولا صفات: آقا کی صفتوں والا (مولا= آقا+ صفات= صفت کی جمع، خوبیاں)

مومن کا فقر کیا ہے؟ وہ کائنات کو مسخر کرتا ہے اس کی تاثیر سے غلاموں میں بھی آقاؤں کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۷۵ فقر کا فر خلوت دشت و دراست
فقر مومن لرزہ بحر و براست!

لغت : خلوت: جنگل اور بیابان میں جا ڈیرا جمانا ہے، جنگل اور بیابان میں گوشہ نشینی اختیار کرنا ہے (خلوت= تنہائی، گوشہ نشینی= دشت= جنگل اور بیابان+ و= اور+ در= درہ، دو پہاڑوں کے درمیان راستہ است= ہے) لرزہ بحروبر: بحروبر کے لیے لرزہ (لرزہ= کپکپی، خوف، ہیبت (زیدن= کانپنا)+ بحر= سمندر+ و= اور+ بر= خشکی)

کافر کا فقر ترک دنیا یعنی جنگل اور بیابان میں جا ڈیرہ جمانا ہے جبکہ مومن کے فقر سے بحر و بر پر لرزہ طاری رہتا ہے۔

۱۷۶ زندگی آں را سکون غار و کوہ

زندگی این را زمرگ باشکوہ!

لغت : غار اور پہاڑ میں سکون، مراد گوشہ نشینی (غار= کھوہ+ و= اور+ کوہ= پہاڑ+ سکون= آرام، راحت، مراد گوشہ نشینی) زمرگ باشکوہ: باشکوہ موت سے (ز= سے+ مرگ= موت+ با= ساتھ+ شکوہ= عظمت و شان، مراد شان و عظمت والی)

اس (فقر کافر) کے لیے غاروں اور پہاڑوں کا سکون ہی زندگی ہے جبکہ اس (فقر مومن) کے لیے باشکوہ موت کا نام زندگی ہے۔

۱۷۷ آں خدا را جستن از ترک بدن

این خودی را برفسان حق زدن

لغت : جستن= تلاش کرنا، ڈھونڈنا از ترک بدن: بدن سے تعلق ختم کر کے (از= سے+ ترک= چھوڑ دینا، تعلق توڑ لینا+ بدن= جسم، ترک بدن= تجرد) برفسان حق زدن: حق کی سان پر لگانا ہے (بر= پر+ فسان= افسان بمعنی سان+ حق+ زدن= لگانا، مارنا)

وہ (فقر کافر) تو ترک بدن کر کے خدا کو تلاش کرنے کا نام ہے، جبکہ یہ (فقر مومن) خودی کو حق کی سان پر لگاتا ہے۔

۱۷۸ آں خودی را کشتن و وا سوختن

این خودی را چون چراغ افروختن

لغت : واسوختن: جلانا، جلا دینا۔ افروختن: روشن کرنا، جلانا۔

وہ خودی کو مٹانے اور جلانے سے عبارت ہے اور یہ خودی کو چراغ کی مانند روشن کرنے سے۔

۱۷۹ فقر چوں عریاں شود زیر سپہر

از نہیب او بلرزد ماہ و مہر

لغت : عریاں شود: عریاں ہو جاتا ہے یعنی کھل کر اپنا اظہار کرتا ہے (عریاں= ننگا، مراد کھل کر اپنا اظہار کرنے والا+ شدن= ہونا) از نہیب او: اس کی دہشت سے (از= سے+ نہیب= دہشت، ہیبت+ او= اس کی، وہ)

جب فقر آسمان کے نیچے عریاں ہو جاتا ہے تو اس کے رعب و ہیبت سے چاند سورج پر بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

۱۸۰ فقر عریاں گرمی بدر و حنین
فقر عریاں بانگ تکبیر حسینؓ

لغت : بدر و حنین: بدر اور حنین کی گرمی (گرمی = تپش، یہاں مراد معرکہ، کار زار + بدر = عرب میں ایک مقام، یہاں اشارہ ہے غزوہ بدر کی طرف جس میں ۳۱۳ مسلمان مجاہدین نے شرکت کی اور فتح پائی، اس فتح نے قریش مکہ کی قوت ہمیشہ کے لیے توڑ دی = و = اور + حنین = عرب میں ایک مقام، یہاں اشارہ ہے حضور نبی کریم سمیت غزوہ حنین کی طرف جو ۸ ھ ۶۲۹ ء میں لڑا گیا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی۔ اس میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح و نصرت ہوئی) بانگ تکبیر حسینؓ: حسینؓ کا نعرہ تکبیر ہے (بانگ = آواز نعرہ + تکبیر = اللہ کی بڑائی بیان کرنا، اللہ اکبر + حسینؓ = مراد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور اشارہ ہے واقعہ کربلا کی طرف)

عریاں فقربدر اور حنین کے معرکوں کا نام ہے۔ عریاں فقر (کربلا میں) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعرہ تکبیر ہے۔

۱۸۱ فقررا تا ذوق عریانی نماند
آں جلال اندر مسلمانی نماند

لغت : ذوق عریانی: عریانی کا ذوق، کھل کر اپنے اظہار کا جوش (ذوق = لطیف، یہاں بمعنی ولولہ، شوق) نماند: نہیں رہا (نہ + ماندن = رہنا) جلال: ہیبت و دبدبہ زر مسلمانی نماند: مسلمانی میں نہیں رہا، مراد مسلمانوں میں نہیں رہا/ رہی (اندر = میں + مسلمانی = مسلمان ہونا، مسلمان + نہ + ماند)

جب سے فقر میں عریانی کا وہ ذوق نہیں رہا، مسلمانی پہلی سے دبدبہ و ہیبت سے محروم ہو گئی ہے۔

۱۸۲ وائے ما اے وائے ایں دیر کہن
تیغ لا درکیف نہ تو داری نہ من

لغت : وائے ما: افسوس ہے ہم پر (وائے = افسوس + ما = ہم یعنی ہم پر) ایں دیر کہن: اس پرانے بتکدے پر (ایں = اس + دیر = بتخانہ ' بتکدہ + کہن = پرانا' مراد یہ دنیا) تیغ لا: لا کی تلوار (تیغ = تلوار + لا = نہیں 'یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں) در کف: ہاتھ میں (در = میں + کف = ہتھیلی' مراد ہاتھ) نہ تو داری: نہ تیرے پاس ہے" نہ تو رکھتا ہے (نہ + تو + داشتن = رکھنا)

افسوس ہے ہم پر' افسوس ہے اس پرانے بتکدے پر۔ لا کی تلوار نہ تیرے ہاتھوں میں رہی اور نہ میرے پاس ہے۔

۱۸۳ دل زغیراللہ پرداز اے جواں
ایں جہان کہنہ درباز اے جواں

لغت : پرداز: ہٹالے (پرداختن = ادا کرنا' خالی کرنا' فارغ کرنا) درباز: قطع تعلق کر کے' ہار دے (درباختن = ہار جانا' ہاتھ سے دے دینا' شکست کھا جانا)

اے نوجوان! ماسوا اللہ سے دل ہٹا لے۔ اے نوجوان! اس قدیم دنیا سے قطع تعلق کر لے۔

۱۸۴ تاکجا بے غیرت دیں زیستن
اے مسلماں مردن است ایں زیستن

لغت : تاکجا: کب تک (تا = تک + کجا = کب' کہاں) بے غیرت دیں: دین کی حمیت کے بغیر (بے = بغیر = غیرت = حمیت' ننگ + دین) زیستن: جینا' زندگی بسر کرنا مرنا ہے مردن است: (مردن = مرنا + است = ہے)

کب تک دین کی غیرت و حمیت کے بغیر تو زندگی بسر کرے گا؟ اے مسلمان ایسی زندگی کوئی زندگی تو نہیں' یہ تو موت ہے موت۔

۱۸۵ مرد حق باز آفریند خویش را
جز بہ نور حق نہ بیند خویش را

لغت : باز آفریند: پھر پیدا کرتا ہے' دوبارہ وجود میں لاتا ہے (باز = پھر' دوبارہ + آفریدن = پیدا کرنا' وجود میں لانا) خویش را: خود کو (خویش = خود + را =

کو) نہ بیند: نہیں دیکھتا (نہ + دیدن = دیکھنا)

مرد حق خود کو پھر وجود میں لاتا ہے۔ وہ جب خود کو دیکھتا ہے تو صرف نور حق سے دیکھتا ہے۔

۱۸۶ بر عیار مصطفیؐ خود را زند
تا جہانے دیگرے پیدا کند

لغت : بر عیار مصطفیؐ: حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کسوٹی پر (بر = پر + عیار = کسوٹی + مصطفیؐ) خود را زند: خود کو لگاتا ہے، خود کو پرکھتا ہے (خود + را = کو + زدن = لگانا، پرکھنا) جہانے دیگرے: ایک نئی دنیا، ایک دوسری دنیا (جہانے = ایک دنیا + دیگرے = دوسری، مراد نئی) پیدا کند: وجود میں لاتا ہے، پیدا کرتا ہے (پیدا + کردن = کرنا)

پہلے وہ خود کو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کسوٹی پر پرکھتا ہے پھر ایک نئی دنیا وجود میں لاتا ہے۔

۱۸۷ آہ ازاں قومے کہ از پا برفتاد
میر و سلطان زاد و درویشے نزاد

لغت : ازاں قومے کہ: اس قوم پر (از = سے یہاں بمعنی پر + قومے = وہ قوم جو + کہ) از پا برفتاد: پستی کا شکار ہو گئی، پاؤں سے گر گئی (از = سے + پا = پاؤں + برافتادن = گر پڑنا) میر و سلطان زاد: امیر اور سلطان کو جنم دیا (میر = امیر + و = اور + سلطان = صاحب سلطنت، مراد دنیاوی جاہ و جلال کے مالک + زادن = پیدا کرنا، جنم دینا، وجود میں لانا) درویشے نزاد: کوئی درویش نہ جنا (درویشے = ایک درویش، کوئی مرد حق + نہ + زادن = جننا پیدا کرنا)

افسوس ہے اس قوم پر جو پستی کا شکار ہو گئی۔ اس نے امیر اور سلطان تو بہت پیدا کیے، لیکن کسی مرد درویش کے معاملے میں بانجھ ہی رہی۔

۱۸۸ داستان او مپرس از من کہ من
چوں بگویم آنچہ ناید در سخن

لغت : مپرس: مت پوچھ (پرسیدن = پوچھنا) چوں بگویم: کیونکر کہوں، مراد

کیونکر کہہ سکتا ہوں (چوں = کیسے' کیونکر + گفتن = کہنا' بیان کرنا) آنچہ: جو کچھ ناید در سخن: بیان میں نہیں آتا (نہ + آمدن = آنا + در = میں + سخن = بیان' بات)

اس قوم کا قصہ مجھ سے مت پوچھ' کیونکہ میں وہ بات کیونکر کہہ سکتا ہوں جو حیطہ بیان میں نہیں آسکتی۔

۱۸۹ در گلویم گریہ ہا گردد گرہ
این قیامت اندرون سینہ بہ

لغت : درگلویم: میرے گلے میں (در = میں + گلویم = میرا گلا) گردد گرہ: گرہ بن جاتی ہے' اٹک کے رہ جاتی ہے (گریدن = پھرنا' ہو جانا' گھومنا + گرہ = گانٹھ) قیامت: یہاں مراد طوفان' جذبات کا طوفان بہ: اچھا' اچھا ہے۔

میرا گلا تو گریہ و زاری سے بری طرح گھٹ رہا ہے اس لیے یہ طوفان سینے ہی میں دفن رہے تو اچھا ہے۔

۱۹۰ مسلم ایں کشور از خود نا امید
عمرہا شد باخدا مردے ندید

لغت : مسلم این کشور: اس ملک کا مسلمان (مسلم = یعنی قوم مسلم + ایں = یہ' مراد برصغیر + کشور = ملک) از خود نا امید: اپنے آپ سے مایوس ہے (از = سے + خود + نا امید = امید سے عاری' مایوس) عمرہا شد: ایک مدت ہو چکی ہے' مدتیں ہو چلی ہیں (عمرہا = عمر کی جمع' مراد مدتیں + شدن = ہونا) باخدا مردے: کوئی مرد حق (باخدا = خدا والا' خدا کے ساتھ یعنی مرد حق + مردے = کوئی مرد)

اس ملک (برصغیر پاک وہ ہند) کا مسلمان اپنے آپ سے مایوس ہو چکا ہے' (اس کی وجہ یہ ہے کہ) مدتیں ہو چلی ہیں اس نے کوئی مرد حق نہیں دیکھا۔

۱۹۱ لا جرم از قوت دیں بدظن است
کاروان خویش را خود راہزن است

لغت : لاجرم: ناچار' بالضرور' بے شک' یہاں بمعنی ظاہر ہے بدظن است: بدگماں ہے (بد = برا + ظن = گمان' شبہ یعنی کسی کے بارے میں اچھا گمان

نہ رکھنے والا+ است ہے) کاروان خویش را: اپنے قافلے کا (کاروان= قافلہ+ خویش= اپنا+ را= کا' کو) خود رہزن است: خود لٹیرا ہے (خود+ رہزن= لوٹنے والا' ڈاکو' لٹیرا' بٹ مار+ است)

ظاہر ہے اسی بنا پر وہ اب دین کی قوت سے بدگمان ہو چکا ہے۔ وہ اپنے قافلے کا خود ہی لٹیرا ہے۔

۱۹۲ از سہ قرن ایں امت خوار و زبوں
زندہ بے سوزو سرور اندروں

لغت : از سہ قرن: تین صدیوں سے (از= سے+ سہ= تین+ قرن= صدی' سو سال کا دور) این امت: قعرمذلت میں گری ہوئی یہ قوم' یہ خوار و زبوں قوم (ایں= یہ+ خوار= ذلیل' رسواء' بے اعتبار' سرگرداں+ و= اور+ زبوں ں عاجز' خوار) بے سوزو: اندرونی سوز اور سرور کے بغیر (بے= بغیر= سوز= و= اور= سرور= نشہ' نشاط' سرخوشی' مراد ذوق و ولولہ' دلی جذبہ' اندرون۔ یعنی باطنی)

تین صدیاں ہونے کو آئی ہیں کہ قعرمذلت میں گری ہوئی یہ قوم دلی جذبے اور سوز دروں سے عاری زندگی بسر کر رہی ہے۔

۱۹۳ پست فکر و دوں نہاد و کور ذوق
مکتب و ملائے او محروم شوق

لغت : پست فکر: پست فکر والی (پست= گھٹیا' ذلیل+ فکر= سوچ' جذبہ) دوں نہاد: کمینہ فطرت والی' گھٹیا فطرت والی (دوں= کمینہ' گھٹیا' پست+ نہاد= فطرت' طبیعت' بنیاد) کور ذوق: ذوق سے محروم (کور= اندھا' اندھی' محروم' عاری+ ذوق) مکتب و ملاے او: اس (قوم) کے مکتب اور ملا (مکتب= مدرسہ+ و= اور+ ملا= مراد مذہبی پیشوا+ اور اس کے وہ) محروم شوق: عشق سے محروم' عشق سے خالی (محروم= روکا گیا' بے نصیب' عاری+ شوق= عشق' جذبہ و ولولہ)

اس قوم کی فکر میں پستی آچکی ہے' وہ ذوق سے محروم اور بد نہاد ہو

چکی ہے۔ اس کے مکتب اور ملا میں وہ پہلا سا جذبہ و ولولہ مفقود ہو چکا ہے۔

۱۹۴ زشتی اندیشہ اورا خوار کرد
افتراق او راز خود بیزار کرد

لغت : زشتی اندیشہ: فکر کی خرابی (زشتی = برائی، خرابی + اندیشہ = فکر، سوچ، جذبہ (اندیشدن = سوچنا، فکر کرنا، ڈرنا) پست کر دیا، گھٹیا بنا دیا (خوار = پست، ذلیل، گھٹیا + کردن = کرنا) زخود: اپنے آپ سے، اپنی ہی ذات سے (ز = از بمعنی سے = خود = اپنے آپ، اپنی ذات) بیزار کرد: بیزار کر دیا ہے، متنفر کر دیا ہے (بیزار = متنفر، ناخوش + کردن = کرنا)

فکر کے زوال نے اسے گھٹیا بنا کے رکھ دیا ہے۔ تفرقہ اور فرقہ بندی نے اسے اپنی ہی ذات سے متنفر کر دیا ہے۔

۱۹۵ تا نداند از مقام و منزلش
مرد ذوق انقلاب اندر دلش

لغت : نداند: نہیں جانتا، بے خبر ہے (نہ + دانستن = جاننا) از مقام: اپنے مقام اور منزل سے، اپنے مقام و مقصد سے (از = سے + مقام + و = اور + منزل = پڑاؤ، یہاں مراد مقصد + ش = اس کی یعنی اپنی) اندر دلش: اس کے دل میں، یعنی اس کے دل سے (اندر = میں + دل + ش = اسکا)

چونکہ وہ اپنے مقام اور مقصد سے بے خبر ہے اس لیے اس کے دل سے ذوق انقلاب ہی جاتا رہا ہے۔

۱۹۶ طبع او بے صحبت مرد خبیر
خستہ و افسردہ و حق ناپذیر

لغت : طبع او: اس کی طبیعت (طبع = طبیعت + او = اس کی) بے صحبت: با خبر انسان کی صحبت کے بغیر (بے = بغیر + صحبت = مصاحبت، ربط ضبط، قربت + مرد + خبر = بہت باخبر، بہت آگاہ، دانا، بینا، یہاں مراد مرد حق) خستہ: تھکی ہوئی، مضمحل، نڈھال، زخمی (خستن = آزردہ ہونا، تھکنا، زخمی ہونا، زخمی کرنا) افسردہ: بجھی بجھی سی (افسردن = سرد ہو جانا، بجھ جانا پژمردہ ہونا، ٹھنڈا ہونا) حق ناپذیر:

حق کو قبول نہ کرنے والی (حق + نا= نہ + پذیر فتن= قبول کرنا)

ایک باخبر انسان (مرد حق) کی صحبت سے محرومی کے باعث اس کی طبیعت مضمحل، نڈھال، بجھی بجھی سی ہو چکی اور حق کو قبول نہ کرنے والی بن چکی ہے۔

۱۹۷ بندہ رد کردۂ مولاست او
مفلس و قلاش و بے پرواست او

لغت : بندہ: ایسا غلام رو کردہ: جو آقا کا ٹھکرایا ہوا ہو (رکردن= ٹھکرا دینا، دھتکار دینا+ آقا، مالک+ ست= ہے) او: وہ، یعنی ملت مسلم مفلس و کنگال: غریب، کنگال اور حمیت سے عاری (مفلس= غریب، فقیر، کنگال+ و= اور+ قلاش= کنگلا، محتاج، بے حمیت) بے پرواست او: وہ بے پروا ہے، مراد صبر اور بردباری سے محروم ہے (بے= بغیر+ پروا= صبر، قرار، آرام+ ست= ہے+ او)

وہ ایک ایسے غلام کی مانند ہے جسے اس کے آقا نے ٹھکرا دیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ ایک کنگال، حمیت سے عاری اور بردباری سے محروم قوم کا روپ دھار چکی ہے۔

۱۹۸ نے بکف مالے کہ سلطانے برد
نے بدل نورے کہ شیطانے برد

لغت : نے بکف: نہ تو اس کے ہاتھ میں کوئی مال ہے، اس کے پاس کوئی مال بھی نہیں (نے= نہیں+ بہ= میں+ کف= ہتھیلی، ہاتھ+ مالے کوئی مال، کوئی دولت) کہ سلطانے برد: کہ کوئی بادشاہ ہی ہتھیالے (کہ+ سلطانے= کوئی صاحب سلطنت= کوئی صاحب سلطنت+ بردن= لے جانا) نے بدل: نہ اس کے دل میں کوئی نور ہی ہے (نے= نہیں+ بدل= دل میں+ نورے= کوئی نور، ایسا نور جسے) شیطانے برد: کہ شیطان اسے اچک لے جائے، کہ شیطان اسے لے جائے (کہ+ شیطانے= کوئی یا خاص شیطان+ بردن= لے جانا)

اس کے پاس کوئی مال بھی نہیں کو کوئی بادشاہ ہی ہتھیالے اور نہ اس کے دل میں کوئی ایسا نور ہی ہے کہ شیطان اسے اچک لے جائے۔

۱۹۹ شیخ او لرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید

لغت : شیخ او: اس کا شیخ، یعنی اس کا رہنما، مذہبی پیشوا (شیخ= بوڑھا، بزرگ+ او+ اس کا) لرد فرنگی را: فرنگی لارڈ کا (فرنگی= یورپی، انگریز+ لرد= لارڈ کا مفرس، انگلستان کے اعلیٰ مرتبہ لوگوں کا لقب، امیر+ را= کا، کو) از مقام بایزید: بایزید کے مقام کی (از= سے، کے بارے میں+ مقام= مرتبہ+ بایزید= مشہور صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ جن کا تعلق ایران کے صوبہ خراسان سے تھا۔ ان کی وفات ۲۳۴/۸۴۹ میں ہوئی)

اس کے رہنما فرنگی امرا کے مرید ہیں، اگرچہ باتیں وہ حضرت بایزیدؒ ایسی عظیم ہستی کے مقام کی کرتے ہیں۔

۲۰۰ گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

لغت : رونق: یہاں مراد باعث رحمت از خودی: خودی ترک کرنے سے ہے، اپنی ذات کی نفی کرنے سے ہے (از= سے+ خودی= ذات، احساس نفس، تعین ذات+ محرومی= محروم ہو جانا، یہاں مراد نفی کرنا، ترک کرنا+ است= ہے)

وہ (شیخ) غلامی کو دین کی رونق کا سبب قرار دیتا ہے، اور یہ کہ زندگی ترک خودی ہی سے زندگی بنتی ہے۔

۲۰۱ دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

لغت : رحمت شمرد: اس نے رحمت سمجھ لیا (رحمت+ شمردن= سمجھنا، گننا، شمار کرنا) گرد کلیسا کرد: اس نے گرجے کے گرد کیے (گرد= آس پاس+ کلیسا= گرجا، عیسائیوں کی عبادت گاہ)

اس نے غیروں کی دولت کو رحمت سمجھ لیا۔ وہ گرجے کے گرد رقص کرتا رہا اور مرگیا۔

۲۰۲ اے تہی از ذوق و شوق و سوز و درد
می شناسی عصر ما باما چہ کرد

لغت : می شناسی: تجھے علم ہے، تو جانتا ہے (شناختن= پہچاننا' یہاں مراد جاننا' علم ہونا) باما: ہمارے ساتھ۔ چہ کرد: کیا کیا (چہ = کیا+ کردن= کرنا)

تو جو ذوق' شوق اور سوز و درد سے عاری ہے' تجھے کچھ علم ہے کہ ہمارے عصر نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا۔

۲۰۳ عصر ما مارا زما بیگانہ کرد
از جمال مصطفیؐ بیگانہ کرد

لغت : عصر ما: ہمارے زمانے نے۔ مارا: ہم کو: زما: ہم سے (زمانہ یعنی سے+ ما= ہم)) بیگانہ کرد: بیگانہ کر دیا' مراد دور کر دیا (بیگانہ = غیر' اجنبی' یہاں مراد اپنی صورت حال سے بے خبر+ کردن= کرنا) از جمال مصطفیؐ: حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال سے (از= سے+ جمال= حسن و خوبی' یہاں مراد عشق' و وابستگی۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم)

ہمارے دور نے ہمیں خود سے دور کر دیا اسی عصر کے ہاتھوں ہم حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال سے محروم ہو گئے۔

۲۰۴ سوز او تا ازمیان سینہ رفت
جوہر آئینہ از آئینہ رفت

لغت : سوز او: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوز (سوز= یہاں مراد عشق و وابستگی+ او= وہ' مراد حضور صلی اللہ علیہ و سلم) ازمیان سینہ: سینے میں سے یعنی دل سے' ہمارے دلوں سے جوہر آئینہ: آئینے کا جوہر (جوہر= چمک' آب و تاب+ آئینہ یہاں مراد دل)

جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا رشتہ ہمارے دلوں سے ٹوٹ گیا ہے۔ یوں سمجھو کہ آئینہ کا جوہر ہی آئینے سے جاتا رہا ہے۔

۲۰۵ باطن ایں عصر را شناختی
داو اول خویش را در باختی

لغت : باطن ایں عصررا: اس زمانے کی روح کو' اس زمانے کے باطن کو (باطن روح اندرونی حصہ' تہ' دل' + این= یہ + عصر= زمانہ' دور + را= کو) نشناختی: تو نے نہ سمجھا' تو نہ سمجھ سکا (نہ + شناختن= سمجھنا) داو اول: پہلے ہی داؤ میں' پہلی ہی بازی میں (داو= داؤں' بازی' چال + اول= پہلا' پہلی) خویش را: خود کو۔ درباختی: تو ہار گیا تجھے مات ہو گئی (درباختن= مات کی جانا رہا جانا)۔

تو اس عصر کی روح کو نہ سمجھ سکا' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی ہی بازی میں تجھے مات ہو گئی۔

۲۰۶ تا دماغ تو بہ پیچاکش فتاد
آرزوئے زندۂ در دل نزاد

لغت : دماغ تو: تیرا دماغ (دماغ= مغز' ہوش و حواس' فہم' عقل' دانائی + تو= تیرا' تیرے' تیری) بہ پیچاکش فتاد: اس کی عشق پیچاں میں الجھا/ الجھی ہے (بہ= میں= پیچاک= یعنی پیچک' ایک زرد رنگ کی بیل جو جس درخت یا پودے پر چڑھ جائے وہ سوکھ جاتا ہے' عشق پیچاں یا بیچہ + ش= اس کی + افتادن= گرنا' یہاں مراد الجھنا) آرزوے زندہ: کوئی زندہ آرزو' مراد ارفع و اعلیٰ آرزو (آرزوئے= کوئی آرزو + زندہ) دردل: دل میں یعنی تیرے دل میں (در= میں + دل) نزاد: پیدائش ہوئی' جنم نہیں لیا (نہ + زادن= جننا پیدا ہونا' وجود میں لانا' جنم لینا)

جب سے تیرا دماغ اس کی عشق پیچاں میں الجھا ہے' تیرے دل میں کسی زندہ آرزو نے جنم ہی نہیں لیا۔

۲۰۷ احتساب خویش کن از خود مرو
یک دو دم از غیر خود بیگانہ شو

لغت : احتساب خویش کن: اپنا احتساب کر یعنی اپنی ذات پر گرفت کر اور دیکھ کر پانی کہاں مر رہا ہے (احتساب= گرفت' مراد جائزہ لینا + خویش= اپنا + کردن= کرنا (از خود مرو: اپنی ذات سے دور نہ ہو' اپنی ذات سے باہر نہ نکل (از= سے + خود= آپ یعنی اپنی ذات + مرو= مت جا' مراد مت نکل (رفتن=

جانا) بیگانہ شو: ناواقف ہو جا' غیر ہو جا' یعنی بھول جا (بیگانہ = اجنبی' غیر یہاں مراد بھول جانا+ شدن)

اپنا احتساب کر' اپنی ذات سے دور نہ ہو۔ ایک دو لمحے اپنے غیر سے بیگانہ ہو جا۔

۲۰۸ تاکجا ایں خوف و وسواس و ہراس
اندر ایں کشور مقام خود شناس

لغت : خوف و: خوف اور وہم اور وحشت (خوف= ڈر+ و= اور+ وسواس= وہم' برا خیال' ڈر+ و= اور+ ہراس= بیم' وحشت (ہراسیدن+ ڈرنا' خوف کھانا' وہم کرنا) اندریں کشور: اس ملک میں (اندر= میں+ ایں= یہ+ کشور= ملک) مقام خود شناس: اپنا مقام پہچان (مقام= مرتبہ+ خود= اپنا+ شناختن= پہچاننا)

یہ خوف' یہ ڈر اور ہراس کب تک۔ اس ملک میں اپنے مقام کو پہچان

۲۰۹ این چمن دارد بسے شاخ بلند
برنگوں شاخ آشیان خود مبند

لغت : نگوں شاخ: الٹی شاخ یعنی جھکی ہوئی شاخ۔ آشیان خود مبند: اپنا آشیاں نہ بنا (آشیان= گھونسلا+ خود= اپنا+ مبند= مت باندھ یعنی نہ بنا (بستن= باندھنا' یہاں مراد بنانا)

اس چمن میں بڑے اونچے اونچے درخت ہیں۔ تو جھکی ہوئی شاخ پر اپنا آشیان نہ بنا۔

۲۱۰ نغمہ داری در گلوائے بے خبر
جنس خود بشناس وبا زاغاں مپر

لغت : تو نغمہ داری: تو نغمہ رکھتا ہے یعنی تجھ میں قوت و اہلیت ہے' تیرا اپنا تشخص ہے (نغمہ= گانا یہاں مراد تشخص' قوت و اہلیت+ داشتن= رکھنا) جنس خود: اپنی ذات' اپنا تشخص (جنس= قسم' ذات' تشخص+ خود= اپنا' اپنی)

شناس: شناختن = پہچاننا۔ بازاغاں: کووں کے ساتھ (با= ساتھ + زاغاں+ زاغ کی جمع' کوے۔ مپر: مت اڑ (پریدن = اڑنا)

اے (خود سے) بے خبر (مسلم) تیرے گلے میں نغمہ و سوز ہے۔ اپنی ذات کو پہچان' کووں کے ساتھ محوِ پرواز نہ ہو۔

۲۱۱ خویشتن را تیزی شمشیر دہ
باز خود را در کف تقدیر دہ

لغت : دہ: دادن = دینا۔ درکف تقدیر دہ: تقدیر کے ہاتھ میں دے' تقدیر کے حوالے کر' مراد پہلے عمل کر پھر اس کا نتیجہ تقدیر پر چھوڑ (در= میں + کف = ہتھیلی' ہاتھ + تقدیر)

پہلے خود میں تلوار کی سی کاٹ پیدا کر' پھر خود کو تقدیر کے حوالے کر

۲۱۲ اندرون تست سیل بے پناہ
پیش او کوہ گراں مانند کاہ

لغت : اندون تست: تجھ میں ہے' تیرے اندر ہے (اندرون= میں+ تست= تو است کا مخفف' تیرے ہے' تجھ ہے) سیل بے پناہ: بے پناہ سیلاب' مراد زبردست طوفان (سیل= طوفان+ بے پناہ= جس سے بچا نہ جا سکے' مراد زبردست) پیش او: اس کے آگے' اس طوفان کے آگے (پیش= آگے' سامنے+ او= اس کے' طوفان کے' وہ)

تیرے اندر تو ایک ایسا زبردست طوفان ہے جس کے آگے کوہ گراں کی بھی حیثیت تنکے کی ہے۔

۲۱۳ سیل را تمکیں زنا آسودن است
یک نفس آسودنش نابودن است

لغت : تمکین: زور' طاقت' بہاؤ' وقار۔ زنا آسودن است: آرام نہ کرنے سے ہے' مراد پیہم رواں دواں رہنے یعنی حرکت میں رہنے سے ہے (ز=از یعنی سے + نا= نہیں+ آسودن= آرام کرنا' حرکت سے تھم جانا+ است) آسودنش) اس کا آسودہ ہونا یعنی اس کا رک جانا (آسودن= حرکت سے تھم

جانا' آرام کرنا' بہاؤ سے رک جانا+ ش= اس کا یعنی طوفان کا) نابودن است: اس کا نابود ہو جانا ہے' اس کا ختم ہو جانا ہے (نا= نہیں+ بودن= ہونا' وجود)

طوفان میں زور مسلسل حرکت سے قائم رہتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی رک جائے تو ختم ہو کے رہ جاتا ہے۔

۲۱۴ من نہ ملا' نے فقیہ نکتہ ور
نے مرا از فقر و درویشی خبر

لغت : من نہ ملا: میں نہ ملا ہوں (من= میں+ نہ+ ملا) نے فقیہ نکتہ ور: نہ نکتہ داں فقیہ' نہ صاحب دانش و بینش فقیہ (نے= نہ' نہیں+ فقیہ= علم دین کا جاننے والا+ نکتہ+ گہری بات' دانائی کی بات+ ور= کلمہ لاحقہ بمعنی والا' یعنی دانا و بینا) نہ مرا: نہ مجھے (نے= نہ+ مرا= مجھے)

میں نہ تو ملا ہوں نہ کوئی نکتہ داں فقیہ اور نہ مجھے فقر اور درویشی ہی کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔

۲۱۵ در رہ دیں تیز بین و ست گام
پختہ من خام و کارم ناتمام

لغت : تیزبین: باریک بین' دور بیں پختہ من: میرا پختہ میری مضبوطی' میری پختگی (پختن= پکانا' مضبوط کرنا+ من= میرا' میری) کارم ناتمام: میرا کام ناتمام ہے' میرا معاملہ ادھورا ہے (کارم= میرا کام' میرا معاملہ+ ناتمام= ادھورا)

دین کے راستے میں تیزبیں اور ست قدم ہوں۔ میری پختگی میں بھی خامی ہے اور میرا معاملہ بھی کچھ ادھورا ہی ہے۔

۲۱۶ تا دل پر اضطرابم دادہ اند
یک گرہ از صد گرہ بکشادہ اند

لغت : دل: مجھے پر اضطراب دل' مجھے سوز اور تڑپ کا حامل دل (دل+ پر= بھرا ہوا+ اضطراب= بے چینی' مراد سوز اور تڑپ' جذب اور سوز دروں+ م= مجھے' بکشادہ اند: کھول دی گئی ہے (کشادن= کھولنا' حل کرنا)

(لیکن) چونکہ مجھے سوز اور تڑپ کا حامل دل عطا ہوا ہے اس لیے سو

گرہوں میں سے ایک گرہ کھول دی گئی ہے۔

۲۱۷ از تب و تابم نصیب خود بگیر
بعد ازیں ناید چو من مرد فقیر

لغت : از تب و تابم: میرے سوز اور جذب سے (از= سے+ تب و تاب= سوز اور درد' سوز دروں+ م= میرا' میرے) بگیر: گرفتن= لینا' حاصل کرنا ناید: نہیں آئے گا (نہ+ آمدن= آنا) چو من: مجھ ایسا' میری طرح کا (چو= مانند' طرح+ من= مجھ' میں) مرد فقیر: مرد درویش' مرد قلندر (مرد+ فقیر= مراد درویش' دنیاوی اغراض سے پاک آدمی)

میری (اس تب و تاب سے اپنا حصہ حاصل کر لے' اس کے بعد پھر مجھ ایسا مرد فقیر نہیں آئے گا۔

مرد حر

آزاد مرد

(آزاد مرد۔ علامہ کے مطابق وہ بندہ مومن جو ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو کر ہر طور صرف احکام الٰہی کا پابند ہو جائے' صرف اللہ بندی اختیار کرنے والا۔)

۲۱۸ مرد حر محکم ز ورد لا تخف
ما بمیداں سر بجیب او سر بکف

لغت : ز ورد لا تخف: لا تخف کے ورد سے (ز= از بمعنی سے+ ورد= وظیفہ' کوئی لفظ بار بار دہرانا' جپنا+ لا تخف= مت ڈر' قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جگہ جگہ اپنے خاص بندوں سے کہتا ہے کہ مت ڈریں' ملاحظہ ہو سورہ ھود' آیہ ۷۰ سورہ طہٰ آیت ۲۱ سورہ النمل آیت ۱۰) ما بمیداں سر بجیب: میدان میں سر نہوڑائے کھڑے ہیں (بہ= میں+ میدان= مراد میدان جنگ' کار زار حیات+

سر+ بہ= میں+ جیب= گریبان) اور سر بکف: وہ یعنی سر ہتھیلی پر لیے یعنی موت سے بے خوف ہوتا ہے (او= وہ+ سر+ بہ= میں+ کف= ہتھیلی)

مرد حر لا تخف کے ورد کی بدولت (چٹان کی سی) قوت و محکمی پالیتا ہے۔ ہم تو دنیا کے غلام ہونے کے سبب میدان میں سر نہوڑائے کھڑے رہتے ہیں۔ لیکن وہ موت سے بے خوف سر ہتھیلی پر رکھے رہتا ہے۔

۲۱۹ مرد حر از لا الہ روشن ضمیر
می نہ گردد بندہ سلطان و میر

لغت : روشن ضمیر: جس کا ضمیر یعنی دل روشن ہو، صاحب بصیرت (روشن+ ضمیر= دل، باطن) می نہ گردد: وہ نہیں بنتا، وہ نہیں ہوتا (نہ+ گردیدن= پھرنا، گردش کرنا، یہاں بمعنی بنتا یا ہونا) بندہ: امیر کا غلام، دنیاوی جاہ و حشمت کے مالکوں کا غلام (بندہ= غلام+ سلطان= بادشاہ، صاحب سلطنت+ میر= امیر، دونوں سے مراد جاہ، و حشمت)

مرد حر لا الہ سے روشن ضمیر ہے، وہ کسی سلطان اور امیر کا غلام نہیں بنتا۔

۲۲۰ مرد حر چوں اشتراں بارے برد
مرد حر بارے برد خارے خورد

لغت : چون: مانند، طرح بارے بردہ: بوجھ اٹھاتا ہے، مراد ہے بے حد جفاکش اور سخت کوش ہے (بارے= ایک یا خاص بوجھ+ بردن= لے جانا، اٹھانا) خارے خورد: کانٹے کاتا ہے، مراد شکم کا غلام نہیں صرف معمولی سی غذا کھاتا ہے (خارے= ایک کانٹا، کانٹے، مراد معمولی سی غذا+ خوردن= کھانا)

مرد حر اونٹوں کی مانند بے حد جفاکش اور سخت کوش ہے۔ مرد حر تمامتر جفاکشی اور سخت کوشی کے (بندہ شکم نہیں ہے) صرف معمولی سی غذا کھاتا ہے۔

۲۲۱ پائے خودرا آنچناں محکم نہد
نبض رہ از سوز او برمی جہد

لغت : پائے خودرا: اپنے پاؤں کو (پا= پاؤں+ خود+ اپنے+ را= کو)

آنچناں: اس طرح (محکم نہد: زور و قوت سے رکھتا ہے (محکم= ثابت قدم' ثابت قدمتی' مضبوط' مضبوطی' اٹل' اپنی جگہ سے نہ ہلنے والا+ نہادن= رکھنا) از سوز او: اس کی گرمی سے (از= سے+ سوز= گرمی' تپش (سوختن= جلنا' جلانا)+ او= اس کی' وہ) برمی جہد: اچھلنے لگتی ہے یعنی تیز تیز چلنے لگتی ہے (بر جہیدن' یا بر جستن= کودنا' مراد تیزی سے چلنا نبض وغیرہ کا)

وہ اپنا پاؤں اس محکمی سے زمین پر رکھتا ہے کہ اس کی گرمی سے راستے کی نبض تیزی سے چلنے لگتی ہے۔

۲۲۲ جان او پاینده تر گردد زموت
بانگ تکبیرش بروں از حرف و صوت

لغت : پائیدہ تر گردد: ہمیشہ رہنے والی ہو جاتی ہے' ہمیشہ زندہ رہنے والی بن جاتی ہے (پائیدن= ہمیشہ و جاوید ہونا گر دیدن= ہونا' ہو جانا' گھومنا) بانگ تکبیرش: اس کی تکبیر کی آواز یعنی اس کا نعرہ تکبیر (بانگ= آواز' نعرہ+ تکبیر= اللہ کی عظمت بیان کرنا+ ش= اس کا/ کی) از حرف و صوت: الفاظ اور آواز سے/ کے (از= سے' کے+ حرف= مراد الفاظ+ و= اور+ صوت' مطلب یہ کہ اس کا نعرہ تکبیر زبان کی بجائے دل سے اٹھتا ہے۔

موت سے اس کی زندگی کو پائندگی ملتی ہے اس کا نعرہ تکبیر الفاظ اور آواز کا مرہون منت نہیں۔

۲۲۳ ہر کہ سنگ راہ را داند زجاج
گیرد آں درویش از سلطان خراج

لغت : سنگ راہ: راستے کا پتھر مراد رکاوٹیں اور تکلیفیں (سنگ= پتھر' تکلیف' رکاوٹ+ راہ= راستہ) داند: دانستن= سمجھنا' جاننا' گردانتا۔ زجاج: شیشہ' مراد راحت' تکلیف اور رکاوٹ کی ضد آن درویش: وہ درویش' وہ مرد حر (ن= وہ+ درویش= یہاں مراد مرد حر)

جو کوئی بھی راستے کی رکاوٹوں اور تکلیفوں سے نہیں گھبراتا وہی درویش' سلطان سے خراج وصول کرتا ہے۔

۲۲۴ گرمی طبع تو از صہبائے اوست
بوے تو پروردہ دریائے اوست

لغت : گرمی طبع تو: تیری طبع کا جوش، تیری طبع کی گرمی (گرمی= جوش، تیزی، تپش+ طبع= طبیعت، فطرت+ تو= تیری) از صہبائے اوست: اس کی شراب سے ہے (از= سے+ صہبا= شراب+ او= اس کی، وہ+ ست= است، ہے) پروردہ دریائے: اس کے دریا کی پرورش کردہ ہے، اس کے دریا سے نکلی ہوئی ہے (پروردن= پالنا، پرورش کرنا، یہاں مراد نکلنا+ دریا= دریا، سمندر+ او= اس کے، وہ+ ست)

تیری طبع کا جوش اس کی شراب سے ہے، تیری ندی اس کے دریا کی پروردہ ہے۔

۲۲۵ پادشاہاں در قبا ہاے حریر
زرد رو از سہم آں عریاں فقیر

لغت : در قباہاے حریر: ریشمی قباؤں میں (در= میں+ قباہا جمع، خاص قسم کا لباس+ حریر= ریشم، مراد ریشمی) زرد رو: پیلے چہرے والے، خوف سے جن کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگتی ہیں۔ (زرد= پیلا+ رو= چہرہ، یہاں بمعنی چہرے والا/ والے) از سہم: اس عریاں فقیر کی ہیبت سے (از= سے+ سہم= ہراس، خوف، ہیبت، تیر، حصہ+ آں= اس، وہ+ عریاں= لغوی معنی ننگا، یہاں مراد بالکل معمولی لباس والا+ فقیر= یہاں مراد مرد حر)

ریشمی قباؤں میں ملبوس بادشاہ اس عریاں فقیر کے ڈر سے پیلے پڑ جاتے ہیں۔

۲۲۶ سر دیں مارا خبر اورا نظر
او درون خانہ ما بیرون در

لغت : سر دین: دین کا بھید، مراد دین کے رموز، (سر= بھید، رمز+ دین) مارا: ہمارے لیے (ما= ہمارے ہم+ را= کے لیے، کو) خبر (آگاہی، اطلاع یہاں مراد علمی مشاہدہ یعنی اس کے ذریعے حقیقت کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ نظر: نگاہ،

یہاں مراد کشف اور شہود کی علامت، یعنی سینے کا فیض ربانی سے اس قدر روشن ہو جانا کہ حقیقت پورے طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ درون خانہ: گھر کے اندر ہے، یعنی وہ ہر طرح سے باخبر ہے (درون= اندر+ خانہ= گھر) بیرون در: دروازے کے باہر (بیرون= باہر+ در= دروازہ، یعنی ہمیں کچھ خبر نہیں)

دین کے رموز ہمارے لیے خبر اور اس کے لیے نظر کی حیثیت رکھتے ہیں، دوسرے لفظوں میں وہ گھر کے اندر ہے اور ہم دروازے سے باہر ہیں۔

۲۲۷ ما کلیسا دوست! ما مسجد فروش!
او ز دست مصطفیٰؐ پیمانہ نوش

لغت : کلیسا دوست: کلیسائی ذہن کے مالک ہیں، کلیسا کو پسند کرتے ہیں (کلیسا= گرجا، عیسائیوں کی عبادت گاہ+ دوست= پسند کرنے والا/ والے، مراد اسلام کی بجائے مغرب کے پیرو کار) مسجد فروش: مسجد بیچنے والے، مراد دنیاوی مفادات کی خاطر دین سے بھی بے نیاز ہو جانے والے۔ مسجد+ فروختن= بیچنا) او: یعنی مرد حر ز دست: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے (ز= از یعنی سے+ دست= ہاتھ+ مصطفیٰؐ) پیمانہ نوش: جام چڑھانے والا (پیمانہ= مراد شراب کا پیالہ، جام+ نوشیدن= پینا)

ہم کلیسائی ذہن کے مالک ہیں، ہم مسجد فروش ہیں، جبکہ وہ (مرد حر) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پیمانہ نوش ہے۔

۲۲۸ نے مغاں را بندہ نے ساغر بدست
ما تہی پیمانہ او مست الست

لغت : مغاں را: مغاں کا (مغاں= آتش پرستوں کا مذہبی پیشوا، یہاں مراد ساقی+ را= کا، کو) ساغر بدست: ہاتھوں میں جام (ساغر= جام+ بدست= ہاتھ میں ہاتھوں میں) تہی پیمانہ: خالی جام والے (تہی پیمانہ= جس کا جام خالی ہو، تہی= خالی+ پیمانہ= جام) مست الست: مست ازل (مست+ الست= الست بربکم کی طرف اشارہ ہے، روز میثاق، جب اللہ تعالیٰ نے خلقت عالم سے قبل روحوں سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا تھا۔

وہ نہ تو مغاں کا محتاج ہے اور نہ اس کے ہاتھوں میں جام ہے ہمارا پیمانہ خالی ہے اور وہ مست الست ہے۔

۲۲۹ چہرہ گل از نم او احمر است
ز آتش ما دود او روشن تر است

لغت : از نم او: اس کی نمی سے (از= سے + نم= نمی + اور او= اس کی' وہ) احمر: سرخ ز آتش ما: آگ سے (ز= از بمعنی سے + آتش= آگ۔ ما ہماری' ہم مراد ہمارا اعلیٰ ترین عمل) دود او: اس کا دھواں' مراد اس کا معمولی سے معمولی عمل (دود= دھواں + او= اس کا' وہ) روشن تر: زیادہ تابناک

گلاب کا چہرہ اس کی نمی سے سرخ ہے۔ اس کا دھواں ہماری آگ سے بھی زیادہ تابناک ہے۔

۲۳۰ دارد اندر سینہ تکبیر امم
در جبین اوست تقدیر امم

لغت : تکبیر امم: قوموں کی عظمت (تکبیر= بڑا گردانا' عظیم جاننا' خدا کی عظمت بیان کرنا + امم= امت کی جمع' قومیں' ملتیں) در جبین اوست۔ اس کی جبین پر ہے' مراد اس کی پیشانی پر تحریر ہے (در= میں یہاں بمعنی پر + جبین= پیشانی + او= اس کی' وہ + ست= ہے) تقدیر امم: اقوام کی تقدیر (تقدیر= سرنوشت + امم)

اس کے سینے میں قوموں کی عظمت ہے۔ اس کی پیشانی پر اقوام کی تقدیر لکھی ہے۔

۲۳۱ قبلہ ما گہ کلیسا گاہ دیر
او نخواہد رزق خویش از دست غیر

لغت : قبلہ ما: ہمارا قبلہ' ہمرا مرکز توجہ (قبلہ= مراد مرکز توجہ + ما= ہمارا' ہم) ہ: گاہ کا مخفف' کبھی کلیسا: گرجا' یہاں مراد اللہ کی بجائے غیروں پر نظر رکھنا دیر: بتخانہ' مراد اللہ کی بجائے غیروں پر نظر رکھنا او نخواہد: وہ نہیں چاہتا' وہ پسند نہیں کرتا (او= وہ + نہ + خواستن= چاہنا' پسند کرنا۔

ہمارا قبلہ کبھی تو کلیسا ہے اور کبھی بتخانہ۔ مرد حر کبھی کسی غیر کے ہاتھوں سے اپنا رزق حاصل نہیں کرتا۔

۲۳۲ ما ہمہ عبد فرنگ او عبدہ
اونہ گنجد در جہان رنگ و بو

لغت : ماہمہ: ہم سب، ہم سراسر (ما= ہم+ہمہ+ سب، سبھی، سراسر) عبد فرنگ: فرنگ کے غلام، یورپ کے محتاج (عبد= غلام، محتاج، فرنگ= انگریز، مغرب، یورپ) اوعبدہ وہ اس کا بندہ ہے، یعنی وہ اللہ کا غلام/ محتاج ہے (او= وہ+ عبدہ= اس کا غلام، یعنی اللہ کا بندہ) نہ گنجد: نہیں سماتا (نہ+ گنجیدن= سمانا) در جہان: رنگ و بو کی دنیا میں، مراد مادی دنیا میں (در= میں+ جہان+ رنگ+ و= اور+ بو= خوشبو، مراد یہ دنیا جو مادی اور فانی ہے)

ہم سب فرنگ کے غلام ہیں جبکہ مرد حر اللہ کا بندہ ہے۔ وہ اس رنگ و بو کی دنیا میں نہیں سماتا۔

۲۳۳ صبح و شام ما بہ فکر ساز و برگ
آخر ما چیست؟ تلخیہاے مرگ

لغت : صبح و شام ما: ہماری صبح و شام یعنی ہمارا سارا وقت (صبح+ و= اور+ شام+ ما= ہماری، یعنی ہمرا سارا وقت) بہ فکر: ساز و سامان کے فکر میں گذرتی ہے، مراد فکر معاش میں کٹتی ہے، روٹی پانی کے چکر میں گذرتی ہے (بہ= میں+ فکر= پریشانی، توجہ+ ساز و برگ+ ساز و سامان، مراد معاش وغیرہ) آخر ما: ہم ایسوں کا انجام (آخر= انجام+ ما= ہم، ہم ایسے لوگ) چیست: چہ است یعنی کیا ہے تلخیہاے مرگ: موت کی تلخیاں تلخی کی جمع، اذیتیں، تکلیفیں+ مرگ= موت)

ہماری صبح و شام روٹی پانی کے چکر میں گذر جاتی ہے۔ ہم ایسوں کا انجام کیا ہے؟ موت کی تلخیاں۔

۲۳۴ در جہان بے ثبات اورا ثبات
مرگ اورا از مقامات حیات

لغت : در جہان: ناپائیدار دنیا میں' فانی دنیا میں (در= میں+ جہان+ بے ثبات= جسے قرار نہ ہو' ناپائیدار' فانی) ثبات: بقا' قرار' پائیداری' ہمیشگی از مقامات حیات: زندگی کے مقامات میں سے ہے' مراد زندگی ہی کا ایک حصہ یا شعبہ ہے (از= سے+ مقامات= مقام کی جمع' قیام کی جگہیں' یہاں مراد حصے یا شعبے+ حیات= زندگی)

فانی دنیا میں مرد حر صاحب ثبات ہے موت اس کے لیے زندگی ہی کے مقامات میں سے ایک مقام ہے۔

۲۳۵ اہل دل از صحبت ما مضمحل
گل ز فیض صحبتش دارائے دل

لغت : اہل دل: دل والے' مراد عشاق' اللہ کے خاص بندے (اہل= والا' والے' صاحب' مالک+ دل) از صحبت ما: ہماری مصاحبت سے' ہماری قربت سے (از= سے+ صحبت= مل کر بیٹھنا' رفاقت= ما= ہماری' ہم+ مضمحل= ست' تھکا ہوا' یہاں مراد بیزار) زفیض: اس کی صحبت کی برکت سے (ز= از' بمعنی سے+ فیض= فائدہ' مراد برکت' طفیل+ صحبت= رفاقت' باہم مل کر بیٹھنا+ ش= اس کی) دارائے دل: اہل دل' دل والی (داشتن= رکھنا' مالک ہونا+ دل)

اہل دل ہماری مصاحبت سے بیزار ہیں' جبکہ اس کے فیض صحبت سے مٹی بھی صاحب دل بن جاتی ہے۔

۲۳۶ کار ما وابستۂ تخمین و ظن
او ہمہ کردار و کم گویا سخن

لغت : وابستہ: تخمینے اور گمان سے وابستہ ہے (وابستہ= بندھا ہوا' متعلق= تخمین= اندازہ' قیاس' اٹکل پچو+ و= اور+ ظن= گمان' قیاس' شبہ' خیال' مطلب یہ کہ ہم سراپا گفتار ہیں اور کردار سے عاری) ہمہ کردار: سراپا کردار' مکمل کردار (ہمہ= سب' سرا سر' پورا' مکمل+ کردار= عمل) کم گوید سخن: کم باتیں کرتا ہے' باتوں سے پرہیز کرتا ہے (کم= تھوڑی' تھوڑا'+ گفتن=

کہنا+ سخن = بات، باتیں)

ہمارا کام صرف اندازوں اور تخمینوں ہی پر مبنی ہے، جبکہ مرد حر سراپا کردار و عمل ہے اور باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

۲۳۷ ما گدایاں کوچہ گرد و فاقہ مست
فقر او از لا الہ تیغے بدست

لغت : ماگدایاں: ہم بھک منگے ہیں (ما= ہم+ گدایان= گدا کی جمع، بھک منگے، فقیر) کوچہ گرد: گلی گلی پھرنے والے (خوچہ= گلی+ گردیدن= گھومنا، پھرتا) فاقہ مست: فاقے کے مارے ہوئے، فاقوں میں خوش رہنے والے (فاقہ= بھوک، افلاس، تنگی+ مست= بے خود، اپنے حال میں مگن) از لا الہ: لا الہ کی (از= سے، یہاں مراد کی+ لا الہ= یعنی کوئی معبود (اور حاکم مطلق نہیں) سوائے اللہ کے) تیغ بدست: ہاتھ میں خاص یا ایک تلوار، یعنی لا الہ کی تلوار ہاتھ میں (تیغ= خاص یا ایک تلوار+ بدست= ہاتھ میں)

ہم تو گلی گلی گھومنے والے بھک منگے اور فاقوں میں مگن رہنے والے لوگ ہیں لیکن مرد حر کا فقر ہاتھوں میں لا الہ کی تلوار تھامے رہتا ہے۔

۲۳۸ ما پر کاہے اسیر گرد باد
ضربش از کوہ گراں جوے کشاد

لغت : پر کاہے: سوکھی گھاس کا ایک تنکا (پر= پتی، تنکا، پرندوں کے بازو، پنکھ+ کاہ= سوکھی گھاس) اسیر گردباد: بگولے کا/ کے قیدی، بگولے کے اندر ہی چکر کاٹنے والا/ والے (اسیر= قیدی+ گردباد= بگولا) اس کی چوٹ، اس کا وار، اس کا حملہ جوے کشاد: ندی رواں کر دی، ندی جاری کر دی (جوے= ندی، ایک ندی+ کشادن= کھولنا، جاری کرنا، رواں کرنا)

ہماری کیفیت اس تنکے کی سی ہے جو بگولے کے اندر ہی گرد میں رہے، جبکہ مرد حر کی ضرب کوہ گراں سے ندی رواں کر دیتی ہے۔

۲۳۹ محرم او شوز ما بیگانہ شو
خانہ ویراں باش و صاحب خانہ شو

لغت : محرم او: اس کا واقف، اس کا قریبی، اس کا مقرب (محرم = بہت قریبی، اچھی طرح واقف اور جاننے والا + بھیدی + او = اس کا، وہ) شو) ہو جا۔ خانہ ویراں باش: غیر آباد گھر والا بن، ویران گھر والا بن۔ (خانہ = گھر + ویراں = غیر آباد، اجڑا ہوا، تباہ + بودن = ہونا یہاں مراد بننا)

اس کا محرم بن جا اور ہم سے دوری اختیار کر لے، خانہ ویراں ہو کر گھر کا مالک بن جا۔

۲۴۰ شکوہ کم کن از سپہر گرد گرد
زندہ شو از صحبت آن زندہ مرد

لغت : کم کن: مت کر، تھوڑی کر (کم = تھوڑا، نفی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے + کردن = کرنا) از سپہر: گرد گرد آسمان کی، غبار آسا آسمان کا (از = سے، یہاں بمعنی کی، کا، کے بارے میں = سپہر = آسمان + گرد گرد = سراپا غبار، غبار اور گرد کی مانند) زندہ شو: زندہ ہو جا، یعنی حیات ابدی حاصل کر لے (زندہ = یہاں مراد حیات ابدی والا (زیستن = جینا) + شدن = ہونا) از محبت: اس زندہ مرد کی صحبت سے (از = سے + صحبت = رفاقت، قربت + ان = اس، وہ + زندہ مرد = مراد مرد حر)

اس غبار آسا آسمان کا شکوہ مت کر۔ اس زندہ مرد کی صحبت سے زندہ ہو جا۔

۲۴۱ صحبت از علم کتابی خوشتر است
صحبت مردان حر آدم گر است

لغت : علم کتابی: کتابی علم سے، فلسفہ وغیرہ سے (از = سے + علم + کتابی = کتا کا) خوشتر است: زیادہ اچھی ہے، زیادہ افضل ہے (خوشتر = بہت اچھی، بہتر، افضل + است = ہے) آدم گر است: آدمی بنانے والی ہے یعنی آدمی کو اس کے صحیح مقام پر پہنچانے والی ہے (آدم = آدمی + گر = بنانے والا / والی + است)

علم کتابی کی نسبت صحبت کہیں بہتر ہے۔ مردان حر کی صحبت تو آدمی کو اس کے صحیح مقام پر پہنچاتی ہے۔

۲۴۲ مرد حر دریائے ژرف و بیکراں
آب گیراز بحر او نے از ناوداں

لغت : دریائے: گہرا اور بیکراں سمندر (دریا= سمندر' دریا+ زرف= گہرا' اتھاہ+ و= اور+ بیکراں= جس کا کوئی کنارہ نہ ہو' لا محدود' بہت وسیع) گیر: حاصل کر' لے (گرفت= لینا' حاصل کرنا) از بحراو: اس کے سمندر سے۔ از ناوداں: پرنالے سے۔

مرد حر ایک گہرا اور بیکراں سمندر ہے۔ پانی اس کے سمندر سے لے پرنالے سے کیا پانی لینا۔

۲۴۳ سینہ ایں مرد می جوشد چودیگ
پیش او کوہ گراں یک تودہ ریگ

لغت : سینہ: اس مرد کا سینہ' مرد حر کا سینہ می جوشد: جوش مارتا ہے' جوش مارتا رہتا ہے۔ (جو شیدن= جوش مارنا' کھولنا' ابلنا) چودیگ: دیگ کی طرح (چو= طرح' مانند+ دیگ) پیش او: اس کے سامنے (پیش= سامنے' آگے+ او= اس کے' وہ) یک تودہ: ریت کا ایک ٹیلا (ایک= ایک+ تودہ= ٹیلا' ڈھیر+ ریگ= ریت)

اس مرد (مرد حر) کا سینہ دیگ کی طرح جوش مارتا رہتا ہے۔ اس کے سامنے کوہ گراں کی حیثیت ریت کے ٹیلے کی سی ہے۔

۲۴۴ روز صلح آں برگ و ساز انجمن
ہم چو باد فرودیں اندر چمن

لغت : برگ: محفل کا ساز و سامان' مراد جان محفل' دوستوں کا دوست (برگ و ساز= سامان' اسباب' لوازمات' مراد جس کے بغیر محفل کی رونق نہ بنتی ہو' جس سے محفل کی رونق میں اضافہ ہو+ انجمن= محفل

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

ہم چو: مانند طرح باد فرودیں: موسم بہار کی ہوا (باد= ہوا+ فرودیں ایرانی شمسی سال کا پہلا مہینا جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوتا ہے' مراد موسم بہار)

صلح کے دن (زمانہ امن میں) وہ جان محفل ہوتا ہے' بالکل اسی طرح جس طرح موسم بہار کی ہوا چمن میں ہوتی ہے (وہ گل کھلاتی ہے یہ دل کھلاتا ہے)

۲۴۵ روز کیں آں محرم تقدیر خویش
گور خود می کندد از شمشیر خویش

لغت : روز کیں: دشمنی کے دن' یعنی لڑائی کے وقت (روز= دن' وقت' زمانہ+ کیں= دشمنی' لڑائی' جنگ) محرم: اپنی تقدیر سے پوری طرح باخبر (محرم= واقف حال' پوری طرح باخبر+ تقدیر= سرنوشت+ خویش= اپنی) گور خود: اپنی قبر میکندد: کھودتا ہے۔ از شمشیر: مراد سر پر کفن باندھے ہر وقت شہادت کے لیے تیار رہتا ہے اور موت سے ذرا خوف نہیں کھاتا۔

جنگ کے وقت وہ اپنی تقدیر سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے' چنانچہ وہ اپنی تلوار سے خود ہی اپنی قبر کھودتا ہے (شہادت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے)

۲۴۶ اے سرت گردم گریز از ما چوتیر
دامن او گیرو بے تابانہ گیر

لغت : اے سرت گردم: اے کہ میں تیرے قربان جاؤں' میں تیرے واری جاؤں (اے+ سرت= تیرا سر+ گردیدن= گھومنا' محاورے میں "سرت گردم" بمعنی تیرے قربان جاؤں' یہاں "تیرے" سے مراد مخاطب یا قاری ہے) گریز از ما: ہم سے بھاگ' ہم سے دور نکل جا (گریختن= بھاگنا' دوڑ جانا+ از= ما= ہم) دامن او: اس یعنی مرد حر کا دامن بے تابانہ گیر: بے تابانہ تھام (بے تابانہ= بے تابی کے ساتھ' بے قراری کے ساتھ' مراد پوری وابستگی کے ساتھ+ گرفتن= پکڑنا' تھانا)

میں تیرے واری جاؤں تو ہم سے تیر کی طرح دور نکل جا اور اس کا دامن تھام لے اور بے تابانہ تھام لے۔

۲۴۷ می نہ روید تخم دل از آب و گل
بے نگاہے از خداوندان دل

لغت : می نہ روید: نہیں اگتا، پھلتا پھولتا نہیں (نہ + رستن = اگنا، نشوونما پانا، پھلنا پھولنا) آز آب و گل: آب و گل سے (از = سے + آب و گل = فطرت، خمیر، آب = پانی + و = اور + گل = گارا، مٹی، مراد مادہ یا مادیت) بے نگاہے: بغیر کسی نگاہ کے، کسی نظر کے بغیر (بے = بغیر + نگاہے = کسی نظر، کسی توجہ کے:) از خداوندان دل: دل والوں کی، اہل دل کی (از = سے، مراد کی + خداوندان = خداوند کی جمع، مالک + دل، مراد مردان حر، ارباب عشق)

آب و گل سے تخم دل نہیں پھلتا پھولتا، ہاں اگر ارباب دل کی اس پر نظر ہو جائے تو.....

۲۴۸ اندریں عالم نیرزی باخسے
تا نیاویزی بدامان کسے

لغت : نیرزی: تو قیمت نہیں پاتا (نہ + ارزیدن = قیمت پانا، قیمت والا ہونا، صاحب وقعت و اہمیت ہونا)) باخسے: ایک خس کے ساتھ، مراد معمولی سی بھی (با = ساتھ + خسے = ایک خس، معمولی، بالکل معمولی) نیاویزی: نہ تھامے (نہ + آویختن = لٹکنا، لٹکانا، یہاں مراد تھامنا) بدامان کسے: کسی کے دامن سے یعنی کسی مرد حر کے دامن سے (بہ = سے + دامان = دامن + کسے = کسی، کوئی)

اس دنیا میں تیری قیمت اس وقت تک خس کے برابر بھی نہیں جب تک تو کسی صاحب دل کا دامن نہیں تھام لیتا۔

در اسرار شریعت

رموز شریعت کے بارے میں

۲۴۹ نکتہ ہا از پیر روم آموختم
خویش را در حرف او وا سوختم

لغت : از: پیر روم سے (از = سے + پیر روم = اشارہ ہے مشہور ایرانی

شاعر مولانا جلال الدین رومی کی طرف، جن کی ولادت بلخ میں اور وفات قونیہ میں ہوئی۔ ان کا مزار قونیہ (ترکی ہی میں ہے۔ ولادت ۶۰۴/ ۸-۱۲۰۷ وفات ۵ جمادی الآخر ۶۷۲/ ۱۲۷۳) آموختم: آموختن = سیکھنا، سکھانا، یاد کرنا در حرف او: ان کی باتوں میں (در = میں + حرف = بات، باتیں + او = ان کی، اس کی، وہ) واسوختن = جلا ڈالنا، جل جانا، یہاں مراد سوز پیدا کرنا)

میں نے پیر روم سے بہت سے نکتے سیکھے ہیں، اور ان کی باتوں سے خود میں سوز پیدا کیا ہے۔

۲۵۰ مال را گر بہر دین باشی حمول (رومی)
نعم مال صالح گوید رسولؐ

لغت : گر بہر دیں: اگر دین کی خاطر (گر = اگر = بہر = برائے، کے لیے + دین) باشی حمول: تو اٹھانے والا ہوگا، تو رکھے گا (بودن = ہونا = حمول = اٹھانے والا، بوجھ اٹھانے والا، بردبار، نہایت صابر) صالح مال اچھا ہے (نعم = اچھا ہے + مال = دولت + صالح = شایستہ، پاکیزہ) گوید رسولؐ: فرماتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم (گفتن = فرمانا، کہنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیو وسلم) یہ اشارہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کی طرف، جس کا مطلب ہے: اگر مال و دولت دینی امور پر خرچ کرنے کے لیے جمع کیا جائے تو وہ مال صالح ہے۔ اور یہ شعر مولانا رومؒ کا ہے۔

اگر تو مال کو دین کی خاطر جمع کرے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ایسا مال صالح ہے۔

۲۵۱ گر نداری اندر ایں حکمت نظر
تو غلام و خواجہ تو سیم و زر

لغت : گر نداری: اگر تو نہیں رکھتا ہے (گر = اگر + نہ + داشتن = رکھنا) اندریں: اس حکمت پر (اندر = میں، مراد پر + ایں = اس، یہ + حکمت = دانائی کی بات، نکتہ) نظر: توجہ، غور، نظر سیم و زر: چاندی اور سونا، مال و دولت۔

اگر اس حکمت پر تو توجہ اور غور نہیں کرتا تو پھر تیری حیثیت ایک

غلام کی ہے اور مال و زر تیرا آقا ہے۔

۲۵۲ از تہی دستاں کشاد امتاں
از چنیں منعم فساد امتاں

لغت : از تہی: تہی دستوں سے ، مفلسوں سے (از= سے + تہی دستاں= تہی دست کی جمع ، خالی ہاتھ لوگ ، مفلس لوگ (تہی= خالی + دست ہاتھ ، ہاتھ والا) کشاد امتاں: اقوام کا فراغ و وقار ہے (کشاد= فراخی ، وسعت ، فراغ (کشادن= کھولنا)= امتاں= امت کی جمع ، قومیں) از چنیں: اس قسم کے صاحب مال سے یعنی ، غلام زر صاحب دولت سے (از= سے + چنیں= ایسے ، ایسا + منعم ، نعمت والا ، مال دار) فساد: قوموں کا بگاڑ ہے ، اقوام میں خرابیاں پیدا ہوتی ہں (فساد= خرابی ، بگاڑ= امتاں= امت کی جمع ، قومیں ، اقوام)

تہی دست افراد ہی سے قوموں کو فراغ و وقار میسر آیا ہے جبکہ غلام زر ارباب دولت قوموں کے بگاڑ ہی کا سبب بنے ہیں۔

۲۵۳ جدت اندر چشم او خوار است وبس
کہنگی را او خریدار است وبس

لغت : جدت: نیا پن ، نئی بات ، انقلاب خوار است: ذلیل ہے ، ایک ذلت ہے (خوار= پست ، رسوا ، ذلیل ، بے اعتبار + است کہنگی را: قدامت کا ، پرانا پن کا پرانے طرز زندگی کا (کہنگی= قدامت ، پرانا پن ، انقلاب کی ضد + را) خریدار است: خریدار ہے ، یعنی صرف اسے پسند کرتا ہے (خریدن= خریدنا ، یہاں مراد پسند کرنا + است= ہے)

(پیسے کے غلام منعم) کی نظر میں جدت محض ایک ذلت ہے ، وہ تو بس قدامت ہی کا خریدار ہے۔

۲۵۴ در نگاہش نا صواب آمد صواب
ترسد از ہنگامہ ہاے انقلاب

لغت : درنگاہش: اس کی نگاہ میں (در= میں + نگاہ + ش += اس کی) ناصواب: نادرست ، غلط آمد صواب: درست ہے ، صحیح آتا ہے (آمدن= آنا +

صواب= درست، صحیح) ترسد: رہتا ہے، خوف زدہ رہتا ہے (ترسیدن= ڈرنا، خوف زدہ ہونا، دہشت زدہ ہونا) ہنگامہ ہاے: انقلاب کے ہنگاموں سے (از= سے+ ہنگامہ ہا= ہنگامہ کی جمع، شور، غوغا، شورش+ انقلاب= کسی بھی نظام وغیرہ میں تبدیلی، الٹ پلٹ ہو جانا)

اس کی نظر میں نا درستی ہی درستی ہے۔ وہ انقلاب کے ہنگاموں سے دہشت زدہ رہتا ہے۔

۲۵۵ خواجہ نان بندہ مزدور خورد
آبروے دختر مزدور برد

لغت : خواجہ: آجر، مالک۔ نان: غریب مزدور کی روزی (نان= روٹی، مراد روزی+ بندہ= غلام، مراد غریب، مفلس+ مزدور= (مزد+ ور) اجرت پر کام کرنے والا، کاریگر) آبروی: مزدور کی بیٹی کی آبرو (آبرو= عزت، عصمت+ دختر= بیٹی، لڑکی+ مزدور)

مالک، غریب مزدور کی نہ صرف روزی کھا گیا بلکہ اس کی بیٹی کی آبرو سے بھی کھیل گیا۔

۲۵۶ در حضورش بندہ می نالد چونے
بر لب او نالہ ہاے پے بہ پے

لغت : در حضورش= اس کے حضور میں، مالک کے سامنے، مالک کی موجودگی میں نالیدن، رونا، فریاد کرنا چونے: بانسری کی طرح مسلسل نالے ہیں مسلسل فریاد ہے (نالہ ہا= نالہ کی جمع، آہ و زاری، فریاد+ پے بہ پے= مسلسل، پیہم (پے+ بہ+ پے، قدم سے قدم یعنی مسلسل)

اس کے حضور میں مزدور بانسری کی طرح نالاں ہے۔ اس کے ہونٹوں پر مسلسل فریاد ہی فریاد ہے۔

۲۵۷ نے بجامش بادہ و نے در سبوست
کاخ ہا تعمیر کرد و خود بکوست

لغت : بجامش: اس کے جام میں، مزدور کے جام میں بادہ: شراب، مراد

ضروریات زندگی۔ سبوست: صراحی میں ہے، یعنی اسے بنیادی ضروریات زندگی بھی میسر نہیں ہیں۔ تعمیر کرد: ان کی تعمیر میں جان فشانی کی۔ بکوست: گلی میں ہے یعنی ذلت سے دو چار ہے، اس کے پاس اپنا کوئی ٹھکانا نہیں

نہ تو اس (مزدور کے جام میں شراب ہے اور نہ صراحی میں۔ اس نے محلات کی تعمیر میں جانفشانی کی لیکن خود گلی کوچے میں ذلت سے دو چار ہے (اس کے پاس اپنا کوئی ٹھکانا نہیں)

۲۵۸ اے خوش آں منعم کہ چوں درویش زیست
در چنیں عصرے خدا اندیش زیست

لغت : آں منعم: وہ صاحب مال جو زیستن: جینا، زندگی بسر کرنا۔ در چنیں عصرے: ایسے دور میں یعنی ایسے ناہنجار دور میں، یا ایسے نفسا نفسی کے دور میں (در= میں+ چنیں= ایسا، ایسے+ عصرے= دور زمانہ، خاص دور) خدا اندیش: خدا سے ڈرنے والا، خدا ترس (خدا+ اندیشیدن= ڈرنا، سوچنا)

وہ مال دار بڑا ہی نیک بخت ہے جس نے درویشوں کی سی زندگی بسر کی، اور وہ اس ناہنجار دور میں بھی خدا ترس رہا۔

۲۵۹ تاندانی نکتہ اکل حلال
بر جماعت زیستن گردد وبال

لغت : ندانی: تو نہیں جانے گا (نہ+ دانستن= جاننا) نکتہ: رزق حلال کا نکتہ / حکمت (نکتہ= حکمت، گہری اور باریک بات، دانائی کی بات+ اکل= کھانا، رزق+ حلال= جائز، یعنی جائز کمائی) بر جماعت: جماعت پر یعنی معاشرے کے لیے، قوم کے لیے (بر= پر، مراد کے لیے+ جماعت= مجمع، مراد معاشرہ، قوم گردد وبال: وبال ہو جائے گا، ایک اذیت سے کم نہ ہو گا (گردیدن= ہو جانا، گھومنا، پھرنا+ وبال= مصیبت عذاب اذیت)

جب تک تو رزق حلال کی حکمت سے آگاہ نہیں ہو گا، معاشرے کے لیے زندگی بسر کرنا ایک اذیت سے کم نہ ہو گا۔

۲۶۰ آہ یورپ زیں مقام آگاہ نیست

چشم اور ینظر بنور اللہ نیست

لغت : زیں مقام: اس مقام سے، اس بات یا اس رمز سے اس حقیقت سے ۔ لنظر: اشارہ ہے حدیث رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف: مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (ینظر = دیکھتا ہے + بنور = نور سے + اللہ یعنی اللہ کے)

افسوس کہ اہل یورپ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ ان کی آنکھ "اللہ کے نور سے دیکھنے والی" نہیں ہے۔

۲۶۱ اوندانَد از حلال و از حرام
حکمتش خام است و کارش ناتمام

لغت : اوندانَد: وہ نہیں جانتا، اہل یورپ نہیں جانتے از حلال: حلال اور حرام میں فرق خام است: ناپختہ کارش ناتمام: اس کا معاملہ ادھورا ہے۔

اسے (یورپ کو) حلال اور حرام میں فرق ہی کی پہچان نہیں، اس کی حکمت بھی خام اور اس کا معاملہ بھی ناتمام۔

۲۶۲ امتے برامتے دیگر چرد
دانہ ایں می کارد آں حاصل برد

لغت : برامتے: دوسری قوم پر (بر = پر + امتے = ایک قوم + دیگر = دوسری) چریدن: چرنا جانوروں کا گھاس وغیرہ کھانا۔ یہاں مراد کھانا یعنی لوٹنا، غلبہ پانا ایں می کارد: بو رہی ہے (این = یہ یعنی ایک قوم + کشتن اور کاشتن بیج = بونا، فصل بونا) حاصل برد: حاصل اٹھالی ہے فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے تو دوسری قوم اٹھا کر لے جاتی ہے (حاصل = پیداوار، نتیجہ، پھل + بردن = لے جانا)

ایک قوم دوسری قوم کو کھا رہی ہے۔ فصل یہ بو رہی ہے تو اس کا حاصل وہ اٹھا رہی ہے۔

۲۶۳ از ضیعفان ناں ربودن حکمت است
از تن شاں جاں ربودن حکمت است

لغت : از ضیعفان: کمزوروں سے، ناتوانوں سے (از= سے+ ضیعفان= ضعیف کی جمع، کمزور، ناتواں) ناں ربودن: روزی چھین لینا، روٹی چھین لینا۔ حکمت است: دانائی ہے، دانائی سمجھا گیا ہے۔ از تن شاں: ان کے جسم سے (از= سے+ تن= جسم+ شاں= ان کے) جاں ربودن: جان کھینچ لینا، جان نکال لینا۔

کمزوروں کی روزی چھین لینے کو دانائی سمجھا گیا ہے اور ان کے جسم سے جان نکال لینے کا نام حکمت رکھا گیا ہے۔

۲۶۴ شیوہ تہذیب نو آدم دری است
پردۂ آدم دری سوداگری است

لغت : شیوہ: نئی تہذیب کی روش (شیوہ= روش، انداز، طرز، دستور، عادت+ تہذیب= معاشرے کے اصول اور رسم و رواج+ نو) آدم: آدمی کو پھاڑنا ہے، آدمی کو پھاڑ کھانا ہے آدم خوری ہے (آدم= آدمی+ دریدن= پھاڑنا، پھاڑ کھانا+ است) پردہ: آدم خوری کا پردہ، یعنی جس پردے میں آدم دری ہو رہی ہے۔

تہذیب نو کی روش (حقیقت میں) آدم خوری کی روش ہے اور یہ آدم خوری سوداگری کے پردے میں کی جا رہی ہے۔

۲۶۵ ایں بنوک ایں فکر چالاک یہود
نور حق از سینہ آدم ربود

لغت : بنوک: بنک (Bank) کی جمع فکر: یہود کی عیارانہ چال / تدبیر (فکر= سوچ، چال، تدبیر+ چالاک= ہوشیار، عیار، مکار+ یہود= یعنی یہودی قوم) از سینہ آدم: آدمی کے سینے سے۔ ربودن: چھین لینا، اچک کر لے جانا یہاں بمعنی محروم کر دینا۔

ان بنکوں نے، جو مکار یہودیوں کی عیارانہ تدبیر کی عملی صورت ہیں، انسان کے سینے کو نور حق سے محروم کر دیا ہے۔

۲۶۶ تا تہ و بالا نہ گردد ایں نظام

دانش و تہذیب و دیں سودائے خام

لغت : تہ و بالا: تلپٹ، درہم برہم، اوپر نیچے، مٹ جانا نگردد: نہیں ہو جاتا (نہ + گردیدن = ہو جانا، پھرنا گردش کرنا) حکمت اور تہذیب اور دین، یعنی ان تین چیزوں کے بارے میں سوچنا سودائے خام: خام خیالی ہے، بیکار سوچنے کی بات ہے (سودا = خیال، فکر، چار خلطوں میں ایک خلط کا نام + خام = کچا، بیکار، غیر مفید)

جب تک یہ نظام مٹ نہیں جاتا، دانش، تہذیب اور دین کے بارے میں سوچنا محض خیال خام ہو گا۔

۲۶۷ آدمی اندر جہان خیر و شر
کم شناسد نفع خودرا از ضرر

لغت : کم شناسد: نہیں پہچانتا، نہیں پہچان سکتا (کم = تھوڑا، زیادہ تر نفی کے معنوں میں مستعمل ہے + شناختن = پہچاننا، سمجھنا نفع خودرا: اپنے نفع کو، اپنے فائدے کو نقصان سے برائی سے مراد یہ کہ وہ نفع اور نقصان میں تمیز کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

انسان برے بھلے کی دنیا میں اپنے فائدے اور نقصان میں تمیز نہیں کر سکتا۔

۲۶۸ کس نداند زشت و خوب کار چیست
جادۂ ہموار و ناہموار چیست

لغت : زشت: کام یا معاملے کا برا اور اچھا (زشت = برا، برائی، بدی + و = اور + خوب = اچھا، مفید، بہتر + کار = کام، معاملہ) جادہ ہموار: ہموار راستہ (جادہ = راستہ + ہموار = برابر، جس کی سطح یکساں ہو)

کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں کہ معاملے کی برائی کیا ہے اور اچھائی کیا اور یہ کہ ہموار اور ناہموار راستے میں کیا فرق ہے۔

۲۶۹ شرع برخیزد ز اعماق حیات
روشن از نورش ظلام کائنات

لغت : شرع: دین، قانون اسلام، وہ رستہ جس پر چلنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، لغوی معنی راستہ برخیزد: پھوٹتی ہے، اٹھتی ہے (برخاستن = اٹھنا، پھوٹنا) از اعماق حیات: زندگی کی گہرائیوں سے (ز=از یعنی سے + اعماق = عمق کی جمع، گہرائیاں= حیات) راز نورش: اس کے نور سے کائنات کی تاریکیاں (ظلام= تاریکی، اندھیرا، برائی، ظلم و ستم+ کائنات)

شرع تو زندگی کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہے۔ اسی کے نور سے دنیا کی تاریکیاں چھٹتی ہیں۔

۲۷۰ گر جہاں داند حرامش را حرام
تا قیامت پختہ ماند ایں نظام

لغت : جہاں داند: دنیا جان لے، دنیا والے سمجھ لیں۔ حرامش: اس کے حرام کو حرام، جو چیز حرام ہے اسے وہ حرام ہی قرار دیں (حرام + ش = اس کا + را= کو+ حرام) پختہ ماند: مضبوط رہے گا، اس میں کوئی رخنہ نہیں پڑے گا۔

اگر دنیا والے حرام کو حرام سمجھ لیں تو قیامت تک اس نظام میں کوئی رخنہ نہیں پڑ سکے گا۔

۲۷۱ نیست ایں کار فقیہاں اے پسر
بانگاہے دیگرے او رانگر

لغت : ایں کار: یہ فقیہوں کا کام (ایں= یہ + کار= کام+ فقیہاں= فقیہ کی جمع، علم دین کے جاننے والے) اے بیٹے، اے برخوردار، عزیزم (عموماً مخاطب یا قاری کے لیے یہ کلمات استعمال کیے جاتے ہیں۔) بانگاہے: کسی دوسری نظر سے، یعنی ظاہری نظر کی بجائے بصیرت سے (با= ساتھ + نگاہے= ایک یا خاص نگاہ+ دیگرے دوسری) او رانگر اسے دیکھ۔

عزیزم! یہ کام فقیہوں کے بس کا نہیں ہے۔ اسے تو تو کسی دوسری نظر سے دیکھ۔

۲۷۲ حکمش از عدل است و تسلیم و رضاست
بیخ او اندر ضمیر مصطفیٰ است

لغت : حکمش: اس کا حکم' خدا کا فرمان از عدل: عدل کے متعلق ہے۔ وتسلیم: اور تسلیم و رضا (کے بارے میں) ہے (و= اور + تسلیم = بندگی' رضائے الٰہی رہنا+ و= اور+ رضا= اللہ کی خوشنودی چاہنا) بیخ او: اس کی جڑ ضمیر مصطفیٰ: پسندیدہ ضمیر' برگزیدہ ضمیر' پاکیزہ ضمیر (ضمیر= دل' باطن+ مصطفیٰ= پسند کیا گیا' چنا گیا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب مبارک)

اس کا فرمان تو عدل و انصاف اور تسلیم و رضا اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔ اس کی جڑ پاکیزہ و پسندیدہ ضمیر میں ہے ضمیر مصطفیٰ میں ہے۔

۲۷۳ از فراق است آرزو ہا سینہ تاب
تو نمانی چوں شود او بے حجاب

لغت : از فراق است: ہجر کے باعث ہے آرزوہا: آرزوئیں سینے کو تڑپا رہی ہیں' آرزوئیں سینے کی تڑپ کا سامان کر رہی ہیں (آرزوہا= آرزو کی جمع' خواہشات' چاہتیں+ سینہ+ تابیدن= تڑپانا' پیچ و تاب دینا' روشن کرنا' پر تو ڈالنا) تو نمانی: تو نہیں رہے گا۔ او بے حجاب: وہ بے پردہ (او= وہ' مراد حق' خدا+ بے حجاب= بے پردہ' اوٹ سے باہر)

فراق کے سبب آرزوئیں سینے میں تڑپ کا سامان کر رہی ہیں۔ جب وہ کھل کر سامنے آگیا تو پھر تو کہاں؟ (تو نہیں رہے گا)

۲۷۴ از جدائی گرچہ جاں آید بلب
وصل او کم جو رضائے او طلب

لغت : جاں آید بلب: جان ہونٹوں پر آجاتی ہے' نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے (جان+ آمدن= آنا+ بلب= ہونٹ پر' یعنی ہونٹوں پر) وصل او: اس کا قرب' اس کی ملاقات کم جو: مت تلاش کر' مت+ درپے ہو (کم= تھوڑا' مت+ جستن= تلاش کرنا' چاہنا) رضائے او: اس کی رضا طلبیدن' مانگنا' خواہاں ہونا۔

ہجر میں ہرچند جان ہونٹوں تک آپہنچتی ہے تاہم تو اس کے وصل کے درپے نہ ہو اس کی رضا کا طالب بن۔

۲۷۵ مصطفیؐ داو از رضائے اوخبر
نیست در احکام دیں چیزے دگر

لغت : در احکام دیں: دین کے احکام میں (در= میں + احکام= حکم کی جمع، فرمان، ارشاد+ دین) چیزے دگر: کوئی اور چیز۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رضا طلبی کا طریقہ فرما دیا ہے، احکام دیں میں اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔

۲۷۶ تخت جم پوشیدہ زیر بوریاست
فقر و شاہی از مقامات رضاست

لغت : تخت جم: حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت (تخت+ جم= یہاں مراد حضرت سلیمانؑ ہیں، جم سے پہلے تخت یا خاتم یا نگین وغیرہ ہو تو مراد حضرت سلیمانؑ، اگر آئینہ یا آب حیواں ہو تو مراد سکندر اور اگر جام یا شراب یا بزم وغیرہ پہلے آئے تو مراد جمشید (ایرانی بادشاہ ہوگا) پوشیدن چھپنا، چھپانا، لباس پہننا زیر بوریاست: ٹاٹ کے نیچے ہے (زیر= نیچے+ بوریا= ٹاٹ، مراد فقر+ است، ہے) از مقامات: رضا ہی کے مقامات ہیں (از= سے+ مقامات= مقام کی جمع، یہاں مراد شاخیں، شعبے+ رضا= رضائے الٰہی، اللہ کی خوشنودی+ است)

تخت جم تو ٹاٹ کے نیچے چھپا پڑا ہے۔ فقر اور شاہی رضا ہی کے مقامات میں سے ہیں۔

۲۷۷ حکم سلطان گیر از حکمش منال
روز میداں نیست روز قیل و قال

لغت : حکم: سلطان کے حکم کی اطاعت کر (حکم= فرمان+ سلطان= صاحب سلطنت، مراد خدا+ گرفتن= پکڑنا، مراد اطاعت کرنا) منال: مت نالاں ہو (نالیدن= رونا، فریاد کرنا، نالاں ہونا) روز میدان: میدان کا دن یعنی لڑائی کے وقت روز: قیل اور قال کا دن، مراد محض گفتار سے کام لینے کا وقت (روز= دن، وقت، موقع+ قیل و قال= بحث و تکرار، بات چیت، قیل بمعنی کہا گیا+ و+ اور+ قال= اس نے کہا۔)

سلطان کے حکم کی اطاعت کر اور اس کے حکم سے نالاں نہ ہو۔ جنگ کے وقت قیل و قال سے کام نہیں چلا کرتا۔

۲۷۸ تاتوانی گردن از حکمش مپیچ
تانہ پیچد گردن از حکم توہیچ

لغت : تاتوانی: جہاں تک تجھ سے ممکن ہے، جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے (تا= جہاں تک + توانستن= سکنا، کسی کام کی اہلیت رکھنا) گردن: اس کے حکم سے سرتابی نہ کر (گردن + از= سے + حکم= فرمان + ش= اس کا/ کے + پیچ= مت موڑ (پیچیدن= موڑنا) پیچد گردن: گردن موڑے یعنی سرتابی کرے۔

جہاں تک تجھ میں اہلیت ہے اس کے حکم سے سرتابی نہ کر تاکہ کوئی بھی تیری حکم عدولی نہ کر پائے۔

۲۷۹ از شریعت احسن التقویم شو
وارث ایمان ابراہیم شو

لغت : احسن: قرآنی تلمیح، مطلب یہ کہ انسانی وجود کو بہت اچھے طریقے پر بنایا گیا ہے شو: ہو جا یعنی عملی نمونہ بن (شدن= ہونا) (وارث: حضرت ابراہیمؑ کے دین کا وارث (وارث= ترکہ پانے والا، سرپرست + ایمان= مراد دین، دین اسلام + ابراہیم= حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

شریعت (پر عمل پیرا ہو کر) احسن التقویم کا عملی نمونہ بن جا، (اور اس طرح صحیح معنوں میں) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا وارث بن۔

۲۸۰ پس طریقت چیست اے والا صفات
شرع را دیدن بہ اعماق حیات

لغت : طریقت: لغوی معنوی راستہ، مراد علم تصوف، تزکیہ باطن اے والا صفات: اے بلند اوصاف والے، اے عمدہ خوبیوں والے (اے + والا= بلند، اعلیٰ، عمدہ + صفات= صفت کی جمع، خوبیاں، اوصاف) بہ اعماق حیات: زندگی کی گہرائیوں سے ۔بہ= سے + اعماق= عمق کی جمع، گہرائیاں + حیات= زندگی)

تو اے اعلیٰ خوبیوں کے مالک (مخاطب)! طریقت کی تعریف کیا ہے؟ اس سے مراد ہے شرع کو زندگی کی گہرائیوں سے دیکھنا۔

۲۸۱ فاش می خواہی اگر اسرار دیں
جز بہ اعماق ضمیر خود مبیں

لغت : فاش: ظاہر، کھلا، روشن می خواہی: اگر تو چاہتا ہے اسرار دیں: دین کے بھید دین کے رموز اعماق ضمیر: اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں (بہ= میں+ اعماق= عمق کی جمع، گہرائیاں+ ضمیر= باطن، دل، روح+ خود= اپنا، اپنی) مبیں: مت دیکھ

اگر تو دین کے رموز کو واضح اور روشن دیکھنے کا خواہاں ہے تو پھر صرف اور صرف اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں جھانک۔

۲۸۲ گر نہ بینی، دین تو مجبوری است
ایں چنیں دیں از خدا مہجوری است

لغت : گرنہ بینی: اگر تو نہیں دیکھتا، اگر تو اس طرح نہیں دیکھ سکتا (گر= اگر+ نہ+ دیدن= دیکھنا) مجبوری است: مجبوری ہے یعنی مجبور کا دین ہے این چنیں: اس قسم کا، ایسا مہجوری است: دوری ہے۔

اگر تو اس طرح نہیں دیکھ سکتا تو اس کا مطلب ہے تیرا دین مجبوری کا دین ہے اور ایسا دین تو الٹا خدا سے دوری ہو گا۔

۲۸۳ بندہ تا حق را نبیند آشکار
بر نمی آید ز جبر و اختیار

لغت : نبیند آشکار: ظاہر نہیں دیکھتا بر نمی آید: باہر نہیں نکلتا (نہ+ بر آمدن= باہر آنا، باہر نکلنا) جبر و اختیار: (جبر= انسان کا اس کائنات میں خود کو مجبور محض سمجھنا+ و= اور+ اختیار= مراد انسان کا صاحب اختیار ہونا) یعنی انسان اسی بحث میں الجھا رہتا ہے کہ آیا وہ مجبور محض ہے یا اسے کچھ اختیار بھی ہے۔

جب تک آدمی حق کو روشن اور ظاہر نہیں دیکھ پاتا وہ جبر اور اختیار

کے چکر ہی سے باہر نہیں نکل سکتا۔

۲۸۴ تو یکے در فطرت خود غوطہ زن
مرد حق شو برظن و تخمیں متن

لغت : در: اپنی سرشت میں' اپنی خلقت میں (در= میں' اندر+ فطرت= سرشت' خلقت+ خود) غوطہ زن: غوطہ لگا (غوطہ= یہاں مراد محویت+ زدن= مارنا' لگانا' مراد غور و فکر کرنا) مرد حق شو: اللہ کا بندہ ہو جا برظن و تخمین: وہم و قیاس پر' (بر= پر+ ظن= وہم' گمان+ تخمین= قیاس' اندازہ) متن: مت تن' مت اکڑ (تنیدن= تننا' بننا' دھوکا دینا)

تو ذرا اپنی فطرت میں غوطہ زن ہو جا۔ وہم و گمان اور انداز و قیاس پر مت تن' بلکہ مرد حق بن جا۔

۲۸۵ تا بہ بینی زشت و خوب کار چیست
اندریں نہ پردہ اسرار چیست

لغت : بہ بینی: تو دیکھے یعنی تجھ میں پہچان پیدا ہو زشت: کام یا معاملے کا برا اور اچھا (زشت= برا' برائی' بدی+ و= اور+ خوب= اچھا' بہتر+ کار= کام' معاملہ) نہ پردہ: اسرار کے نو پردے' مراد نو آسمان' یعنی کل کائنات (نہ= نو+ پردہ= مراد آسمان+ اسرار= سر کی جمع' بھید)

تاکہ تجھے برائی اور بھلائی کی تمیز ہو سکے' اور اس طرح تو یہ جان سکے کہ اسرار کے ان نو پردوں (آسمانوں) میں کیا کچھ ہے۔

۲۸۶ ہر کہ از سر نبی گیرد نصیب
ہم بہ جبریل امیں گردد قریب

لغت : ہر کہ: جو کوئی از: نبی کے بھید سے' نبی کی رمز سے' نبی کی حقیقت سے (از= سے+ نبی= پیغمبر' اگر نون پر پیش ہو تو بمعنی قرآن) گیرد نصیب: بہرہ ور ہوتا ہے' حصہ حاصل کرتا ہے۔ ہم بہ: جبرئیل امیں سے بھی (ہم= بھی+ بہ= سے+ جبرئیل امیں علیہ السلام) گردد قریب: قریب ہو جاتا ہے' اسے قربت میسر آجاتی ہے۔

جو کوئی بھی رمز نبی سے بہرہ ور ہو گیا اسے حضرت جبرئیل امیں کی قربت میسر آگئی۔

۲۸۷ اے کہ می نازی بہ قرآن عظیم
تاکجا در حجرہ می باشی مقیم

لغت : اے کہ: تو جو، مراد مخاطب اور قاری نازیدن: ناز کرنا در حجرہ: حجرہ میں (در: میں، اندر + حجرہ = کمرہ، کوٹھڑی، عبادت کے لیے خلوتخانہ، مسجد سے ملحق کمرہ) اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جو صرف مذہبی بحثوں میں الجھے رہتے اور عمل سے عاری ہیں۔

تو جو قرآن کریم پر نازاں ہے، کب تک حجرے کو اپنا ٹھکانا بنائے رکھے گا۔

۲۸۸ در جہاں اسرار دیں را فاش کن
نکتہ شرع مبیں را فاش کن

لغت : فاش کن: فاش کر، ظاہر کر (فاش = ظاہر، کھلا + کردن = کرنا) نکتہ روشن شرع کا نکتہ = گہری اور باریک بات، حکمت کی بات، تہ کی بات، بھید + شرع = راستہ، مراد دین، دین اسلام + مبین = واضح، روشن، آشکار، آشکار کرنے والا، شرع مبین یعنی شریعت محمدیؐ + را = کو)

(باہر نکل اور) دنیا میں اسرار دیں فاش کر دے۔ نکتہ شرع مبیں کے فاش کرنے کا بھی سامان کر۔

۲۸۹ کس نہ گردد درجہاں محتاج کس
نکتہ شرع مبیں ایں است و بس

لغت : کس نہ گردد: کوئی نہ ہو، کوئی بھی نہ ہو (کس = کوئی + نہ + گردیدن = ہو جانا، گھومنا، پھرنا) محتاج کس: کسی کا محتاج (محتاج = ضرورت مند، یہاں مراد دوسروں کا دست نگر + کس = کوئی) این: یہ ہے اور بس، محض یہی ہے۔

کوئی بھی دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہو، شرع مبیں کا بس یہی نکتہ ہے۔

۲۹۰ مکتب و ملا سخن یا ساختند
مومناں ایں نکتہ را نشناختند

لغت : مکتب و ملا: مدرسہ اور ملا' مراد مذہبی تعلیم کے ادارے اور دین کا معمولی علم رکھنے والے مذہبی پیشوا سخنہا: انہوں نے باتیں بنائیں یعنی یہ لوگ مذہبی بحثوں اور تاویلوں ہی میں کھوئے رہے (سخن ہا= سخن کی جمع' باتیں+ ساختن= بنانا) نشناختند: انہوں نے (مسلمانوں نے) یہ پہچانا یعنی نہ پا سکے۔

مکتب اور ملا باتوں اور تاویلوں میں کھو گئے' نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان اس نکتے کو پا نہ سکے۔

۲۹۱ زندہ قومے بود از تاویل مرد
آتش او در ضمیر او فسرد

لغت : زندہ: ایک زندہ قوم تھی' یعنی مسلمان ایک زندہ قوم تھے (زندہ= یہاں مراد صاحب جوش و ولولہ اور اہل عزم و ہمت (زیستن= جینا' زندہ رہنا' زندگی کرنا)+ قومے= ایک قوم+ بود= تھی) از تاویل: تاویل سے (از+ تاویل= شرح' لوٹا دینا' تعبیر تفسیر' ظاہر سے پھیر کر دوسرے معنی پہنانا) آتش او: اس کی آگ آتش: افسردن' ٹھٹھر جانا' سرد ہو جانا' ٹھنڈا ہو جانا۔

(مسلمان) ایک زندہ قوم تھی' تاویل کے ہاتھوں ختم ہو کے رہ گئی۔ اس کی آگ اس کے ضمیر میں میں ٹھنڈی ہو گئی۔

۲۹۲ صوفیان با صفا را دیدہ ام
شیخ مکتب را نکو سنجیدہ ام

لغت : صوفیان: باصفا صوفیوں کو (صوفیان= صوفی کی جمع' اہل طریقت+ باصفا= پاکیزہ سرشت' پاکیزگی والے+ را= کو) دیدہ ام: میں نے دیکھا ہے نکو: اچھی طرح میں نے پرکھا ہے (سنجیدن= تولنا' جانچنا' پرکھنا)

میں نے باصفا صوفیوں کو دیکھا اور شیخ مکتب کو بہت اچھی طرح پرکھا ہے۔

۲۹۳ عصر من پیغمبرے ہم آفرید

آنکہ در قرآن بغیر از خود ندید

لغت : پیغمبرے ہم: ایک پیغمبر بھی' ایک پیغمبر کو بھی آفریدن: پیدا کرنا' جنم دینا بغیر از خود: اپنے سوا' اپنی ذات کے علاوہ (بغیر= سوائے' علاوہ+ از= سے+ خود= اپنا' اپنی' اپنی ذات)

میرے دور نے تو ایک پیغمبر کو بھی جنم دیا ہے' اور وہ بھی ایسا پیغمبر کہ جسے قرآن کریم میں اپنی ذات کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آیا۔

۲۹۴ ہر یکے دانائے قرآن و خبر
در شریعت کم سواد و کم نظر

لغت : دانائے: قرآن اور حدیث کا عالم' عالم قرآن و حدیث بنا پھرتا ہے (دانا= عالم' جاننے والا (دانستن جاننا)+ قرآن+ خبر= حدیث) کم سواد: کم علم۔ کم+ سواد= پڑھنے لکھنے کا ملکہ' ذہین) کم نظر: غور و فکر سے محروم

یوں تو ہر کوئی قرآن اور حدیث کا عالم بنا پھرتا ہے لیکن شریعت کے معاملے میں وہ کم علم اور کم نظر ہے۔

۲۹۵ عقل و نقل افتادہ در بند ہوس
منبر شاں منبر کاک است و بس

لغت : عقل و نقل: مراد علوم عقلی اور علوم نقلی= علوم عقلی+ و= اور+ نقل= یعنی علوم نقلی) افتادن: پڑنا' گرنا در بند ہوس: ہوس کی قید میں' ہوس کی زنجیر میں (در= میں+ بند= قید' زنجیر' بیڑی+ ہوس= لالچ' حرص) منبر شاں: ان کا منبر منبر کاک است: روٹی کا منبر ہے' روٹی کی تپائی ہے' یعنی روٹی کمانے کا ایک ذریعہ ہے (منبر= یہاں مراد لکڑی کی تپائی یا میز جس پر نان بائی روٹیاں رکھ کر بیچتا ہے+ کاک= روٹی کی ایک قسم+ است)

عقل اور نقل دونوں حرص و ہوس کا شکار ہیں۔ ان علوم کے علماء کے منبر کی حیثیت محض روٹی کی تپائی کی ہے۔

۲۹۶ زیں کلیماں نیست امید کشود
آستیں ہا بے ید بیضا چہ سود؟

لغت : زیں کلیماں: ان نام نہاد کلیموں سے (زیں = ازیں کا مخفف ' از = سے + ایں = یہ ' اس ' ان + کلیماں = کلیم کی جمع ' کلام کرنے والا ' حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ) امید کشود: سلجھاؤ کی امید ' مشکل حل ہونے کی توقع ' فائدے کی توقع (امید = توقع = کشود = سلجھاؤ ' مشکل کا حل ' فائدہ (کشودن = کشادن بمعنی کھولنا رہا کرنا ' گتھی وغیرہ سلجھانا) ید بیضا: روشن ہاتھ کے بغیر (بے = بغیر + ید = ہاتھ + بیضا = روشن ' تلمیح قرآنی ہے۔ حضرت موسیٰ کا ایک معجزہ۔ جب وہ ہاتھ جیب سے باہر نکالتے تو انتہائی روشن ہوتا)

ان کلیموں سے سلجھاؤ اور فراغ کی کوئی توقع نہیں۔ جب ان کی آستینیں ید بیضا ہی سے محروم ہیں تو پھر کیا فائدہ؟

۲۹۷ کار اقوام و ملل ناید درست
از عمل بنما کہ حق در دست تست

لغت : کار اقوام و ملل: قوموں اور ملتوں کا مسئلہ (کار = کام ' معاملہ ' مسئلہ + اقوام = قوم کی جمع + و = اور + ملل = ملت کی جمع ' قومیں ' مذاہب ' فرقے) ناید درست) ٹھیک نہ ہوگا۔ از عمل بنما: تو عمل سے ظاہر کر ' تو عمل کر کے دکھا (از = سے نمودن = دکھانا ' ظاہر کرنا ' آشکار کرنا ' آشکار ہونا) در: تیرے ہاتھوں میں ہے۔

قوموں اور ملتوں کا معاملہ ٹھیک نہ ہوگا ' تو عمل کر کے دکھا کہ حق تیرے ہاتھ میں ہے۔

اشکے چند بر افتراق ہندیاں

اہل برصغیر کا افتراق (افتراق = تفرقہ ' انظار ' باہمی اختلافات ' ہندیاں ' ہندی کی جمع ' اہل ہند یعنی برصغیر کے لوگ)

۲۹۸ اے ہمالہ! اے اٹک! اے رود گنگ
زیستن تا کے چناں بے آب و رنگ

لغت : اے اٹک: اے اٹک یعنی دریائے اٹک (اے + اٹک = پاکستان کا مشہور دریاے اٹک) اے دریاے گنگن (گنگا برصغیر کا مشہور اور ہندوؤں کا پوتر دریا) زیستن: جینا' زندگی بسر کرنا۔ چناں: اس طرح کا بے رونق' اس قسم کا بے کیف (چناں = ویسا' یہاں مراد اس قسم کا + بے آب و رنگ = بے رونق' بے کیف' زندگی کی حقیقی مسرتوں سے محروم بے + آب = چمک' تاب' پانی + و = اور + رنگ)

اے ہمالیہ! اے اٹک! اے دریائے گنگا! اس قسم کا بے رونق جینا کب تک؟

۲۹۹ پیر مرداں از فراست بے نصیب
نوجواناں از محبت بے نصیب

لغت : پیر مرداں = بوڑھے آدمی از فراست: دانائی سے' زیرکی سے' فہم وشعور سے (از + فراست = تیز فہمی' شعور' دانائی)

(یہاں کے) بوڑھے ہیں تو وہ فہم و زیرکی سے محروم ہیں' نوجوان ہیں تو وہ محبت سے بے بہرہ۔

۳۰۰ شرق و غرب آزاد و مانخچیر غیر
خشت ما سرمایہ تعمیر غیر

لغت : نخچیر غیر: ہم غیر کے شکار یعنی ہماری گردنوں میں غیر کی غلامی کا جوا ہے (ما = ہم + نخچیر = شکار' مراد غلام + غیر = دوسری قوت) خشت ما: ہماری اینٹ' یعنی ہمارے ذرائع اور دولت ۔ خشت = اینٹ' مراد ذرائع' وسائل اور دولت + ما = ہماری' ہمارے) سرمایہ: غیر کی تعمیر کا سامان' مراد دوسری قوم ہمارے وسائل و ذرائع اور دولت سے اپنی تعمیر کر رہی ہے (سرمایہ = پونجی' سرمان + تعمیر = آبادی' مراد خوشحالی + غیر = دوسری قوم)

مشرق اور مغرب تو آزاد ہیں لیکن ہماری گردنوں میں غیر کی غلامی کا جوا ہے۔ (جس کے نتیجے میں) ہماری اینٹ غیر کی تعمیر کا سامان بن رہی ہے۔

۳۰۱ زندگانی برمراد دیگراں

جاوداں مرگ است نے خواب گراں

لغت : برمراد: دوسروں کی خواہش پر، دوسروں کے حسب خواہش (بر= پر+ مراد= آرزو، خواہش+ دیگراں= دیگر کی جمع، دوسرے، مراد غالب قوم) نے خواب گراں: گہری نیند نہیں (نے= نہیں+ خواب= نیند (خفتن، خوابیدن= سونا)+ گراں= بوجھل، وزنی، مراد گہری)

دوسروں کے حسب خواہش زندگی بسر کرنا ہمیشہ کی موت ہے۔ اسے گہری نیند کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

۳۰۲ نیست ایں مرگے کہ آید ز آسماں
تخم او می بالد از اعماق جاں

لغت : ایں مرگے: یہ موت کہ آید: جو آتی ہے از آسماں: آسماں سے یعنی جس کا پروانہ آسمان سے آتا ہے تخم او: اس کا بیج، اس کا پودا (تخم= بیج، یہاں پودا بھی مراد ہو سکتا ہے+ او= اس کا، وہ) می بالد: پھلتا پھولتا ہے، نشوونما پاتا ہے۔ از اعماق: روح کی گہرائیوں سے (از= سے+ اعماق= عمق، گہرائیاں+ جان= روح)

یہ وہ موت نہیں ہے جس کا پروانہ آسمان سے آتا ہے، اس کا بیج تو روح کی گہرائیوں میں نشوونما پاتا ہے۔

۳۰۳ صید او نہ مردہ شوخواہد نہ گور
نے ہجوم دوستاں از نزد و دور

لغت : مردہ شوخواہد: غسال چاہتا ہے، غسال کی ضرورت ہے (مردن= مرنا+ شستن= دھونا، غسل دینا، پاک کرنا+ خواستن= چاہنا، درکار ہونا) ہجوم دوستاں: احباب کا جلوس (ہجوم= بھیڑ، مراد ماتمی جلوس+ دوستاں= دوست کی جمع مراد احباب اور عزیز و اقارب)

اس موت کے شکار کو نہ تو غسال کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ قبر کی حاجت نہ ماتم کرنے والے احباب اور عزیز و اقارب کے ہجوم کی احتیاج۔

۳۰۴ جامہ کس در غم او چاک نیست

دوزخ او آں سوئے افلاک نیست

لغت : جامہ کس: کسی کا لباس، کسی کا بھی لباس در غم او: اس کے ماتم میں چاک نیست: چاک نہیں ہے۔ آں سوے افلاک: آسمانوں کے اس پار (آں= اس، وہ+ شو= طرف+ افلاک= فلک کی جمع، آسمان)

کسی کا بھی لباس اس کے ماتم میں چاک نہیں ہے۔ اس کا دوزخ، آسمانوں کے اس پار نہیں ہے۔

۳۰۵ در ہجوم روز حشر اورا مجو
ہست در امروز او فردائے او

لغت : در ہجوم: حشر کے دن کے ہجوم میں، قیامت کے ہجوم میں (در ہجوم= بھیڑ+ روز= دن+ خطر= قیامت) او را مجو: اسے مت تلاش کر (او= اسے اس، وہ+ را= کو+ جستن+ تلاش کرنا) در امروز او: اس کے امروز میں (امروز= آج کا دن، آج مراد مال+ او= اس کے، اس کا، وہ) فردا ے او: اس کا فردا (فردا= آنے والا کل، مستقبل+ او)

قیامت کے ہجوم میں اسے مت تلاش کر اس کے تو امروز ہی میں اس کا فردا (قیامت) پوشیدہ ہے۔

۳۰۶ ہر کہ این جا دانہ کشت ایں جا درود
پیش حق آں بندہ رابردن چہ سود

لغت : دانہ کشت: بیج بویا، فصل بوئی (دانہ= بیج، مراد فصل+ کشتن= بونا) اینجا: یہیں، اسی جگہ (ایں= اسی، اس، یہ+ جا= جگہ) درودن) کاٹنا فصل وغیرہ بردن: لے جانا۔

جس نے یہاں فصل بوئی اس نے یہیں کاٹ لی، پھر ایسے بشر کو اللہ کے حضور لے جانے کا فائدہ؟

۳۰۷ امتے کز آرزو نیشے نہ خورد
نقش او را فطرت از گیتی سترد

لغت : امتے: جو قوم، جس قوم کز: کہ آرزو سے نیشے: کوئی ڈنک

نہیں کھایا یعنی اس میں تڑپ پیدا نہیں ہوئی (نیشہے= ایک یا کوئی ڈنک+ نہ + خوردن= کھانا) نقش او: اس کا نقش، اس کی تحریر، مراد اس کا وجود (نقش= تحریر، صورت، عبادت، وجود+ او= اس کا، وہ) از گیتی زمانے سے مٹا دیا، صفحہ ہستی سے مٹا دیا، صفحہ گیتی سے مٹا دیا (از= سے+ گیتی= زمانہ+ستردن: کھرچ ڈالنا، چھیل ڈالنا، مٹا ڈالنا)

جس قوم میں آرزو نے تڑپ پیدا نہیں کی، فطرت نے اس کا نقش صفحہ گیتی ہی سے مٹا دیا۔

۳۰۸ اعتبار تخت و تاج از ساحری است
سخت چوں سنگ ایں زجاج از ساحری است

لغت : اعتبار: تخت اور تاج کا اعتبار (اعتبار= یقین، بھروسا، ساکھ، وہم، غیر حقیقی، فرضی+ تخت+ و= تاج) از: جادوگری سے ہے (از= سے+ ساحری= جادوگری+ است= ہے) سخت: پتھر کی طرح سخت (سخت+ چوں= طرح، مانند+ سنگ) کے باعث ہے، جادوگری سے ہے (از= سے، کے باعث+ ساحری= جادوگری+ است= ہے)

تخت اور تاج کا اعتبار جادوگری سے ہے۔ یہ شیشہ، پتھر کی مانند سخت ہے تو جادوگری ہی کے سبب ہے۔

۳۰۹ در گذشت از حکم ایں سحر مبیں
کافری از کفر و دینداری ز دیں

لغت : درگذشت: گذر گئی، مٹ گئی، جاتی رہی (درگذشتن= گذر جانا، جاتے رہنا) از حکم: اس واضح جادو کے سبب (از= سے+ حکم= فرمان، فتویٰ، اجازت، مراد باعث، سبب، کی بنا پر+ ایں= اس کا، یہ+ سحر= جادو+ مبیں= روشن، واضح، کھلا) کفر سے کافری (کافری= کافرین، مراد کفر کی اصل+ از= سے+ کفر)

اس واضح جادو کے باعث کفر سے کافری جاتی رہی اور دین سے دینداری مفقود ہو گئی۔

۳۱۰ ہندیاں بایک دگر آویختند
فتنہ ہاے کہنہ باز انگیختند

لغت : آویختن: الجھنا' لٹکنا' بھڑکنا فتنہ ہا: پرانے فتنے (فتنہ ہاں فتنہ کی جمع' ایسی باتیں جو فساد اور ناچاقی کا باعث بنیں + کہنہ پرانے' پرانا) باز انگیختند: پھر ابھارا' پھر ہوا دی (باز= پھر' دوبارہ + انگیختن= ابھارنا' اٹھنا' اٹھانا' یہاں مراد ہوا دینا)

اہل برصغیر آپس ہی میں الجھتے رہے اور پرانے فتنوں ہی کو ہوا دیتے رہے۔

۳۱۱ تا فرنگی قومے از مغرب زمیں
ثالث آمد در نزاع کفر و دیں

لغت : فرنگی: ایک فرنگی قوم' ایک یورپی قوم' انگریز قوم سرزمین مغرب سے' یورپ سے ثالث آمد: ثالث بنا' ثالث آیا ہے (ثالث= لغوی معنی تیسرا' اصطلاح میں پنچ' دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرانے والا= آمدن= آنا یہاں مراد بننا' کردار ادا کرنا) در نزاع: کفر اور دین کے جھگڑے میں' ہندو اور مسلمان کے تنازع میں (در= میں+ نزاع= جھگڑا' تنازع' لڑائی + کفر+ و= اور+ دین)

جب سے سرزمین مغرب کی انگریز قوم' کفر اور دین کے تنازع میں ثالث کا کردار ادا کرنے لگی ہے۔

۳۱۲ کس نداند جلوۂ آب از سراب
انقلاب! اے انقلاب! اے انقلاب!

لغت : نداند: نہیں جانتا' مراد امتیاز نہیں رہا جلوہ آب: پانی کا جلوہ سراب سے' یعنی پانی کی شفافی اور سراب کی چمک میں (جلو= ظاہر ہونا' نمایاں ہونا' سامنے ہونا+ آب= پانی= از= سے+ سراب= دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت جس پر پانی کا دھوکا ہوتا ہے' دھوکا' فریب) اے انقلاب: دوسرے مصرع میں انقلاب کی تکرار سے اس کی آمد کی آرزو کا اظہار ہوتا ہے۔

کسی کو بھی پانی کی شفافی اور سراب کی چمک میں امتیاز نہیں رہا۔ ہاں اب انقلاب آنے میں کیا دیر ہے۔

۳۱۳ اے ترا ہر لحظہ فکر آب و گل
از حضور حق طلب یک زندہ دل

لغت : فکر: آب و گل کی فکر ہے روٹی پانی کا غم ہے' روزی کی فکر لگی رہتی ہے (فکر= سوچ' پریشانی' غم+ آب= پانی+ و= اور+ گل= مٹی' گارا' مراد روزی' روٹی پانی اور دنیوی ضروریات' ضروریات زندگی) طلبیدن) مانگنا یک زندہ دل: ایک دل زندہ ۔یک= ایک+ زندہ= یعنی جو دنیاوی آلائشوں سے پاک صرف ذات حق کی رضا کا طالب ہو+ دل)

میاں! تو ہر لحہ بس روٹی پانی ہی کے چکر میں ہے' مولا کریم کی بارگاہ سے ایک زندہ دل کی آرزو بھی تو کر۔

۳۱۴ آشیانش گرچہ در آب و گل است
نہ فلک سرگشتۂ ایں یک دل است

لغت : آشیانش: اس کا ٹھکانا' اس کا گھونسلا (آشیاں= ٹھکانا' گھونسلا+ ش= اس کا یعنی اس دل کا) در: آب و گل میں ہے' جسم میں ہے سرگشتۂ: اس ایک دل کے سرگشتہ (سرگشتہ= آوارہ' گھومنے والا' حیران پریشان)

دل کا ٹھکانا ہرچند مادہ (جسم) میں ہے لیکن نو آسمان اس ایک دل کے ہاتھوں آوارہ (گردش میں) ہیں۔

۳۱۵ تانہ پنداری کہ از خاک است او
از بلندی ہائے افلاک است او

لغت : تانہ پنداری: کہیں یہ نہ سمجھ لینا (تا= تاکہ' کہیں+ نہ+ پنداشتن= سمجھنا' خیال کرنا) از خاک: خاک سے ہے یعنی مٹی کا بنا ہوا ہے یا اس کا خمیر مٹی سے ہے از بلندی: آسمانوں کی بلندیوں میں سے ہے (از= سے یعنی میں سے+ بلندی ہا= بلندی کی جمع+ افلاک= فلک کی جمع' آسمان+ است= ہے)

کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ دل کا خمیر بھی مٹی ہی سے ہے' وہ تو افلاک کی

بلندیوں میں سے ہے۔

۳۱۶ این جہاں اورا حریم کوے دوست
از قبائے لالہ گیرد بوے دوست

لغت : حریم: محبوب کی گلی کی چار دیواری ہے (حریم= چار دیواری+ کو= کوچہ، گلی+ دوست۔ محبوب، ذات خداوندی) گرفتن: حاصل کرنا، لینا بوے دوست: دوست کی خوشبو، یعنی اسے مظاہر فطرت میں خدا ہی کا جلوہ نظر آتا ہے۔ (بو= خوشبو+ دوست= محبوب، ذات حق)

یہ دنیا اس کے لیے دوست کی گلی کی چار دیواری کی مانند ہے۔ وہ لالہ کی قبا سے دوست کی خوشبو پالیتا ہے۔

۳۱۷ ہر نفس با روز گار اندر ستیز
سنگ رہ از ضربت او ریز ریز

لغت : با روز گار: زمانے کے ساتھ اندر ستیز: لڑائی میں ہے یعنی سر سر پیکار ہے (اندر= میں+ ستیز= لڑائی، پیکار) از ضربت او:

وہ (دل) ہر لمحہ زمانے سے بر سر پیکار رہتا ہے۔ اس کی ضرب سے پتھر بھی ریزہ ریزہ ہو کے رہ جاتا ہے۔

۳۱۸ آشنائے منبر و دار است او
آتش خود را نگہدار است او

لغت : آشنائے: منبر اور دار کا شناسا (آشنا= وقف، شناس+ منبر= وعظ کہنے کا زینہ، یہاں مراد گفتار+ و= اور+ دار= پھانسی، یہاں مراد کردار) آتش خودرا: اپنی آگ نگہدار است: رکھوالا ہے۔

وہ منبر اور دار دونوں سے شناسا ہے۔ وہ اپنی آگ کا خود ہی رکھوالا ہے۔

۳۱۹ آبجوے و بحر ہا دارد ببر
می دہد موجش ز طوفانے خبر

لغت : آبجوے: ایک ندی مراد دیکھنے میں ایک ندی بحرہا: بحر کی جمع، کئی

سمندر' سمندروں کے سمندر ببر: پہلو میں' اپنے اندر موجش: اس کی موج (موج= لہر+ ش= اس کی) زطوفانے خبر: کسی یا ایک طوفان کی خبر (ز= از بمعنی سے+ طوفانے= کسی طوفان' ایک طوفان+ خبر)

دیکھنے میں تو وہ ایک چھوٹی سی ندی ہے لیکن اس کے اندر سمندروں کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ اس کی لہر سے کس طوفان کا پتا چلتا ہے۔

۳۲۰ زندہ و پایندہ بے نان تنور
میرد آں ساعت کہ گردد بے حضور

لغت : زیستن: جینا' زندگی بسر کرنا' پائیدن' پابیدن: ہمیشہ رہنا' جاوداں رہنا نان تنور: تنور کی روٹی کے بغیر' مراد شکم پروری سے بے نیاز کہ گردد: جب ہو جاتا ہے بے حضور: حضوری سے محروم (بے= بغیر' یعنی محروم+ حضور ں موجودگی' اصطلاح میں دل کی اللہ کے ساتھ اس طرح وابستگی کہ احکام غیبی اس کے سامنے احکام عین بن جائیں' یعنی یوں معلوم ہو کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ سامنے مشاہدہ کر رہا ہے۔)

وہ تنور کی روٹی کے بغیر ہی زندہ اور پایندہ ہے' ہاں اس کی موت اس وقت واقع ہوتی ہے جب وہ حضور سے محروم ہو جاتا ہے۔

۳۲۱ چوں چراغ اندر شبستان بدن
روشن از وے خلوت و ہم انجمن

لغت : چون چراغ: چراغ کی مانند شبستان: وجود کا شبستان (شبستان (شب+ ستان) سونے کی جگہ' تنہائی کی جگہ' امرا وغیرہ کے سونے کی خاص جگہ+ بدن) روشن: اس سے روشن ہے۔

بدن کے تاریک محل میں اس کی حیثیت چراغ کی ہے۔ اس کی روشنی سے خلوت بھی منور ہے اور جلوت بھی درخشاں۔

۳۲۲ این چنیں دل خود نگر' اللہ مست
جز بدرویشی نمی آید بدست

لغت : این: اس قسم کا دل' ایسا دل خود نگر: اپنی ذات میں جھانکنے والا اللہ

مست: خدا مست، خدا کی ذات میں محو نمی آید: نہیں آتا۔

اس قسم کا خود نگر اور اللہ مست دل درویش کے بغیر ہاتھ لگنا ممکن نہیں۔

۳۲۳ اے جواں دامان او محکم بگیر
در غلامی زادهٔ آزاد میر

لغت : مراد اے جوان نسل کے افراد دامان او: اس کا دامن، یعنی ایسے دل کا دامن محکم بگیر: مضبوطی سے تھام لے زادہ ای: تو پیدا ہوا ہے آزاد مر ایسی حالت میں مر کہ تو کسی غیر قوم کا غلام نہ ہو۔

اے جواں نسل ایسے دل کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔ تیری پیدائش غلامی میں ہوئی ہے، مر تو آزادی کی حالت میں

سیاسیات حاضرہ

۳۲۴ می کند بند غلاماں سخت تر
حریت می خواند او را بے بصر

لغت : بند غلاماں: غلاموں کے بندھن کو، غلاموں کی زنجیر کو (بند= زنجیر، بندھن، قید+غلاماں= غلام کی جمع، دوسری قوم کے محکوم) خواندن: پڑھنا، یہاں بمعنی کہنا بے بصر: بصیرت سے محروم شخص۔

یہ غلاموں کی غلامی کے بندھن کو کچھ زیادہ ہی مضبوط کر دیتی ہے لیکن بصیرت سے عاری شخص اسے حریت کا نام دیتا ہے۔

۳۲۵ گرمی ہنگامہ جمہور دید
پردہ بر روئے ملوکیت کشید

لغت : گرمی: عوام کی ہنگامہ کی گرامی، عوام کے جوش و خروش کی تیزی برروی ملوکیت: ملوکیت کے چہرے پر، بادشاہت یعنی ایک فرد کی حکومت کے چہرے پر کشیدن: کھنچنا، ڈالنا یہاں بمعنی ڈھانپ دینا۔

اس نے عوام کے جوش و خروش کی گرمی دیکھی اور ملوکیت کے چہرے کو پردے سے ڈھانپ دیا۔

۳۲۶ سلطنت را جامع اقوام گفت
کار خودرا پختہ کرد و خام گفت

لغت : سلطنت را: حکومت کو، سلطنت یا بادشاہت کو جامع اقوام: قوموں کو جمع کرنے والی (جامع = جمع کرنے والی + اقوام = جمع قوم) کار خورد: اپنے کام کو اپنے معاملے کو پختہ کرد: مضبوط کیا، پکا کیا۔

سلطنت کو اس نے جامع اقوام کا نام دیا۔ اپنے کام کو اس نے پختہ کیا اور اسے خام قرار دیا۔

۳۲۷ در فضایش بال و پر نتواں کشود
با کلیدش ہیچ در نتواں کشود

لغت : در: اس کی فضا میں (در + فضا = فراخی زمین، وسعت + ش = اس کی) بال: باز و اور پر، پرواز کے بازو نتواں کشود: کھولے جا سکے یعنی جھاڑے نہیں جا سکتے۔ (نہ + تو انستن = سکنا + کشودن = کھولنا یہاں بمعنی جھاڑنا یعنی اڑنے کے لیے تیار ہونا) با کلیدش: اس کی چابی سے۔

اس کی فضا میں بال و پر جھاڑے نہیں جا سکتے۔ اس کا چابی سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جا سکتا۔

۳۲۸ گفت با مرغ قفس اے درد مند
آشیاں در خانہ صیاد بند

لغت : گفت: اس نے کہا، مشورہ دیا مرغ قفس: مقید پرندے سے، محبوس پرندے کو (مرغ = پرندہ + قفس = پنجرہ، مراد غلام قوم کو) اے درد مند: اے مصیبت میں گرفتار، اے مصیبت زدہ (اے + درد = تکلیف، دکھ، مصیبت + مند = والا، درد مند یعنی صاحب درد، دکھ میں مبتلا) در خانہ صیاد بند: کے گھر میں بنا یعنی غاصب قوم سے وابستگی رکھ۔

مرغ قفس کو اس کا مشورہ ہے کہ اے مصیبت زدہ تو اپنا گھونسلا صیاد

کے گھر میں بنا۔

۳۲۹ ہر کہ سازد آشیاں در دشت و مرغ
او نبا شد ایمن از شاہین و چرغ

لغت : در: دشت اور سبزہ زار میں۔ (مرغ= خودر و سبزہ یہاں مراد مرغزار یعنی سبزہ زار) بنا شد ایمن: محفوظ نہیں ہوتا' امن میں نہیں رہتا از: شاہین اور تیندوے سے۔ (چرغ= تیندوا' شکرے کی قسم کا ایک شکاری پرندہ' لگڑ بھگا)

جو کوئی اپنا گھونسلا دشت اور سبزہ زار میں بناتا ہے وہ شاہین اور تیندوے سے محفوظ نہیں رہتا۔

۳۳۰ از فسونش مرغ زیرک دانہ مست
نالہ ہا اندر گلوے خود شکست

لغت : از فسونش: اس کے جادو سے مرغک زیرک: چالاک پرندہ' ہوشیار پرندہ دانہ مست: دانے میں مست ہو گیا' دانے میں کھو گیا (دانہ+ مست= بے خود' یہاں مراد کھو جانے یا الجھ کے رہ جانے والا) نالہ ہا: نالہ کی جمع' مراد' رونا یہاں بمعنی چہچہانا شکستن: توڑنا یہاں بمعنی بند کر لینا دفن کر لینا۔

اس کے سحر سے زیرک پرندہ بھی دانے میں الجھ کے رہ گیا۔ اس نے اپنے تمام چہچہے اپنے گلے ہی میں دفن کر لیے۔

۳۳۱ حریت خواہی بہ پیچاکش میفت
تشنہ میر و برنم تاکش میفت

لغت : حریت خواہی: اگر تجھے آزادی کی خواہش ہے بہ پیچاکش: اس کی پیچاک میں' اس کی عشق پیچاں میں (بہ= میں= پیچاک= عشق پیچہ یا عشق پیچاں' ایک زرد رنگ کی بیل جو جس درخت یا پودے پر چڑھ جائے اسے خشک کر دیتی ہے+ ش= اس کی) میفت: مت گر' مراد دور رہ (افتدن= گرنا) تشنہ میر: پیاسا مرجاو: یہاں بمعنی لیکن برنم: اس کی تاک کی نمی پر (تاک) انگوری کی بیل) مت گر' مراد اس کی طرف مت دیکھ' توجہ نہ کر (افتادن= گرنا)

اگر تجھے حریت کی آرزو ہے تو اس کی پیچاک سے دور رہ پیاسا مر جا لیکن اس کی تاک کی نمی کی طرف توجہ نہ کر۔

۳۳۲ الحذر از گرمی گفتار او
الحذر از حرف پہلو دار او

لغت : الحذر: بچ' دور رہ' خدا کی پناہ' الاماں از گرمی: اس کی گرم گفتاری سے از حرف: اس کی پہلو دار باتوں سے (حرف = مراد باتیں + پہلو دار = کئی پہلو رکھنے والی' ایسی بات جس کے کئی مطلب نکلتے ہوں)

اس کی گرم گفتاری سے خدا کی پناہ۔ اس کی پہلو دار باتوں سے الاماں

۳۳۳ چشم ہا از سرمہ اش بے نور تر
بندہ مجبور ازو مجبور تر

لغت : از سرمہ اش: اس کے سرمے سے بے نور تر: زیادہ اندھی' پہلی روشنی سے بھی محروم' بہت بے نور ازو: اس سے مجبور تر: زیادہ مجبور' بہت بے بس۔

اس کے سرمے سے آنکھیں اپنی پہلی روشنی سے بھی محروم ہو جاتی ہیں اور مجبور انسان اس کی بدولت زیادہ مجبور ہو جاتا ہے۔

۳۳۴ از شراب ساتگینش الحذر
از قمار بد نشینش الحذر

لغت : از شراب: اس کے پیالے کی شراب سے (ساتگیں = پیالہ) از قمار: اس کے بد نشیں قمار سے (قمار = جوا + بد نشیں = جس میں ہار ہو' جس میں پانسا الٹ پڑے (بد = برا + نشستن = بیٹھنا' نقش پانسا وغیرہ بیٹھنا) + ش)

اس کے پیالے کی شراب سے دور رہ۔ اس کے قمار بد نشیں سے بچ۔

۳۳۵ از خودی غافل نہ گردد مرد حر
حفظ خود کن حب افیونش مخور

لغت : غافل: غافل نہیں ہوتا' بے اعتنا نہیں رہتا حفظ خود کن: اپنی ذات کا تحفظ کر حب افیونش مخور: اس کی افیون کی گولی مت کھا۔

مرد آزاد خودی سے غافل نہیں رہتا۔ اپنی ذات کا تحفظ کر۔ اس کی افیون کی گولی مت کھا۔

۳۳۶ پیش فرعوناں بگو حرف کلیم
تاکند ضرب تو دریا را دونیم

لغت : پیش: فرعونوں کے سامنے، قوت کے آمروں کے سامنے (پیش= سامنے + فرعوناں= فرعون کی جمع، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا بادشاہ جس نے خدا کی/ کا دعوئ کیا اور حضرت موسیٰ اور ان کے پیرو کاروں کو تنگ کیے رکھا، یہاں مراد فرعون صفت حکمران، آمر ارباب استبداد، غاصب حکمران) حرف کلیم: کلیم کی بات یعنی کلیم کے انداز میں بات، نعرہ حق بلند کر۔ حرف= بات+ کلیم= حضرت موسیٰ کلیم اللہ جنہوں نے فرعون کے سامنے نعرہ حق بلند کیا۔) ضرب تو: تیری ضرب، تیرا حملہ دونیم: دو ٹکڑے، یعنی چیر دے، تلمیح قرآنی ہے۔ جب فرعونی فوجوں نے حضرت موسیٰ اور ان کے پیرو کاروں کا تعاقب کیا تو حضرت موسیٰ نے اپنا عصا دریا میں مارا جس سے دریا میں خشکی کا راستہ بن گیا اور حضرت موسیٰ دریا پار کر گئے۔ پانی پھر اپنی جگہ پر آگیا اور فرعون وغیرہ اس میں غرق ہو گئے۔

وقت کے فرعونوں کے سامنے موسیٰؑ کے انداز میں بات کر تاکہ تری ضرب دریا کو چیر کے رکھ دے۔

۳۳۷ داغم از رسوائی ایں کارواں
در امیر او ندیدم نور جاں

لغت : داغم: میں داغ ہوں، میں جلا ہوا ہوں یعنی میں دل سوختہ ہوں (داغ= جلنا، بہت گرم، سوزاں) از رسوائی: اس کارواں یعنی ملت اسلامیہ کی ذلت سے (سروائی= ذلت، پستی، بدنامی + ایں= یہ + کارواں= قافلہ یعنی امت مسلمہ) در امیر او: اس کے رہبر میں نور جاں: باطنی نور۔

میں اس کارواں کی رسوائی سے دل سوختہ ہوں۔ اس کے رہنما میں مجھے نور جاں نظر نہیں آیا۔

۳۳۸ تن پرست و جاہ مست و کم نگہ
اندرونش بے نصیب از لا الہ

لغت : جاہ مست: شان و شوکت کا متوالا' ظاہری نمود اور شان کا رسیا کم نگہ: کم نگاہ= کوتاہ نظر' غافل (کم= تھوڑی' تھوڑا+ نگہ= نگاہ کا مخفف' مراد ایسا شخص جو دور اندیش اور دور بین نہ ہو۔ اندرونش: اس کا اندر' اس کا باطن

وہ جسم کا غلام' ظاہری نمود میں مست اور کم نگاہ ہے۔ اس کا سینہ لا الہ سے بے بہرہ ہے۔

۳۳۹ در حرم زاد و کلیسا را مرید!
پردہ ناموس ما را برد درید

لغت : در حرم: حرم میں' مراد بطور مسلمان (در= میں' اندر+ حرم= چار دیواری' حرم کعبہ' مراد اسلام) زادن: پیدا ہونا' پیدا کرنا کلیسا را مرید: کلیسا کا مرید' یعنی مغرب زدہ (کلیسا= گرجا' عیسائیوں کی عبادت گاہ' مراد مغربی اور فرنگی افکار) پردہ: ہماری آبرو کے پردہ کو (پردہ+ ناموس= عفت' آبرو' نیک نامی' سیاست' احکام الہٰی) بردریدن= پھاڑ ڈالنا' دھجیاں اڑا دینا۔

پیدائش تو اس کی حرم میں ہوئی ہے لیکن ہے وہ کلیسا کا مرید اس نے تو ہمارے پردہ ناموس ہی کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔

۳۴۰ دامن اوررا گرفتن ابلہی است
سینہ او از دل روشن تہی است

لغت : دامن: اس کا دامن' اس کے دامن کو گرفتن: پکڑنا' تھامنا ابلہی است: حماقت ہے' بیوقوفی ہے۔ از: روشن دل سے' منور دل سے' ایسے دل سے جو نور حق سے' منور ہو (از= سے+ دل+ روشن= منور یعنی نور حق سے روشن) خالی ہے' محروم ہے۔

ایسے رہنما کا دامن تھامنا حماقت ہے' اس لیے کہ اس کا سینہ تو منور دل ہی سے محروم ہے۔

۳۴۱ اندریں رہ تکیہ برد خود کن کہ مرد

صید آہو با سگ کورے نکرد

لغت : اندریں: اس راہ میں، اس ضمن میں، اس سلسلے میں (اندریں= اندر ایں کا مخفف، اندرں= میں + ایں، یہ + راہ= راہ، راستہ) تکیہ: بھروسا، اعتماد، سہارا بر خود کن: اپنے اوپر کر، اپنی ذات پر کر صید آہو: ہرن کا شکار باسگ کورے: اندھے کتے کے ساتھ، اندھے کتے کی وساطت سے، اندھے کتے کے ذریعے۔

سو اس ضمن میں تو اپنی ذات پر اعتماد کر کیونکہ آدمی ہرن کا شکار کبھی اندھے کتے کی وساطت سے نہیں کرتا۔

۳۴۲ آہ از قومے کہ چشم از خویش بست

دل بہ غیر اللہ داد، از خود گست

لغت : آہ: افسوس ہے اس قوم سے یعنی بدنصیب ہے وہ قوم چشم از: اپنے آپ سے آنکھ بند کر لی، اپنی ذات سے آنکھیں بند کر لیں۔ بہ غیر: غیر اللہ کو دیا، یعنی اللہ کی بجائے اس دنیا سے وابستگی اختیار کی (غیر اللہ سے، مراد ماسوا اللہ + دادن= دینا، یہاں بمعنی لگانا۔) از خود: خود سے ٹوٹ گئی، یعنی اپنی ذات کو مٹا بیٹھی (از= سے + خود= مراد اپنی ذات، اپنا تشخص + گستن= توڑنا، ٹوٹنا، کاٹنا) بدنصیب ہے وہ قوم جس نے اپنی ذات سے آنکھیں بند کر لیں، ماسوا اللہ سے دل لگایا اور اپنی ذات کو کھو بیٹھی۔

۳۴۳ تا خودی در سینہ ملت بمرد

کوہ کاہی کرد و باد اورا ببرد

لغت : در سینہ ملت: ملت کے سینے میں، ملت اسلامیہ کے سینے میں کوہ: پہاڑ، مراد مضبوط و توانا قوم کاہی کرد: کاہی کی یعنی اس کی حالت کاہ کی سی ہو گئی (کاہی= کاہ ہونا، خس و خاشاک ہونا، مراد بے حد کمزور ہو جانا + کردن= کرنا) بردن) لے جانا یعنی معمولی سی آزمائش بھی اس قوم کو مٹا کے رکھ دیتی ہے۔

جب قوم کے سینے سے خودی جاتی رہی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوہ کاہ کی صورت اختیار کر گیا اور ہوا اسے اڑا کر لے گئی۔

۳۴۴ گرچہ دارد لا الہ اندر نہاد
از بطون او مسلمانے نزاد

لغت : اگرچہ: اگرچہ وہ رکھتی ہے (گرچہ = اگرچہ' ہر چند+ داشتن= رکھنا) اندر نہاد: فطرت میں از: اس کے بطنوں سے (بطون= بطن کی جمع' شکم' پیٹ) مسلمانے نزاد: کوئی مسلمان پیدا نہ ہوا (مسلمانے= کوئی مسلمان' ایک مسلمان خاص مسلمان+ نہ+ زادن= پیدا ہونا' پیدا کرنا)

اگرچہ اس کی فطرت میں لا الہ ہے یعنی وہ کلمہ گو ہے' اس (ملت) کے بطون سے کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا۔

۳۴۵ آنکہ بخشد بے یقیناں را یقین
آنکہ لرزد از سجود او زمیں

لغت : آنکہ: وہ جو' یعنی ایسا مسلمان جو بخشیدن: عطا کرنا' مراد مالا مال کرنا بے یقیناں: بے یقینوں کو یقین' یعنی یقین کی دولت سے محروم لوگوں کو یقین کی دولت عطا کر دے۔(بے یقیناں= بے یقین کی جمع' یقین سے عاری لوگ' یقین کی دولت سے محروم لوگ+ را= کو+ یقین= خود اعتمادی' اپنی ذات پر زبردست بھروسا) لرزیدن: لرزنا' کانپنا' خوف سے کانپنا از سجود: اس کے سجدے سے۔

(ایسا مسلمان پیدا نہ ہوا) جو یقین کی دولت سے محروم ملت کو یقین سے مالا مال کر دے' جس کے سجدے سے زمین لرز اٹھے۔

۳۴۶ آنکہ زیر تیغ گوید لا الہ
آنکہ از خونش بروید لا الہ

لغت : زیر تیغ: تلوار کے نیچے کہتا ہے از خونش: اس کے خون سے (از= سے+ خون+ ش= اس کے) رستن) اگنا لا الہ: یعنی جس کے خون سے بھی نعرہ حق بلند ہو۔

(ایسا مسلمان) جو تلوار کے نیچے بھی نعرہ حق بلند کر' جس کے خون سے لا الہ کی فصل اگے۔

۳۴۷ آں سرور آں سوز مشتاقی نماند
در حرم صاحب دلے باقی نماند

لغت : آں سرور: وہ لذت، وہ نشہ (سرور= لذت، فرحت، نشہ یعنی حق سے وابستگی کا سرور) آں: وہ عشق کی تڑپ (مشتاقی= عشق، چاہت، یعنی حق سے عشق و وابستگی) نماند: نہیں رہی/ رہا در حرم: حرم میں، مرادت ملت اسلامیہ میں (در= میں+ حرم= چار دیواری، حرم کعبہ، مراد ملت اسلامیہ) صاحبد لے: کوئی صاحبدل، ایک بھی اہل دل، مراد غیر حق سے کٹ کر حق سے وابستہ ہونے والا۔

افسوس کہ وہ سرور وہ سوز مشتاقی نہ رہا اور حرم میں کوئی اہل دل باقی نہ رہا۔

۳۴۸ اے مسلماں اندریں دیر کہن
تا کجا باشی بہ بند اہر من

لغت : تا کجا باشی: کب تک رہے گا بہ بند اہر من: اہر من کی قید میں (بہ= میں+ بند= قید، زنجیر، بندھن+ اہر من یا اہریمن= زر تشیتوں کے نزدیک برائیوں کا خدا یعنی شیطان، یہاں نفس سے مراد ہو سکتا ہے۔)

اے مسلمان تو اس پرانے بت خانے (دنیا) میں کب تک اہر من کی قید میں رہے گا۔

۳۴۹ جہد باتوفیق و لذت در طلب
کس نیابد بے نیاز نیم شب

لغت : جہد باتوفیق: ایسی کوشش جس میں توفیق ایزدی شامل ہو، ایسی جدوجہد جس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت و مہربانی شامل ہو (جہد= کوشش، جدو جہد+ با= ساتھ+ توفیق= اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہدایت) لذت: طلب میں لذت، جستجو میں لذت کس نیابد: کوئی بھی نہیں آتی، یعنی یہ دونوں میسر نہیں آتیں۔ بے نیاز: آدھی رات کی نیاز کے بغیر، یعنی آہ نیم شبی کے بغیر (بے= بغیر+ نیاز= حاجت، ضرورت، یہاں بمعنی اللہ کے حضور عجز و بندگی+ نیم=

آدھی + شب = رات)

باتوفیق جهد اور لذت طلب دونوں آہ نیم شبی کے بغیر میسر نہیں آتیں۔

۳۵۰ زیستن تا کے بہ بحر اندر چو خس
سخت شو چوں کوہ از ضبط نفس

لغت : چو خس: خس کی طرح، تنکے کی مانند سخت شو: سخت ہونا، مضبوط ہو جا (سخت = قوی، مضبوط، محکم + شدن = ہونا) از ضبط نفس: ضبط نفس سے (از = سے + ضبط = قابو میں رکھنا + نفس = ذات، وہ خواہش جو انسان کو غلط اور برے کاموں پر اکسائے۔)

سمندر میں کب تک خس کی مانند زندگی بسر کرے گا۔ ضبط نفس کے ذریعے پہاڑ کی طرح سخت ہو جا۔

۳۵۱ گرچہ دانا حال دل باکس نگفت
از تو درد خویش نتوانم نهفت

لغت : باکس: کسی سے نہ کہا (با = ساتھ، سے + کس = کسی، کوئی + نہ + گفتن = کہنا) درد خویش: اپنا غم، اپنا دکھ نتوانم نہفت: میں نہیں چھپا سکتا (نہ + توانستن = سکنا، کسی کام کی اہلیت رکھنا + نہفتن = چھپانا)

اگرچہ صاحب شعور کبھی کسی سے اپنا حال دل بیان نہیں کرتا۔ تاہم میں تجھ سے اپنا درد نہیں چھپا سکتا۔

۳۵۲ تا غلامم در غلامی زادہ ام
ز آستان کعبہ دور افتادہ ام

لغت : در غلامی: غلامی میں پیدا ہوا ہوں (زادن = پیدا ہونا، پیدا کرنا) ز آستان کعبہ: کعبہ کی چوکھٹ سے دور افتادہ ام: دور ہو گیا ہوں، یعنی اپنے مرکز سے کٹ گیا ہوں۔

چونکہ میں غلام ہوں، غلامی میں پیدا ہوا ہوں، اس لیے کعبہ کی چوکھٹ سے دور ہو گیا ہوں۔

۳۵۳ چوں بنام مصطفیؐ خوانم درود
از خجالت آب می گردد وجود

لغت : خوانم درود: درود پڑھتا ہوں، درود بھیجنے لگتا ہوں (خواندن= پڑھنا+ درود) از خدالت) ندات ۔ خجالت= ندامت، شرمندگی) آب می گردد: پانی ہو جاتا ہے (آب= پانی+ گردیدن ہو جانا، گھومنا، گردش کرنا)

(اور یہی وجہ ہے کہ) جب میں حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر درود بھیجنے لگتا ہوں تو میرے وجود کا رواں رواں ندامت کے پسینے میں نہا جاتا ہے۔

۳۵۴ عشق می گوید کہ اے محکوم غیر
سینہ تو از بتاں مانند دیر

لغت : اے محکوم غیر: او دوسروں کے غلام (محکوم= حکم کیا گیا، غلام، آزادی کی نعمت سے محروم+ غیر= اجنبی کوئی دوسری قوم) از بتاں: بتوں سے، بتوں کی کثرت کے سبب (از= سے+ بتاں= بت کی جمع، یہاں عام معنی میں نہیں بلکہ خاص معنی میں استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب غلط عقیدے اور نظریات، آرزوئیں اور وابستگیاں ہیں جو اسلام اور آزادی کی روح کے منافی ہیں) مانند دیر: بت خانے کی مانند (مانند= طرح+ دیر= بت خانہ)

عشق کہتا ہے کہ او غیر کے محکوم! تیرا سینہ تو بت خانے کی مانند بتوں کا ٹھکانا بنا ہوا ہے۔

۳۵۵ تانداری از محمدؐ رنگ و بو
از درود خود میالا نام اوؐ

لغت : تا: جب تک، یہاں بمعنی چونکہ بھی ممکن ہے، اس صورت میں شعر کا ترجمہ اس طرح ہوگا، چونکہ تجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح معنوں میں وابستگی نہیں ہے اس لیے اپنے درود سے حضورؐ کے نام نامی کو آلودہ نہ کر نداری: تو نہیں رکھتا رنگ و بو: رنگ اور خوشبو، یہاں بمعنی صحیح معنوں میں وابستگی اور پیروی از درود خود: اپنے درود سے، یعنی جو درود تو حضور اکرمؐ

پر بھیجتا ہے۔ میالا: مت آلودہ کر (آلودن = آلودہ کرنا' ناپاک کرنا)

جب تک تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح معنوں میں وابستگی پیدا نہیں کرتا اس وقت تک اپنے درود سے حضورؐ کے نام نامی کو آلودہ نہ کر۔

۳۵۶ از قیام بے حضور من مپرس
از سجود بے سرور من مپرس

لغت : قیام بے حضور من: میرے حضوری سے عاری قیام (قیام = عبادت میں کھڑے ہونا + بے حضور = جس میں حضوری نہ ہو' زبان اور قلب میں عدم موافقت' ایسی کیفیت سے عاری جس میں صاحب قیام خود کو فراموش کر کے تجلی خداوند کے مشاہدے سے بہرہ ور ہو + من) مپرس: مت پوچھ (پرسیدن = پوچھنا) سجود: میرے بے سرور سجدے (سجود = سجدہ + بے سرور = جس میں لذت نہ ہو' جو سجدے کی روح سے عاری اور محض ایک مشق ہو + من)

میرے حضوری کے بغیر قیام کا مت پوچھ' سرور سے عاری میرے سجدے کا نہ پوچھ۔

۳۵۷ جلوہ حق گرچہ باشد یک نفس
قسمت مردان آزاد است و بس

لغت : گرچہ باشد: اگرچہ ہوتا ہے اگرچہ ہے قسمت: آزاد مردوں کی قسمت ہے' آزاد مردوں کے مقدر میں ہے۔ (قسمت = تقسیم' مراد مقدر' نصیب + مردان = مرد کی جمع بمعنی لوگ)

جلوہ حق اگرچہ ایک لمحہ کا ہوتا ہے تاہم ہے وہ آزاد مردوں ہی کے مقدر میں اور بس۔

۳۵۸ مردے آزادے چو آید در سجود
در طوافش گرم رو چرخ کبود

لغت : مردے آزادے: کوئی آزاد مرد آید در سجود: سجدے میں جاتا ہے' سجدے میں گرتا ہے (آمدن = آنا + در = میں + سجود = سجدہ) در طوافش: اس کے

طواف میں (در= میں + طواف= کسی چیز کے گرد چکر لگانا+ ش= اس کے) گرم رو: تیز چلنے والا (گرم= یہاں بمعنی تیز+ رفتن= چلنا)

جب کوئی آزاد مرد سجدے میں گرتا ہے تو یہ نیلا آسمان اس کے طواف میں گرم روی اختیار کرلیتا ہے۔

۳۵۹ ماغلاماں از جلالش بے خبر
از جمال لازوالش بے خبر

لغت : از جلالش: اس کے جلال سے (جلال= خدا کے اوصاف میں سے ایک وصف، قہر و غضب خداوندی) از جمال: اس کے زوال ناپذیر جمال سے (از= سے+ جمال= خدا کی ایک صفت، لطف و کرم خداوندی+ لازوال= جسے زوال نہ ہو، زوال ناپذیر+ ش= اس کے)

ہم غلام اس کے جلال سے ناواقف اور اس کے لازوال جمال سے نا آشنا ہیں۔

۳۶۰ از غلامے لذت ایماں مجو
گرچہ باشد حافظ قرآں مجو

لغت : از غلامے: کسی غلام سے مجو: مت تلاش کر (جستن= ڈھونڈنا، تلاش کرنا) گرچہ باشد: اگرچہ وہ ہو (اگرچہ= اگرچہ، گوکہ، بے شک+ بودن= ہونا)

کسی غلام میں ایمان کی لذت تلاش نہ کر، اگرچہ وہ حافظ قرآن ہی کیوں نہ ہو، پھر بھی تلاش نہ کر۔

۳۶۱ مومن است و پیشہ او آزری است
دین و عرفانش سراپا کافری است

لغت : مومن است: بظاہر صاحب ایمان ہے پیشہ او: اس کا پیشہ، اس کا شغل (پیشہ= شغل، کام دھندا، ہنر+ او= اس کا، وہ) آزری: (آزری= مراد بت گری، صحیح املا ذال کی بجائے 'ز' سے ہے آزری یعنی آزر سے منسوب، جو حضرت ابراہیم کے والد اور بت تراش تھے) دین و عرفانش: اس کا دین اور

عرفان (دین ۔+ و+ اور+ عرفان= معرفت الٰہی) سراپا: سر سے پاؤں تک، مکمل طور پر۔

بظاہر تو وہ صاحب ایمان ہے لیکن اس کا پیشہ بت گری ہے۔ اس کا دین اور عرفان سب محض کافری ہے۔

۳۶۲ در بدن داری اگر سوز حیات
هست معراج مسلماں در صلوات

لغت : در بدن داری: تو بدن میں رکھتا ہے، تیرے سینے میں ہے سوز حیات: زندگی کا سوز (سوز= تڑپ، تپش، گداز، (سوختن جلنا، جلانا)+ حیات= زندگی) معراج مسلماں: مسلمان کی معراج (معراج= عروج، مراد انوار الٰہی کا مشاہدہ، یہاں اشارہ ہے اس حدیث رسولؐ پاک کی طرف= نماز مومن کے لیے معراج ہے+ مسلمان) نماز میں (در= میں، اندر ۃ صلوات= نماز)

اگر تیرے اندر سوز حیات ہے تو سمجھ لے کہ نماز میں مسلمان کی معراج ہے۔

۳۶۳ ور نداری خون گرم اندر بدن
سجدہ تو نیست جز رسم کہن

لغت : ور: و اگر کا مخفف خون گرم: گرم خون مراد جوش و جذبہ، سوز رسم کہن: پرانی رسم، ایک طرح کی مشق (رسم= عادت، رواج، طریق+ کہن= پرانی)

اور اگر تیرے جسم میں خون گرم ہی نہیں ہے تو پھر تیرا سجدہ محض ایک پرانی رسم اور مشق ہے۔

۳۶۴ عید آزاداں شکوہ ملک و دیں
عید محکوماں ہجوم مومنیں

لغت : عید آزاداں: آزاد لوگوں یا آزاد قوموں کی عید (عید= جشن، تہوار+ آزاداں= آزاد کی جمع، آزاد قوم، آزاد لوگ) شکوہ: ملک اور دین کی شان و عظمت ہے، ملک اور دین کے لیے باعث عظمت ہے (شکوہ= شان و

عظمت + ملک + و= اور + دین) عید محکوماں: غلاموں کی عید (عید + جشن، تہوار + محکوماں= محکوم کی جمع، غلام قوم یا لوگ) ہجوم مومنین: صاحبان ایمان کی بھیڑ، یہاں بمعنی نام نہاد مسلمانوں کی بھیڑ (ہجوم= بھیڑ + مومنین= مومن کی جمع، صاحبان ایمان، مسلمان)

آزاد قوموں کی عید، ملک اور دین کی شان و عظمت ہے جبکہ غلاموں کی عید نام نہاد مسلمانوں کی بھیڑ کا نام ہے۔

حرفے چند با امت عربیہ

۳۶۵ اے در و دشت تو باقی تا ابد
نعرہ لا قیصر و کسریٰ کہ زد؟

لغت : در: تیرے دشت و در، تیرے دشت و صحرا اور درے (در درہ دو پہاڑوں کے درمیان راستہ + و= اور + دشت= صحرا، بیابان، جنگل تو + تیرے) باقی: قیامت کی رہیں (باقی= پیچھے رہنا، قائم رہنا + تا= تک + ابد= ہمیشگی، جس کی کوئی حد نہ ہو) نعرہ: لا قیصر اور لا کسریٰ کا نعرہ (نعرہ= للکار + لا قیصر= کوئی قیصر نہیں، کوئی حاکم نہیں سوائے اس حاکم مطلق کے، قیصر= روم کے بادشاہوں کا لقب، اشارہ ہے ایک حدیث پاک کی طرف: قیصر ہلاک ہو گیا، اب اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا + و= اور + کسریٰ= یہاں بھی مراد لا کسریٰ ہے یعنی کوئی بادشاہ یا حاکم نہیں سوائے ذات خداوندی کے، کسریٰ= خسرو، ایران کے ساسانی بادشاہوں کا لقب) کہ زد: کس نے لگایا (کہ۔ کون، کس نے کسی ہستی نے + زدن= مارنا، مراد لگانا)

خدا کرے تیرے دشت و صحرا اور درے تا ابد قائم رہیں، لا قیصر اور لا کسریٰ کا نعرہ کس ہستی نے بلند کیا تھا؟

۳۶۶ در جہان نزد دور و دیر و زود
اولیں خوانندہ قرآں کہ بود؟

لغت : در جہان: نزدیک اور دور اور دیر اور زود کے جہان میں' مراد زمان و مکاں کی حامل اس دنیا میں (در= میں+ جہان= دنیا+ نزد= نزدیک= و= امور+ دور' نزد و دور سے مراد مکان' فاصلے+ و= اور+ دیر+ و+ اور+ زرورد= جلدی' دیر و زود سے مراد وقت یعنی زماں) خوانندہ: قرآن پڑھنے والا' قرآن کا قاری کہ بود: کون تھا' کون ذات والا صفات تھی۔

زمان و مکاں کی حامل اس دنیا میں قرآن کریم کی اولین قاری کون ذات والا صفات تھی۔

۳۶۷ رمز الا اللہ کرا آموختند؟
این چراغ اول کجا افرودختند؟

لغت : رمز: الا اللہ کی رمز اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' کی حقیقت (الا اللہ= سوائے اللہ کے یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے+ رمز+ بھید' اشارہ' حقیقت) کرا: کس کو' کس مبارک ہستی کو کرا= کہ را کا مخفف' کہ+۔ کون' کس+ را= کو) آموختن) سکھانا' سیکھنا افروختن) جلانا' روشن کرنا۔

الا اللہ کی رمز کس مبارک ہستی کو سکھائی گئی۔ یہ چراغ پہلے پہل کہاں جلایا گیا۔

۳۶۸ علم و حکمت ریزہ از خوان کیست؟
آیہ فاصبحتم اندر شان کیست

لغت : ریزہ: ٹکڑا' کھانے کا بچا کھچا یا نیچے گرا ہوا دانہ وغیرہ از خوان کیست: کس کے دستر خوان سے ہے (از= سے+ خوان= سینی' طشت' دستر خوان+ کیست= کس کا ہے) فاصبحتم کی آیت (آیہ= ایت' مراد آیت قرآنی+ فاصبحتم= سورہ آل عمران' آیت ۱۰۳' سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے)

علم و حکمت کس کے دستر خوان کا ریزہ ہے' فاصبحتم کی آیت کس کی شان میں نازل ہوئی۔

۳۶۹ از دم سیراب آں امی لقب

لالہ رست از ریگ صحرائے عرب

لغت : دم سیراب: اس امی لقب کا سیراب کرنے والا دم (دم= پھونک' سانس' لمحہ + سیراب+ پانی سے بھرا ہوا' یعنی پھلا پھولا' یہاں بمعنی سرسبز کرنے والا+ آں اس' وہ یعنی اس ذات گرامی + امی لقب= جس کا لقب امی ہو' امی= ناخوندہ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب) لالہ: لالہ کا پھول' یہاں یہ بطور علامت استعمال ہوا ہے' اس سے مراد اسلام اور امت مسلمہ ہے رستن: اگنا' پھوٹنا از: عرب کے ریگستانوں کی ریت میں سے (ریگ= ریت+ صحرا+ ریگستان' بیابان+ عرب)

اس امی لقب ذات گرامی کے سیراب کرنے والے دم سے عرب کے صحرا کی ریت میں لالہ کھل اٹھے۔

۳۷۰ حریت پروردہ آغوش اوست
یعنی امروز امم از دوش اوست

لغت : پروردہ: اس عالی مقام ہستی کی گود کی پالی ہوئی (پروردن= پالنا' پرورش کرنا۔ آغوش= گود+ او= وہ' اس کی' یہاں مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی+ ت= است یعنی ہے امروز امم: قوموں کا آج' یعنی قومیں آج جس مقام پر کھڑی ہیں (امروز= آج + امم+ امت کی جمع' اقوام) از: اس کے یعنی حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل کے سبب ہے (از= سے' کے سبب+ دوش= کل رات' گذرا ہوا کل+ او= وہ اس کا یعنی حضور مکرم کا+ ست= ہے)' یعنی حضور اکرمؐ نے جو کچھ گذشتہ دور میں کیا انسانیت کی بھلائی کے لیے کیا۔

حریت نے اسی عالی مقام ہستی کی آغوش میں پرورش پائی ہے۔ مطلب یہ کہ اقوام' کو جو مقام آج حاصل ہے وہ حضورؐ کے کل کی طفیل ہے۔

۳۷۱ او دلے در پیکر آدم نہاد
او نقاب از طلعت آدم کشاد

لغت : اوؐ وہ' اس نے یعنی حضور اکرم صلی اللہ وسلم نے دلے: ایک یا

خاص دل، مراد کیفیت عشق در: آدمی کے جسم میں از: آدمی کے چہرے سے کشادن: کھولنا یعنی اٹھانا۔

اس ذات گرامی نے آدمی کے پیکر کو دل کی دولت سے نوازا، اور اسی محترم ہستیؐ نے انسان کے چہرے سے نقاب اٹھایا۔

۳۷۲ هر خداوند کہن را او شکست
بر کہن شاخ از نم او غنچہ بست

لغت : ہر: ہر پرانے آقا کو، ہر پرانے بت کو (ہر= سب+ خداوند= آقا، بت یعنی غلط نظریات اور ظالم و جابر دنیوی حکمران وغیرہ+ کہن= پرانا+ را= کو) او شکست: توڑا یعنی حضور اکرمؐ نے پاش پاش کیا، ان غلط نظریات وغیرہ کو مٹا کے رکھ دیا (او= وہ، اس نے یعنی حضور اکرمؐ نے+ شکستن= توڑنا، پاش پاش کرنا) از نم او: اس کے تم نم سے یعنی حضور اکرمؐ کے فیض مبارک سے (از= سے+ نمی= نمی مراد فیض+ او= اس کے یعنی حضور اکرمؐ کے) غنچہ بست: کلی اگائی، اس پر کلیاں پھوٹیں (غنچہ= کلی+ بستن= باندھنا، مراد پھوٹ نکلی یا پھوٹ نکلیں۔)

حضورؐ نے ہر پرانا بت پاش پاش کر دیا۔ اور ہر پرانی شاخ سے حضور اکرمؐ کے نم سے کلیاں پھوٹ نکلیں۔

۳۷۳ گرمی ہنگامہ بدر و حنین
حیدرؓ و صدیقؓ و فاروقؓ و حسینؓ

لغت : بدر اور حنین کی معرکہ آرائی کی گرمی (گرمی= جوش، تیزی+ ہنگامہ= مراد لڑائی، کار زار+ بدر= عرب= عرب میں ایک مقام کا نام جہاں مشہور غزوہ لڑا گیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی+ و+ اور+ حنین= عرب میں ایک مقام جہاں ۸ھ ۶۲۹/ ۶۳۰ میں حضور اکرمؐ نے دس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کے لشکر سے کفار کو زبردست شکست دی)

بدر اور حنین کی معرکہ آرائی ہو یا حضرت حیدر کرارؓ ہوں، یا حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوں یا حضرت عمر فاروقؓ ہوں یا حضرت امام حسینؓ

۳۷۴ سطوت بانگ صلوت اندر نبرد
قرات الصفت اندر نبرد

لغت : سطوت: نماز کی اذان کا دبدبہ (سطوت= رعب' دبدبہ' ہیبت' وقار' غلبہ+ بانگ= آواز' یعنی اذان+ صلوات= نماز) اندر نبرد: لڑائی میں' میدان میں جنگ میں (اندر= میں= نبرد= لڑائی' جنگ) قرات) الصفت کی قرات (قرات= پڑھائی' پڑھنا+ الصفت= قرآن کریم کی ایک سورت کا نام' اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے: قسم ہے ان جماعتوں کی جو صف بستہ رہتی ہیں۔)

میدان کارزار میں اذان نماز کی ہیبت و دبدبہ ہو یا جنگ دوران الصفت کی قرات ہو'

۳۷۵ تیغ ایوبی نگاہ بایزید
گنجہاے ہر دو عالم را کلید

لغت : تیغ ایوبی: ایوبی تلوار (تیغ= تلوار+ ایوبی= اشارہ ہے' سلطان صلاح الدین ایوب کی طرف' مشہور جلیل القدر صاحب شجاعت و استقامت اور ثابت القول حکمران جو اصلا" کرد تھے۔ پچپن برس کی عمر میں فروری ۱۱۹۳ء میں فوت ہوئے) نگاہ بایزید: بایزید کی نگاہ (نگاہ= نظر' توجہ+ بایزید حضرت بایزید بسطامی' مشہور صوفی جنہوں نے ۴۹/۲۳۴-۸۴۸ میں وفات پائی۔ خراسان کے رہنے والے تھے۔ گنجہاے: دونوں جہانوں کے خزانوں کے لیے۔ کلید: کنجی۔

ایوبی تلوار ہو یا بایزید کی نگاہ کہ دونوں جہانوں کے خزانوں کی کنجی ہیں'

۳۷۶ عقل و دل رامستی ازیک جام مے
اختلاط ذکر و فکر روم ورے

لغت : عقل: عقل اور دل کی مستی (عقل= مراد حکمت و فلسفہ' یہاں اشارہ ہے امام فخرالدین رازی کی طرف+ و= اور+ دل= مراد= عشق و عرفان' یہاں اشارہ ہے مولانا روم کی طرف= روا= کی+ مستی= بیخودی) ازیک:

شراب کے ایک جام سے مراد ایک ہی شراب کے جام سے اختلاط: روم کے ذکر اور رے کے فکر کا اختلاط۔ اختلاط= ملاپ، آمیزش+ ذکر= یاد کرنا مراد عشق اور روحانیت، باطن کی طرف توجہ+ و= اور+ فکر= مراد عقل و خرد، حکمت و فلسفہ+ روم= یعنی مولانا روم مشہور صوفی شاعر اور مثنوی معنوی کے مولف+ و= اور+ رے یہ تہران کا پرانا نام، آج کل یہ تہران کے مضافات میں سے ہے، یہاں اشارہ ہے امام فخر الدین زاری کی طرف جو بہت بڑے مفکر و فلسفی تھے۔ ان کا تعلق چھٹی اور ساویں صدی ہجری/ بارھویں اور تیرھویں صدی عیسوی سے ہے۔)

پھر مولانا رومی کے ذکر اور امام فخر الدین رازی کے فکر کا اختلاط گویا عقل اور دل کے لیے ایک ہی جام مے سے مستی کا سامان ہے،

۳۷۷ علم و حکمت، شرع و دیں، نظم امور
اندرون سینہ دل ہا نا صبور

لغت : نظم امور: معاملا کی تنظیم، مراد امور مملکت و سلطنت کا چلانا (نظم= بندوبست، تنظیم+ امور= امر کی جمع مراد معاملات) اندرون سینہ: سینے کے اندر دلہا: دل بے قرار، مضطرب دل، مراد عشق الٰہی سے معمور دل۔ دل ہا= دل کی جمع+ ناصبور= بے صبر، صبر سے عاری، بے قرار، مضطرب، سوز اور تڑپ کے حامل دل)

نیز علم اور حکمت، شرع اور دین، نظم امور، اور سینے کے اندر مضطرب دل،

۳۷۸ حسن عالم سوز الحمرا و تاج
آنکہ از قدوسیاں گیرد خراج

لغت : حسن: الحمرا اور تاج محل کی عالم سوز خوبصورتی (حسن= خوبصورتی، خوشنمائی+ عالم سوز+ دنیا کو جلانے والی۔ سوختن= جلانا)+ الحمرا= قصر الحمرا (سرخ محل) ہسپانیہ کے مشہور شہر غرناطہ کے قریب واقع ہے۔ تیرھویں صدی عیسوی میں تعمیر ہوا اور اس کے بعد بھی اس کی تزئین ہوتی رہی اپنے

حسن تعمیر اور تزئین وغیرہ کے لحاظ سے دنیا کی ایک حسین ترین عمارت ہے+ و= اور+ تاج= یعنی تاج محل جو آگرہ میں ہے اور جسے مغلیہ بادشاہوں شاہ جہان نے اپنی محبوب ملکہ ممتاز محل ارجمند بانو بیگم کے لیے مقبرے کے طور پر بنوایا۔ یہ بھی اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے عجوبہ روزگار ہے۔) آنکہ: وہ جو (یعنی دونوں عمارتیں) از: قدسیوں سے' فرشتوں (قدسیاں= قدسی کی جمع' فرشتے: گیرد: خراج وصول کرتی ہیں۔ (گرفتن= لینا' وصول کرنا+ خراج= محصول' ٹیکس' مراد خراج تحسین)

الحمرا اور تاج محل کی عالم سوز خوبصورتی جو فرشتوں سے بھی خراج تحسین وصول کرتی ہے'

۳۷۹ این ہمہ یک لحظہ از اوقات اوست
یک تجلی از تجلیات اوست

لغت : این ہمہ: یہ سب این= یہ+ ہمہ= سب یعنی جن کا ذکر اوپر ہو چکا) از: ایک لحظہ' مراد ایک معمولی سا حصہ (یک= ایک+ لحظہ= پل) اس کے یعنی حضور اکرمؐ کے لمحات میں سے ہے (از= سے+ اوقات= وقت کی جمع لمحات' لمحے' لحظات+ او= حضورؐ کے) یک تجلی: ایک تجلی' ایک جلوہ (یک= ایک+ تجلی= جلوہ' روشنی' پرتو) از: حضور اکرمؐ کی تجلیات میں سے ہے (از= سے+ تجلیات= تجلی کی جمع' جلوے' پرتو' تجلیاں+ او= حضورؐ کی)

یہ سب (جن کا ذکر اوپر کے چھ اشعار میں ہو چکا ہے) حضور ہی کے لمحات میں سے ایک لحظہ کی صورت ہیں اور حضور اکرمؐ ہی کی تجلیات میں سے ایک تجلی کی شکل۔

۳۸۰ ظاہرش ایں جلوہ ہاے دلفروز
باطنش از عارفاں پنہاں ہنوز

لغت : ظاہرش: حضور اکرمؐ کا ظاہر (ظاہر+ ش= یعنی حضور اکرم کا) ایں: یہ دل کو روشن کرنے والے جلوے ہیں (ایں= یہ+ جلوہ ہاں جلوہ ک جمع' تجلیاں' پرتو+ دل+ افروختن= روشن کرنا) باطنش: حضور مکرم کا باطن مبارک

(باطن+ ش= مراد حضور مکرم کا) از عارفاں: عارفوں سے ابھی تک مخفی ہے (از= سے+ عارفاں= عارف کی جمع، خدا شناس، صاحبان عرفان+ پنہاں پوشیدہ، مخفی، چھپا ہوا+ ہنوز= ابھی تک)

حضورؐ کا ظاہر تو ان دلفروز جلووں کی صورت میں نمایاں ہے جبکہ حضور کا باطن ابھی عارفوں سے بھی مخفی ہے۔

۳۸۱ حمد بیحد مر رسولؐ پاک را
آں کہ ایماں داد مشت خاک را،

لغت : حمد: بہت زیادہ تعریف و ستائش (حمد= تعریف ستایش+ بے حد= بہت زیادہ، جس کی کوئی حد نہ ہو) مر: زاید حرف ہے جو زینت کلام یا تاکید کے لیے مستعمل ہے، کہیں یہ حرف ربط بن جاتا ہے اور برائے، کے معنی دیتا ہے۔ رسولؐ: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (رسولؐ+ پاک= مقدس+ را= کے لیے، کو) آنکہ: وہ ذات گرامی جس نے (آں= وہ یعنی وہ ذات گرامی+ کہ= جس نے) ایمان دالد: ایمان دیا، یعنی ایمان ایسی ولت سے نوازا (ایمان+ دادن، عطا کرنا) مشت خاک را: مشت خاک کو، انسان کو (مشت+ مٹھی+ خاک= مراد انسان+ را= کو) یہ شعر مشہور ایرانی شاعر فریدالدین عطار کا ہے جس میں علامہ نے لفظی تبدیلی کی ہے اصل شعریوں ہے آفریں جاں آفرین پاک را۔ آنکہ جاں بخشید و ایماں خاک را (مثنوی منطق الطیر کا پہلا شعر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیحد تعریف و ستائش ہے جن کی ذات گرامی نے مشت خاک کو ایمان ایسی دولت سے سرفراز فرمایا۔ (خواجہ عطار بہ تغیر لفظی)

۳۸۲ حق ترا براں تراز شمشیر کرد
سارباں را راکب تقدیر کرد

لغت : براں تر: زیادہ کاٹ دار (بریدن= کاٹنا) سارباں را: شتربان کو (ساربان= اونٹ چلانے والا، شتربان) راکب تقدیر: تقدیر کا راکب بنا دیا (راکب= سوار، غالب+ تقدیر= سرنوشت، مقدر، نصیب+ کرنی= کرنا، یہاں

بمعنی بنانا)

خدا نے تجھے تلوار سے بھی زیادہ کاٹ دار بنایا ہے۔ اس نے ساربان کو تقدیر کا راکب بنا دیا ہے۔

۳۸۳ بانگ تکبیر و صلوت و حرب و ضرب
اندر ان غوغا کشاد شرق و غرب

لغت : بانگ تکبیر: نعرہ تکبیر، یعنی خدا کی عظمت کا اعلان (بانگ= آواز، مراد اعلان+ تکبیر= بڑائی کرنا، عظمت بیان کرنا) حرب و ضرب: لڑائی اور حملہ، مراد جہاد اور قتال (حرب= لڑائی، قتال، جہاد+ و= اور+ ضرب= چوٹ، وار، حملہ، لڑائی) اندر آں: ان ہنگاموں میں، اس شور میں یعنی بانگ تکبیر وغیرہ ہی میں (اندر= میں+ آں= اس، ان، وہ+ غوغا= شور، ہنگامہ) کشاد: مشرق اور مغرب کا حل ہے، مشرق و مغرب کی سربلندی ہے (کشاد= حل، فراخی، وسعت، کامیابی+ شرق= یعنی سرزمین مشرق+ و= اور+ غرب= یعنی سرزمین مغرب)

نعرہ تکبیر اور نماز اور جہاد و قتال ہی کے ہنگاموں سے مشرق و مغرب کی کشاد ہے۔

۳۸۴ اے خوش آں مجذوبی و دل بردگی
آہ زیں دل گیری و افسردگی

لغت : خوش: وہ جذب و محویت خوب، خوب تھی وہ محویت و جذب (خوش= بھلی، خوب، اچھی+ آں وہ، یعنی قرون اولیٰ کی+ مجذوبی= جذب یا محویت کی کیفیت، استغراق، ذات حق سے کامل وابستگی) دل بردگی: دل لیجانا، دل ربائی (دل+ بردن= لے جانا) ازیں: اس غم زدگی اور افسردگی پر (زیں= از ایں کا مخفف، از= سے+ ایں= یہ+ دل گیری= دل گرفتگی، غمگینی، غم زدگی (دل+ گرفتن= پکڑنا)+ و= اور+ افسردگی= مرجھانا، تکدر، اداسی، بجھا بجھا ہونا، اضمحال (افسردن= بجھنا، سرد ہونا)

کیا خوب وہ جذب و استغراق اور دل ربائی اور افسوس یہ افسردگی اور غم زدگی۔

۳۸۵ کار خودرا امتاں بروند پیش
تو ندانی قیمت صحرائے خویش

لغت : کار خودرا: اپنے معاملے کو بروند پیش: آگے لے گئیں، یعنی آگے بڑھ گئیں (بردن= لے جانا+ پیش= آگے) تو ندانی: تو نہیں جانتا قیمت: اپنے صحرا کی قیمت (قیمت+ صحرا= دشت' بیاباں' خویش)

دوسری اقوام تو بہت آگے بڑھ گئیں اور تجھے اپنے صحرا کی قیمت ہی کی خبر نہیں۔

۳۸۶ امتے بودی امم گردیدۂ
بزم خود را خود زہم پاشیدۂ

لغت : امتے بودی: تو ایک امت تھا' یعنی پوری ملت متحد تھی (امتے= ایک امت' ایک ملت+ بودی= تو تھا) امم: قومیں بن گیا ہے یعنی فرقوں میں بٹ گیا ہے (امم= امت کی جمع' قومیں' فرقے گردیدن= ہو جانا' پھرنا' گھومنا) بزم: اپنی محفل کو' اپنی جماعت کو' اپنے اتحاد کو (بزم= محفل' جماعت' مراد اتحاد۔ خود= اپنا+ را= کو) خود زہم: آپ ہی پارہ پارہ کر دیا ہے' خود ہی منتشر کر کے رکھ دیا ہے (خود= آپ ہی' خود ہی+ از ہم پاشیدن= ایک دوسرے کو الگ الگ کر دینا (از= سے ہم= باہم' ایک دوسرے کو+ پاشیدن چھڑکنا' گرانا)

تو ایک ملت کی صورت میں تھا لیکن اب فرقوں میں بٹ گیا ہے اور اس طرح تو نے اپنی جماعت کو خود ہی منتشر کر کے رکھ دیا ہے۔

۳۸۷ ہرکہ از بند خودی وارست' مرد
ہرکہ با بیگانگاں پیوست مرد

لغت : ہرکہ: جو کوئی از: خودی کے بندھن سے وارستن: رہائی پانا' آزاد ہونا با بیگانگاں: غیروں سے مل گیا' غیروں سے وابستہ ہو گیا (با= ساتھ' سے+ بیگانگاں= بیگانہ کی جمع' غیر' غیر اقوام' کفار وغیرہ+ پیوستن= جلنا' مل جانا مردن) مرنا' مراد اپنی شناخت کھو بیٹھنا۔

جو کوئی بھی خودی کے بندھن سے نکل گیا مٹ کے رہ گیا' جو کوئی غیروں سے وابستہ ہو گیا اپنی شناخت کھو بیٹھا۔

۳۸۸ آنچہ تو با خویش کردی کس نکرد
روح پاک مصطفیٰ آمد بدرد

لغت : آنچہ: جو کچھ تو نے با خویش کردی: اپنے ساتھ کیا (با= ساتھ + خویش = اپنے' اپنا' کردن + کرنا) کس نکرد کسی نے نہ کیا (کس= کسی نے + نہ + کردن = کرنا) روح پاک: حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک (روح + پاک + مصطفیٰ= حضورؐ اکرم کا ایک لقب' برگزیدہ' پسندیدہ) آزردہ ہوئی (آمدن= آنا + بہ= میں + درد + دکھ' تکلیف' آزردگی)

تو نے جو کچھ اپنے ساتھ کیا کسی نے بھی نہ کیا ہوگا' تیری اس روش نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو آزردہ کر دیا۔

۳۸۹ اے زافسون فرنگی بے خبر
فتنہ ہا در آستین او نگر

لغت : زافسون: فرنگی کے سحر سے (ز= از یعنی سے + افسون= جادو' سحر' طلسم + فرنگی= انگریز) فتنہ ہا: فتنہ کی جمع' فتنے' فساد' خرابیاں' تباہیاں۔ در آستین او: اس کی آستین میں (در= میں' اندر + آستین= قمیض وغیرہ کا بازو' یہاں مراد اس کی دوستی کے پردے میں + او= اس کی' وہ) نگریستن: دیکھنا۔

تو جو فرنگی کے سحر سے بے خبر ہے اس کی آستین دیکھ کہ اس میں ہزاروں تباہیاں پوشیدہ ہیں۔

۳۹۰ از فریب او اگر خواہی اماں
اشترانش را ز حوض خود براں

لغت : از: اس کے مکر سے' اس کے طلسم سے (از= سے + فریب= چال' مر' دھوکا' طلسم + او= اس کے' وہ) خواہی اماں: تو پناہ چاہتا ہے (خواستن= چاہنا + اماں= پناہ حفاظت' امن) اشترانش را: اس کے اونٹوں کو اشتراں= اشتر کی جمع' اونٹ' مراد استحصالی قوت + ش= اس کے معنی فرنگی کے + را= کو) ز

حوض خود: اپنے حوض سے (ز= از بمعنی سے + حوض + خود = اپنے' اپنا)
راندن: ہانکنا' بھگانا' یعنی انگریز کے افکار و نظریات کو دل سے نکال دے
اگر تو اس کے طلسم سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو اپنے حوض سے اس کے اونٹوں کو بھگا دے۔

۳۹۱ حکمتش ہر قوم را بے چارہ کرد
وحدت اعرابیاں صد پارہ کرد

لغت : حکمتش: اس کی حکمت نے' اس کی تدبیر نے (حکمت = تدبیر' چال' دانش + ش = اس کی) بیچارہ کرد: بے بس کر دیا (بے چارہ = جس کا کوئی علاج نہ ہو' بے بس + کردن = کرنا) وحدت) عربوں کی وحدت (وحدت = یکتائی' اتحاد' ایک ہونا۔ اعرابیاں اعرابی کی جمع' بدو عرب' عرب کے صحرا نشین' مراد عرب قوم) صد پارہ کرد: سو ٹکڑے کر دیے' پارہ پارہ کر دیا (صد = سو + پارہ = ٹکڑا + کردن = کرنا)

اس کی تدبیر اور چالوں نے ہر قوم کو بے بس کر کے رکھ دیا اسی نے عربوں کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔

۳۹۲ تا عرب در حلقہ دامش فتاد
آسماں یک دم اماں اورا نداد

لغت : در: اس کے جال کے بندھن میں (در = میں + حلقہ = بند + دام = جال + ش = اس کا) افتادن: گرنا' یہاں مراد پھنسنا اورا: اس کو' ان کو۔

جب عرب اس کے حلقہ دام میں پھنس گئے تو آسماں نے انہیں ایک لمحہ کی بھی پناہ نہ دی۔

۳۹۳ عصر خود رابنگر اے صاحب نظر
در بدن باز آفریں روح عمرؓ

لغت : عصر خودرا: اپنے زمانے کو' اپنے دور کے حالات کو (عصر = زمانہ' دور' وقت' یعنی حالات زمانہ + خود = اپنا + را = کو) نگریستن: دیکھنا' غور کرنا' نظر کرنا اے: اے نظر والے' اے دور اندیش' اے دور بیں۔ باز آفریں: پھر

پیدا کر (باز= پھر' دوبارہ + آفریدن= پیدا کرنا) روح عمرؓ: حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی کی سی روح' حضرت عمرؓ کا سا جذبہ و ولولہ (روح + عمرؓ خلیفہ المسلمین= حضرت عمرؓ)

اے صاحب نظر! اپنے عصر پر نظر کر (اور اسے پیش نظر رکھتے ہوئے) اپنے جسم میں پھر سے روح عمرؓ پیدا کر۔

۳۹۴ قوت از جمعیت دین مبیں

دیں ہمہ عزم است و اخلاص و یقیں

لغت : از جمعیت: روشن دین کی جمعیت سے ہے۔ (جمعیت= مراد اتحاد' یگانگت' بہت سے لوگوں کا ایک جگہ اکٹھے ہونا۔ دین + مبین= روشن' روشن کرنے والا) ہمہ: سراسر' مکمل طور پر عزم: عزم ہے اور اخلاص اور یقین (عزم= ارادہ' مراد کسی مقصد کے حصول کے لیے پوری طرح آمادگی + است= ہے+۔ و= اور + اخلاص= پاکیزگی قلب' خلوص' مکرو فریب سے دوری + و= اور + یقین= اعتماد' اعتبار' بھروسا' یعنی اللہ پر بھروسا)

قوت' دین مبیں کی جمعیت ہی کی بدولت حاصل ہوتی ہے' دین سراسر عزم اور اخلاص و یقیں کا نام ہے۔

۳۹۵ تا ضمیرش راز دان فطرت است

مرد صحرا پاسبان فطرت است

لغت : ضمیرش: اس کا ضمیر' مرد صحرا کا ضمیر' یعنی عربوں کا ضمیر (ضمیر= دل' باطن + ش= اس کا) راز دان: فطرت کا راز دان ہے (راز داں= بھید جاننے والا (دانستن= جاننا)+ فطرت= قدرت۔ Nature' مظاہر قدرت + است= ہے) مرد صحرا: صحرانشیں' بدو' صحرا کا آدمی (مرد= آدمی + صحرا یعنی ریگستان کا رہنے والا' بدو) پاسبان: فطرت کا پاس بان ہے (پاسبان= پاس + بان' مراد دھیان رکھنے والا' نگہبان' محافظ' چوکیدار + فطرت= مظاہر قدرت)

جب تک اس کا ضمیر فطرت کا راز دان ہے وہ یعنی مرد صحرا فطرت کا پاسبان ہے۔

۳۹۶ ساده و طبعش عیار زشت و خوب
از طلوعش صد ہزار انجم غروب

لغت : طبعش: اس کی فطرت (طبع= طبیعت، فطرت+ ش= اس کی) عیار: برے اور بھلے کی کسوٹی (عیار= کسوٹی، پر کو+ زشت= برا، برائی، بدی+ و= اور+ خوب= اچھا، نیک، خوبی) از طلوعش: اس کے طلوع سے، اس کے عروج سے (از= سے+ طلوع= نکلنا، ظاہر ہونا+ ش= اس کے، اس کا) صد ہزار: لاکھوں انجم غروب: ستارے ڈوب گئے ستارے ڈوب جاتے ہیں۔

وہ سادہ ہے اور اس کی طبع اچھے اور برے کی کسوٹی ہے۔ اس کے طلوع سے لاکھوں ستارے ڈوب جاتے ہیں۔

۳۹۷ بگذر از دشت و در و کوہ و دمن
خیمہ را اندر وجود خویش زن

لغت : بگذر: گذر جا، چھوڑ دے (گذاشتن= چھوڑنا) از: دشت اور درہ اور پہاڑ اور وادی سے (دشت= بیابان، صحرا+ و= اور+ در= درہ، دو پہاڑوں کے درمیان راستہ و+ اور+ کوہ= پہاڑ+ و= اور+ دمن= دامن کا مخفف، وادی، ٹیلا، کوڑے کا ڈھیر) خیمہ را: خیمے اندر وجود: اپنے وجود کے اندر، اپنی ذات میں (اندر= میں+ وجود= ہستی، بدن، ذات+ خویش= اپنے، اپنا) زدن: مارنا، یہاں بمعنی لگانا۔

دشت و درہ اور کوہ و وادی سے گذر جا اپنے وجود کے اندر خیمہ لگا (اپنی ذات کے اندر جھانک)

۳۹۸ طبع از باد بیاباں کردہ تیز
ناقہ را سردہ بمیدان ستیز

لغت : از باد: صحرا کی ہوا سے کردہ تیز: تیز کر کے (کردن= کرنا+ تیز) ناقہ را: اونٹنی کو سردادن: ۶ آگے بھیجنا، جھوکنا، چھوڑ دینا بمیدان: میدان کار زار میں (بہ= میں+ میدان+ ستیز= لڑائی، جنگ)

طبعیت میں بیاباں کی ہوا سے تیزی پیدا کر کے اونٹنی کو میدان کار زار

میں جھوک دے۔

۳۹۹ عصر حاضر زادہ ایام تست
مستی او از مے گلفام تست

لغت : زادہ ایام تست: تیرے ہی زمانے کی اولاد ہے، یعنی تیرا ہی مرہون منت ہے (زادن= جننا، پیدا ہونا)+ ایام= یوم کی جمع دن، مراد زمانہ، دور، عہد+ تست= تیرا ہے) مستی او: اس کی مستی، اس کا نشہ، اس کی بے خودی (مستی= بے خودی، نشہ+ او= اس کی، وہ) از مے: تیری ہی سرخ شراب سے ہے (از= سے+ مے= شراب+ گل فام= گلاب کے رنگ والی یعنی سرخ+ تست (تو+ است کا مخفف) تیری ہے۔)

موجودہ دور (اپنے علوم کے سلسلے میں) تیرا ہی مرہون منت ہے۔ اس کی مستی تیری ہی سرخ شراب کے طفیل ہے۔

۴۰۰ شارح اسرار او تو بودۂ
اولیں معمار او تو بودۂ

لغت : شارح اسرار: اس کی رمزوں کی وضاحت کرنے والا (شارح= تشریح اور وضاحت کرنے والا+ اسرار+ ستر کی جمع= بھید، رمز، راز+ اوں اس کے، وہ) تو بودہ: تو رہا ہے (تو+ بودن= ہونا، یہاں مراد رہنا+ است= ہے) معمار او: اس کا معمار (معمار= تعمیر کرنے والا، یہاں بمعنی بنیاد رکھنے اور آگے بڑھانے والا (علوم و حکمت وغیرہ کا)+ او= اس کا، وہ)

پہلے پہل اس کے بھیدوں کی تشریح کرنے والا تو ہی تھا۔ اس کا پہلا معمار تو ہی تھا۔

۴۰۱ تا بہ فرزندی گرفت او را فرنگ
شاہدے گردید بے ناموس و ننگ

لغت : بہ فرزندی: فرزندی میں لیا ہے، اپنی اولاد بنایا ہے یعنی اس پر اپنی گرفت کرلی ہے۔ (بہ= میں+ فرزندی= بیٹا ہونا، اولاد ہونا، اولاد+ گرفتن= لینا، پکڑنا) شاہد گردید: ایک حسین بن گیا، یعنی عصر حاضر نے ایک حسینہ کا روپ

دھار لیا ہے جو (شاہدے = ایک شاہد' ایک حسینہ' گردیدن = ہو جانا' گھومنا' گردش کرنا' یہاں مراد صورت اختیار کرلینا) بے ناموس: ناموس اور ننگ کے بغیر ہے (بے = بغیر + ناموس = عفت' حیا' عصمت' راز + و = اور + ننگ = عار' شرم آبرو۔)

جب سے فرنگ نے اس پر اپنی گرفت کر لی ہے اس نے ننگ و ناموس سے عاری ایک حسینہ کا روپ دھار لیا ہے۔

۴۰۲ گرچہ شیرین است و نوشین است او

کج خرام و شوخ و بے دین است او

لغت : شرین: وہ شیریں ہے (شیریں = میٹھا' خوشگوار' دل خوش کن' عزیز + است = ہے) نوشین: وہ شہد کی طرح ہے' وہ دل کو لبھانے والا ہے (نوشیں = خوش گوار' شہد کی مانند + است = ہے۔ اوں وہ) کج خرام: ادا سے چلنے والی' اٹھکیلیاں کرنے والی' ناز سے چلنے والی (کج = ٹیڑھا' ٹیڑھی' یہاں مراد ادا سے' ناز سے' اٹھکیلیاں کرتے ہوئے + خرامیدن = ٹہلنا' چلنا) شوخ: چنچل۔

اگرچہ وہ محبوب شیریں ہے اور شہد کی سی صفات کا حامل ہے لیکن ہے وہ کج خرام' شوخ اور بے دین۔

۴۰۳ مرد صحرا! پختہ تر کن خام را

بر عیار خود بزن ایام را

لغت : پختہ تر: خوب مضبوط کر لے یعنی قوت و جبروت کا مالک بن (پختہ تر = بہت زیادہ پختہ' بہت زیادہ قوی' بے حد مستحکم (پختن = پکانا' مضوب کرنا) + کردن = کرنا) خام را: کچے کو' مراد کوتاہیوں اور خامیوں کو (دور کر لے) (خام = کچا' کوتاہی' خامی + را = کو) بر عیار) اپنی کسوٹی پر پرکھو (بر = پر + عیار = کسوٹی' معیار' خود = اپنی + زدن = مارنا' یہاں بمعنی رگڑنا' پرکھنا) زمانے کو (ایام۔ یوم' بمعنی دن' زمانہ' روزگار)

اے صحرا نشین (یعنی عرب قوم) اپنی کوتاہیوں کو دور کر کے خود کو

قوت و جبروت کا حامل بنا۔ زمانے کو اپنی کسوٹی پر پرکھ۔

پس چہ باید کرد اے اقوام شرق

تو پھر اے مشرقی اقوام اب کیا کرنا چاہیے

پس: تو، سو، پھر چہ باید کرد: کیا کرنا چاہیے، اب ہمیں کیا کرنا ہوگا (چہ = کجا + بایستن = لازم ہونا واجب ہونا + کردن = کرنا)

۴۰۴ آدمیت زار نالید از فرنگ
زندگی ہنگامہ بر چید از فرنگ

لغت : آدمیت: آدمی ہونا، انسانیت، شرافت، اخلاق زار نالید: بہت روئی، بڑی ہی نالاں ہے (زار نالیدن = بہت رونا، گریہ و زاری کرنا) ہنگامہ برچید: ہنگامہ چن دیا یعنی جوش و جذبہ ہی مٹا دیا (ہنگامہ = جوش و جذبہ + برچیدن = چن لینا، مٹا دینا، ختم کر دینا) از فرنگ: فرنگ سے یعنی فرنگ کے ہاتھوں۔

فرنگ کے ہاتھوں آدمیت بڑی ہی نالاں ہے۔ اس فرنگ (کی عیاری کے سبب) زندگی جوش و جذبہ ہی سے عاری ہو گئی ہے۔

۴۰۵ پس چہ باید کرد اے اقوام شرق؟
باز روشن می شود ایام شرق

لغت : روشن می شود: تابناک ہو رہا ہے، روشن ہو رہا ہے (روشن + شدن = ہونا) ایام شرق: مشرق کا دور (ایام = یوم کی جمع دن مراد زمانہ، دور، عہد + شرق = مشرق، سرزمین مشرق)

تو پھر اے مشرقی اقوام اب کیا کرنا چاہیے؟ مشرق کا دور پھر سے تابناک ہو رہا ہے۔

۴۰۶ در ضمیرش انقلاب آمد پدید

شب گذشت و آفتاب آمدپدید

لغت : پدید آمدن: ظاہر ہونا' سامنے آنا شب گذشت: رات گذر گئی' یعنی تاریکیاں چھٹ گئیں آفتاب آمد: سورج ظاہر ہو گیا' سورج طلوع ہو گیا' یعنی بھلے دن آرہے ہیں۔

اس کے ضمیر میں انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ اس کی تاریکی چھٹ چکی اور سورج طلوع ہو چکا ہے۔

۴۰۷ یورپ از شمشیر خود بسمل فتاد
زیر گردوں رسم لادینی نہاد

لغت : از: اپنی ہی تلوار سے بسمل فتاد: گھائل ہو گیا (بسمل= گھائل' زخمی+ افتادن= گرنا یہاں بمعنی ہونا) (زیر گردون: آسمان کے نیچے یعنی دنیا میں (زیر= نیچے+ گردو= آسماں) رسم: لادینی کی رسم' یعنی نظام امور ریاست میں دین سے بے تعلقی (رسم= دستور' طریقہ' عادت+ لادینی= دین کا نہ ہونا یعنی دین سے بے تعلقی) نہاد: رکھنا۔

یورپ تو اپنی تلوار ہی سے گھائل ہو کے رہ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ دنیا میں اس نے لادینی کی رسم اٹھائی ہے۔

۴۰۸ گرگے اندر پوستین برہَ
ہر زماں اندر کمین برہَ

لغت : گرگے: ایک بھیڑیا اندر: میمنے کی کھال کے اندر' میمنے کے بھیس میں (اندر= میں+ پوستین= کھال' بھیس+ برہ= ایک برہ' بکری کا بچہ' میمنا) اندر کمین: ایک میمنے کی گھات میں ہے (اندر= میں+ کمین= گھات+ برہ= ایک برہ' بکری کا بچہ' میمنا)

وہ تو میمنے کی کھال میں ایک ایسا بھیڑیا ہے جو ہر لحظہ میمنے ہی کی گھات میں لگا ہوا ہے۔

۴۰۹ مشکلات حضرت انساں ازو است
آدمیت راغم پنہاں ازو است

لغت : مشکلات: جناب انسان کی مشکلیں (مشکلات = مشکل کی جمع، مراد تکلیفیں، اور مصیبتیں + حضرت = کلمہ تعظیم، یہاں یہ ہمدردی کی علامت کے طور پر استعمال ہوا ہے + انساں = یعنی بنی نوع انساں) از وست: اس سے ہے یعنی اس کی وجہ سے ہے (ازو = از او کا مخفف، از = سے + او = اس + است = ہے) آدمیت را: آدمیت کے لیے، آدمیت کا غم پنہاں: اندر کا روگ، چھپا ہوا غم (غم = روگ + پنہاں = چھوپا ہوا، اندر کا) اس سے ہے، یعنی اس کے ہاتھوں ہے۔

جناب انسان کی تمام مشکلوں کا ذمہ دار وہی ہے اور آدمیت کے لیے وہ اندر کا روگ بنا ہوا ہے۔

۴۱۰ در نگاہش آدمی آب و گل است
کاروان زندگی بے منزل است

لغت : پانی اور مٹی ہے یعنی محض مٹی کا پتلا ہے (آب = پانی + و = اور + گل = گارا، خاک + است = ہے، آب و گل مراد خمیر، مادہ، جسم، وجود) زندگی کا قافلہ، مراد انسانی زندگی (کاروان = قافلہ + زندگی) بغیر منزل کے ہے یعنی یونہی رواں ہے، بغیر کسی مقصد کے رواں ہے۔

اس کی نگاہ میں انسان محض مٹی کا پتلا ہے اور زندگی کا قافلہ بس یونہی اور بے مقصد رواں ہے۔

۴۱۱ ہرچہ می بینی زانوار حق است
حکمت اشیاز اسرار حق است

لغت : ہرچہ: جو کچھ تو دیکھتا ہے، جو کچھ تو دیکھ رہا ہے انوار حق: خدا کے انوار میں سے، خدا کے جلوے ہیں (انوار = نور کی جمع، روشنیاں، جلوے، تجلیات + حق = خدا) حکمت اشیاز: اشیا کی حکمت، اشیا کا ادراک، اشیا کا فہم) اشیا = چیزیں مراد کائنات میں جو کچھ) زا اسرار: خدا کے بھیدوں میں سے ہے (اسرار = سر کی جمع، بھید، رمزیں + اشیا کا علم حق = خدا)

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے سب انوار حق ہیں۔ اشیاء کی حکمت، حق کے

اسرار میں سے ہے۔

۴۱۲ ہر کہ آیات خدا بیند حر است
اصل ایں حکمت زحکم انظر است

لغت : آیات: خدا کی نشانیاں دیکھتا ہے (آیات = آیت کی جمع' نشانیاں + خدا + دیدن = دیکھنا) اصل: اس حکمت کی بنیاد (اصل = بنیاد' جڑ + ایں = اس' یہ + حکمت) زحکم: انظر کے حکم سے ہے یعنی انظر کے حکم پر ہے (ز = از بمعنی سے + حکم = فرمان + انظر = قرآنی تلمیح ہے' مطلب یہ کہ انسان کو چاہیے کہ وہ نظام فطرت کا بغور مطالعہ کرے)

جو کوئی خدا کی نشانیاں دیکھ لے وہ مرد حر ہے۔ اس حکمت کی بنیاد حکم انظر پر ہے۔

۴۱۳ بندہ مومن از و بہروز تر
ہم بہ حال دیگراں دل سوز تر

لغت : ازو: یعنی اس کے طفیل' اس کی بدولت) بہروز تر: زیادہ اچھے دن والا' زیادہ خوش بخت (بہ + روز = اچھے دن والا' خوش بخت + تر) ہم بہ حال: دوسروں کے حال میں بھی' دوسروں کے ساتھ بھی (ہم = بھی + بہ = میں + حال + دیگراں + دیگر کی جمع' دوسرے یعنی دوسرے انسان) دل سوز تر: زیادہ دل سوز ہے' زیادہ خیر خواہ' زیادہ ہمدرد ہے۔

مرد مومن اسی کے طفیل بہت خوش بخت ہے' اور دوسروں کے معاملے میں بھی بے حد خیر خواہ اور ہمدرد ہے۔

۴۱۴ علم چوں روشن کند آب و گلش
از خدا ترسندہ تر گردد دلش

لغت : روشن کند: منور کرتا ہے' روشن کرتا ہے (روشن منور + کردن = کرنا) آب و گلش: اس کے آب و گل کو یعنی اس کے وجود کو (آب + و + گل = وجود' لفظی معنی پانی اور گارا یا مٹی + ش = اس کا) ترسندہ تر: زیادہ ڈرنے والا۔ ترسیدن = ڈرنا) گردد دلش: اس کا دل ہو جاتا ہے۔

جب علم اس کے وجود کو منور کرتا ہے تو اس کا دل پہلے سے بھی زیادہ خدا خوفی کا حامل ہو جاتا ہے۔

۴۱۵ علم اشیاء خاک مارا کیمیاست
آہ! در افرنگ تاثیرش جداست

لغت : خاک: ہماری خاک کے لیے (خاک= وجود+ ماں ہماری' ہمارا' ہم+ را= کو' کے لیے) کیمیاست: اکسیر ہے (کیمیا= اکسیر+ است) در افرنگ: یورپ میں' مغرب میں تاثیرش: اس کا اثر جداست: الگ ہے' کچھ اور ہی ہے عام ڈگر سے ہٹ کر۔

اشیا کا علم ہماری خاک کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے' لیکن افسوس کہ یورپ میں اس کا اثر کچھ اور ہی ہے۔

۴۱۶ عقل و فکرش بے عیار خوب و زشت
چشم او بے نم' دل او سنگ و خشت

لغت : عقل و فکرش: اس کی عقل اور فکر بے عیار: نیکی اور بدی کی کسوٹی کے بغیر یعنی نیکی اور بدی کے پہچان ہی سے عاری ہے (بے= بغیر+ عیار= کسوٹی' پرکھ' پہچان+ خوب= نیکی' اچھائی+ زشت=بدی' برائی) بے نم: نمی کے بغیر' جس میں آنسو نہ ہوں' یعنی رقت سے محروم دل او: اس کا دل پتھر اور اینٹ یعنی اس کا دل پتھر کی مانند سخت ہے (دل+ او اس کا+ سنگ= پتھر+ و= اور+ خشت= اینٹ)

اس کی عقل اور فکر' نیکی و بدی کی پہچان ہی سے عاری ہے (اسی بنا پر) وہ رقت سے محروم اور اس کا دل پتھر اور اینٹ کی مانند سخت ہے۔

۴۱۷ علم ازو رسواست اندر شہرو دشت
جبرئیل از صحبتش ابلیس گشت

لغت : رسواست: ذلیل ہے' خوار و زبو ہے جبرئیل: بظاہر حضرت جبرئیل علیہ السلام' لیکن مراد انتہائی اعلیٰ انسان' بیحد نیک انسان از: اس کی مصاحبت سے' اس کی رفاقت سے' اس کے قرب سے ابلیس گشت: ابلیس بن گیا' بے حد

برا بن گیا (ابلیس شیطان' بہت برا انسان۔

علم اس کے ہاتھوں شہر و دیار میں خوار و زبوں ہے۔ اس کی مصاحبت میں جبرئیل پر بھی ابلیسیت کی چھاپ لگ گئی ہے۔

۴۱۸ دانش افرنگیاں تیغ بدوش
در ہلاک نوع انساں سخت کوش

لغت : دانش: اہل مغرب کی دانش تیغے بدوش: کندھے پر تلوار یعنی کندھے پر تلوار کی مانند ہے۔ در ہلاک: بنی نوع انساں کی ہلاکت میں (ہلاک یعنی ہلاکت' مار ڈالنا+ نوع قسم' جنس) بڑی کوشش کرنے والی (سخت+ کوشیدن= کوشش کرنا۔)

اہل مغرب کی دانش تو ایسے ہی ہے جیسے کندھے پر تلوار ہو۔ یہ بنی نوع انساں کی ہلاکت میں زبردست انداز میں کوشاں ہے۔

۴۱۹ باخساں اندر جہان خیر و شر
درنسازد مستی علم و ہنر

لغت : باخساں: گھٹیا یا کمینہ لوگوں کے ساتھ اندر: نیکی اور بدی کی دنیا میں درنسازد: موافقت نہیں کرتی (در ساختن= موافقت کرنا' ساتھ نبھانا) مستی علم و ہنر: علم و ہنر کی مستی۔

اس نیکی اور بدی کی دنیا میں علم و ہنر کی مستی گھٹیا لوگوں یا قوموں کے ساتھ موافقت نہیں کرتی۔

۴۲۰ آہ از افرنگ و از آئین او
آہ از اندیشہ لا دین او

لغت : از آئین او: اس کے آئین پر' اس کے دستور پر از اندیشہ: اس کی لادینی سوچ پر (اندیشہ= سوچ' فکر (اندیشیدن= سوچنا)+ لادین= دین سے عاری' یعنی نظام امور ریاست میں دین سے بے تعلق ہو جانا۔

افسوس ہے اہل مغرب پر اور ان کے آئین پر' اور افسوس ہے اس کی لادینی سوچ پر۔

۴۲۱ علم حق را ساحری آموختند
ساحری نے، کافری آموختند!

لغت : خدائی علم کو، خدا کے علم کو ساحری آموختند: ساحری سکھادی یعنی جادو ٹونا بنا دیا۔ ساحری نے: ساحری نہیں کافری: کافری سکھادی، یعنی کفر و انکار کی حد تک پہنچا دیا۔

انہوں نے تو علم حق کو بھی جادو ٹونا ہی بنا دیا۔ جادو ٹونا بھی نہیں بلکہ کفر و انکار تک پہنچا دیا۔

۴۲۲ ہر طرف صد فتنہ می آرد نفیر
تیغ را از پنجہ رہزن بگیر

لغت : می آرد: ہجوم کر رہے ہیں یعنی سر اٹھا رہے ہیں (نفیر آوردن= ہجوم کرنا، بھیڑ کرنا، یہاں بمعنی سر اٹھانا) از پنجہ: لٹیرے کے پنجے سے (پنجہ= مراد ہاتھ+ رہ زن= راستہ مارنے والا یعنی لٹیرا، راہ مار۔ رہ= راہ+ زدن= مارنا) بگیر: یعنی چھین لے۔

ہر طرف سینکڑوں فتنے سر اٹھائے کھڑے ہیں۔ لٹیرے کے ہاتھ سے تلوار چھین لے۔

۴۲۳ اے کہ جاں را باز می دانی زتن
سحر ایں تہذیب لا دینے شکن

لغت : باز می دانی: جسم سے جانتا ہے، یعنی روح اور جسم میں جو فرق ہے، اس سے آگاہ ہے (باز دانستن= پوری طرح جاننا+ ز= از بمعنی سے+ تن= جسم، مادہ) سحر ایں: اس لادین تہذیب کا طلسم (سحر= جادو، طلسم+ ایں= اس، یہ+ تہذیب= کسی معاشرے کے خالص اصول اور رسوم وغیرہ، سوسائٹی+ لادینے: لادین یعنی ریاستی نظام امور میں دین سے بے تعلق ہو جانا شکن: توڑ ڈال مراد پاش پاش کر دے۔

تو کہ روح اور جسم میں امتیاز سے آگاہ ہے، اس لادین تہذیب کا طلسم پاش پاش کر دے۔

۴۲۴ روح شرق اندر تنش باید دمید
تابگرد و قفل معنی را کلید

لغت : اندر تنش: اس کے جسم میں باید دمید: پھونکنی چاہیے' پھونکنے کی ضرورت ہے (بایستن= ضروری ہونا' لازم ہونا+ دمیدن= پھونکنا) تابگردد: تاکہ وہ ہو جائے یعنی بن جائے کلید: چابی۔ قفل معنی را: حقیقت کے تالے کی' معنی کے تالے کے لیے۔

اس کے بدن میں مشرقی روح پھونکنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ حقیقت کے قفل کی چابی بن جائے۔

۴۲۵ عقل اندر حکم دل یزدانی است
چوں ز دل آزاد شد شیطانی است

لغت : اندر حکم دل: دل کے حکم میں' یعنی اگر دل کے ماتحت ہو یا دل سے وابستہ رہ کر کام کرے۔ یزدانی است: خدائی ہے یعنی وہ خدائی عقل ہے دوسرے لفظوں میں وہ دانش نورانی ہے (یزدانی= یزداں سے متعلق' خدائی' الٰہی) آزاد شد: آزاد ہو گئی' اس نے قطع تعلق کر لیا+۔ شیطانی است: یعنی وہ دانش برہانی ہے۔

عقل اگر دل سے وابستہ رہ کر کام کرے تو وہ دانش نورانی ہے اور جب وہ دل سے تعلق توڑ لے تو وہ دانش برہانی ہے۔

۴۲۶ زندگانی ہر زماں در کش مکش
عبرت آموز است احوال جبش

لغت : در کشمکش: کھنچا تانی میں ہے' کش مکش میں مبتلا ہے کش= کھینچ+ مکش= مت کھینچ۔ کشیدن= کھینچنا) مراد الجھاؤ' پریشانی' عذاب) عبرت آموز است: عبرت آموز ہیں' درس لیے ہوئے ہیں (عرب= نصیحت' تنبیہہ' نصیحت جو دوسروں کے احوال دیکھنے پر ہو+ آموختن= سیکھانا' سیکھنا احوال: جبش کے حالات (احوال= حال کی جمع' حالات' کیفیتیں+ جبش= مراد افریقہ یا افریقی ممالک)

زندگی ہر لمحہ کش مکش سے دو چار ہے۔ جش کے حالات اپنے اندر عبرت لیے ہوئے ہیں۔

۴۲۷ شرع یورپ بے نزاع قیل و قال
بره را کرد است بر گرگاں حلال

لغت : بے نزاع: جھگڑے اور قیل و قال کے بغیر (نزاع= جھگڑا' مقدمہ + قیل و قال= بحث' تکرار (قیل= کہا گیا+ و= اور+ قل اس نے کہا) برہ را: میمنے کو کرداست: کر دیا برگرگاں حلال: بھیڑیوں پر حلال (بر= پر+ گرگاں= گرگ کی جمع' بھیڑیے+ حلال= جائز' شرع کے مطابق' مباح)

یورپ کی شرع نے کسی مقدمے اور دلیل کے بغیر میمنے کو بھیڑیوں کے لیے حلال قرار دے دیا ہے۔

۴۲۸ نقش نو اندر جہاں باید نہاد
از کفن دزداں' چہ امید کشاد

لغت : نقش نو: نیا نقش' نئی طرح' نئی بات باید نہاد: ڈالنی چاہیے از کفن: کفن چوروں سے (کفن+ دزداں= دزد کی جمع چور (زرداں= چرانا) چہ: کیا امید کشاد: بھلائی کی امید' خیر کی توقع (امید= توقع + کشاد= خیر' بھلائی' فلاح)

دنیا میں نئی طرح ڈالنا چاہیے کیونکہ کفن چوروں سے خیر و فلاح کی کوئی امید نہیں۔

۴۲۹ در جنیوا چیست غیر از مکروفن
صید تو ایں میش و آں نخچیر من

لغت : در: جنیوا میں (جنیوا= اشارہ ہے انجمن اقوام یا جمعیت اقوام کی طرف جو ۱۹۲۰ء میں جنوا کے مقام پر معرض وجود میں آئی) غیراز: مکر اور فریب کے سوا (غیر= سوا' علاوہ+ از= سے+ مر= چالاکی' دھوکا' فریب+ فن= دھوکا' عیاری) ایں میش: یہ بھیڑ (ایں یہ+ میش+ بھیڑ' مینڈھے کی مادہ) آن نخچیر من) وہ میرا شکار' وہ میرا مال (نخچیر= شکار+ من= میرا' میں)

جنیوا میں مکر و فریب کے سوا اور ہے ہی کیا؟ یہی نا کہ یہ بھیڑ تیرا مال

اور وہ بھیڑ میرا مال۔

۴۳۰ نکتہ ہا کو می نہ گنجد در سخن
یک جہاں آشوب و یک گیتی فتن!

لغت : می گنجد: نہیں سماتے' مراد نہیں سما سکتے (نہ + گنجیدن= سمانا) در سخن: لفظوں میں ایک جہاں: ایک دنیا کا فساد' دنیا بھر کا فساد یعنی بہت زیادہ فساد (ایک جہاں= دنیا بھر کا' بہت زیادہ+ آشوب= پریشانی' فساد' عذر) یک گیتی: ایک زمانے کے فتنے (یک= ایک+ گیتی= دنیا' جہاں+ فتن= فتنہ کی جمع' فساد' خرابیاں)

ایسے نکتے ہیں جو الفاظ میں نہیں سما سکتے۔ بس دنیا بھر کے فساد اور جہان بھر کے فتنے ہیں۔

۴۳۱ اے اسیر رنگ پاک از رنگ شو
مومن خود' کافر افرنگ شو

لغت : اسیر رنگ: رنگ کا قیدی' نسل اور فرقہ پرستی کا شکار (اسیر= قیدی' شکار+ رنگ= مراد نسل' جیس کالی نسل سفید نسل) پاک از رنگ: رنگ کے تعصب سے پاک (پاک= صاف' مراد آزاد+ از= سے+ رنگ= نسل) مومن خود: اپنا مومن ہو جانا' اپنی ذات پر ایمان لے آ' یعنی اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو جا (مون= ایمان والا' ایمان لانے والا+ خود= اپنا' اپنی ذات کا) کافر افرنگ شو: یورپ کا منکر ہو جا' افرنگی سیاسیات و نظریات وغیرہ کو قابل اعتنا نہ جان (کافر= انکار کرنے والا' منکر+ افرنگ= یورپ' مغرب' اہل مغرب+ شدن= ہونا)

تو جو رنگ اور نسل کا اسیر ہے' اس سے (رنگ اور نسل کے چکر سے) آزاد ہو جا۔ اپنی ذات پر ایمان لے آ اور یورپ کا منکر بن جا۔

۴۳۲ رشتہ سود و زیاں در دست تست
آبروے خاوراں در دست تست

لغت : رشتہ: نفع اور نقصان کا رشتہ (رشتہ+ دھاگا' مراد معاملہ+ سود=

نفع، بہتری + و = اور + زیاں = نقصان، خرابی) در دست تست: تیرے ہاتھ میں ہے آبروے خاوراں: مشرق کی آبرو (آبرو = نیک نامی، عزت، ناموس + خاوراں = مرش، سرزمین مشرق) در دست تست: تیرے اپنے بس میں ہے، تیرے ہاتھ میں ہے۔

نفع اور نقصان کا معاملہ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ مشرق کی آبرو تیرے ہاتھ میں ہے۔

۴۳۳ این کہن اقوام را شیرازہ بند
رایت صدق و صفا را کن بلند

لغت : کہن اقوام را: پرانی قوموں کو (کہن = پرانی + اقوام = قوم کی جمع، قومیں + را = کو) شیرازہ بند: شیرازہ بند کر یعنی ایک جگہ اکٹھا کر (شیرازہ۔ جز، + بستن = باندھنا، شیراز بندی کرنا یعنی کتاب کے مختلف اجزاء کو یک جا کر کے کتاب کی صورت دینا، مراد اکٹھے کرنا، مجتمع کرنا) رایت صدق و صفارا: صدق اور صفا کے پرچم کو (رایت = پرچم، علم، جھنڈا + صدق = سچائی، خلوص + و = اور + صفا = پاکیزگی، پاکیزہ باطنی۔)

ان پرانی اقوام کو پھر سے مجتمع کر اور صدق و صفا کا علم بلند کر۔

۴۳۴ اہل حق را زندگی از قوت است
قوت ہر ملت از جمعیت است

لغت : اہل حق را: حق والوں کی، خدا والوں کی از قوت است: قوت سے ہے، طاقت سے ہے از جمعیت است: جمعیت سے ہے، متحد رہنے سے ہے۔

اہل حق کی زندگی قوت سے ہے۔ اور یہ قوت کسی قوم کی جمعیت ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

۴۳۵ رائے بے قوت ہمہ مکر و فسوں
قوت بے رائے جہل است و جنوں

لغت : رائے: تدبیر، عقل، عقیدہ، فکر ہمہ: سب، مراد محض مکر و فسوں: مکر اور طلسم ہے، فریب اور جادو ٹونا ہے (مکر = فریب، چال، عیاری +

اور + فسوں = جادو ٹونا، طلسم، سحر) جہل: جہالت ہے اور دیوانگی (جہل = نادانی، جہالت + جنون = دیوانگی، پاگل پن)

قوت نہ ہو تو رائے محض مکر اور فسوں ہے اور بغیر رائے کے قوت، جہالت و دیوانگی کے سوا کچھ نہیں۔

۴۳۶ سوز و ساز و درد و داغ از آسیاست
ہم شراب و ہم ایاغ از آسیاست

لغت : سوز و ساز: مراد دل کی خاص کیفیت، تڑپ از آسیاست: ایشیا سے ہے، یعنی ایشیا والوں ہی کا خاصہ ہے، ایشا ہی ان کا سرچشمہ ہے۔ ہم شراب: شراب بھی ہم ایاغ: پیالہ بھی۔

سوز اور ساز اور درد و داغ ایشیاء والوں ہی کا خاصہ ہے۔ شراب بھی انہی (ایشیا والوں) کی ہے اور پیالہ بھی انہی کا۔

۴۳۷ عشق را ما دلبری آموختم
شیوہ آدم گری آموختیم

لغت : دلبری = دلبری سکھائی (دل + بردن = لے جانا، دلبری یعنی دل اڑانا، ناز و ادا، محبوبی + آموختن = سیکھانا، سیکھنا) شیوہ: آدم گری کا طریقہ (شیوہ = ڈھنگ، طریقہ انداز، دستور، + آدم گری = انسانیت سکھانا، انسانیت سے آراستہ کرنا۔

عشق کو دلبری ہم (ایشیا والوں) نے سکھائی ہے۔ آدم گری کا انداز بھی ہمارا ہی سکھایا ہوا ہے۔

۴۳۸ ہم ہنر ہم دیں ز خاک خاور است
رشک گردوں خاک پاک خاور است

لغت : ز خاک: مشرق کی خاک سے ہے یعنی ان کا سرچشمہ مشرق کی سرزمین ہے۔ رشک گردوں: آسمان کے لیے باعث رشک، یعنی اپنی عظمت و بلندی کے سبب آسمان کے لیے باعث رشک (رشک = غیرت، یہ خواہش کہ کسی دوسرے کے پاس جو چیز ہے ویسی ہی چیز ہمیں بھی میسر آجائے + گردوں =

آسماں) خاک پاک: مشرق کی پاک خاک ہے۔

ہنر بھی اور دین بھی مشرق ہی کی سرزمین سے پھوٹے ہیں۔ مشرق کی خاک پاک آسمان کے لیے باعث رشک ہے۔

۴۳۹ وا نمودیم آنچہ بود اندر حجاب
آفتاب از ما و ما از آفتاب

لغت : وانمودیم: ہم نے ظاہر کر دیا' باہر نکال کے رکھ دیا (وانمودن= ظاہر کر دیا زا) آنچہ بود: جو کچھ تھا۔ ازما: ہمارا ہے ما از: ہم سورج کے ہیں۔

جو کچھ مخفی تھا اسے ہم نے باہر نکال کے رکھ دیا۔ سورج ہمارا ہے اور ہم سورج کے ہیں۔

۴۴۰ ہر صدف را گوہر از نیسان ماست
شوکت ہر بحر از طوفان ماست

لغت : از نیسان: ہمارے نیساں سے ہے (از= سے+ نیساں= رومیوں کے ساتویں مہینے کا نام' موسم بہار کی بارش کا نام' اس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بارش کے قطرات سے سیپی میں موتی بنتے ہیں+ ما= ہماری' ہم+ ست) از طوفان: ہمارے ہی طوفان سے ہے' ہمارے ہی طوفان کا مرہون منت ہے۔ مطلب یہ کہ تمام علوم و فنون ہمارے ہی پھیلائے ہوئے ہیں۔

ہر صدف کا موتی ہمارے ہی ابر نیساں سے وجود پذیر ہوا ہے۔ ہر سمندر کی شوکت ہمارے ہی طوفان کی مرہون منت ہے۔

۴۴۱ روح خود در سوز بلبل دیدہ ایم
خون آدم در رگ گل دیدہ ایم

لغت : در سوز: بلبل کے سوز میں دیدہ ایم: ہم نے دیکھی ہے' ہم نے پائی ہے در رگ گل: پھول کی رگ میں (رگ= پھول یا پتے کا ریشہ) ما: ہم نے دیکھا ہے' ہم نے نظارہ کیا ہے۔

ہم نے اپنی روح بلبل کے سوز میں پائی ہے اور رگ گل میں انسانی خون کا نظارہ کیا ہے۔

۴۴۲ فکر ما جویاے اسرار وجود
زد نخستیں زخمہ بر تار وجود

لغت : فکرما: ہماری فکر، ہماری قوت اندیشہ جویاے اسرار وجود: وجود کے بھیدوں کی جویا ہے (جویا= تلاش کرنے والی، ڈھونڈنے والی (جستن= تلاش کرنا، ڈھونڈنا)+ اسرار= سر کی جمع، بھید، رموز+ وجود+ ہستی، حیات، جسم) زد نخستیں پہلی مضرب لگائی زدن= مارنا، لگانا+ نخستیں= پہلی+ زخمہ+ مضراب، ستار وغیرہ بجانے کا آلہ) ہستی کے ساز پر۔

ہماری قوت فکر وجود کے اسرار کی جویا ہے۔ ہماری ہی فکر نے وجود کے ساز پر پہلی ضرب لگائی تھی۔

۴۴۳ دا شتیم اندر میان سینہ داغ
بر سرِ را ہے نہادیم ایں چراغ

لغت : دا شتیم: ہم رکھتے تھے (داشتن= رکھنا) اندر: سینے کے اندر، دل میں داغ: اسے دوسرے مصرعے میں چراغ سے تشبیہ دی ہے اس کے روشن ہونے کے سبب بر سر: راستے کے کنارے پر، مراد بر سر عام (بر= پر+ سر= کنارہ+ راہے= ایک راہ، راستہ، یعنی بر سر عام، ہر ایک کے استفادے کے لیے) نہادن: رکھنا این چراغ: یہ چراغ، مراد یہ داغ (ایں= یہ+ چراغ= دڈیا، یہاں اشارہ ہے سینے کے داغ کی طرف)

ہمارے سینے میں داغ تھا جسے ہم نے چراغ کی صورت سر راہے رکھ دیا۔

۴۴۴ اے امین دولت تہذیب و دیں
آں ید بیضا برآر از آستیں

لغت : امین: تہذیب اور دین کی دولت کا امانتدار ہے (امین= امانتدار، محافظ، دارش+ دولت= سرمایہ+ تہذیب= اخلاق و شائستگی، Civilization+ و= اور+ دین) آں ید بیضا: وہ ید بیا (۔ آں= وہ ید بیضا= روشن ہاتھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ، جب وہ آستین سے ہاتھ باہر

نکالتے تو وہ بے حد روشن ہوتا' یہاں مراد پھر سے ان علوم و فنون کو اپنا کر اور اپنی پہلی تہذیب اور دین پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو منور کر دے) بر آوردن: باہر نکالنا۔

تو جو تہذیب اور دین کی دولت کا امین ہے (پھر وہی) ید بیضا اپنی آستین سے باہر نکال۔

۴۴۵ خیز و از کار امم بکشا گرہ
نشہ افرنگ را از سر بنہ

لغت : خیز: اٹھ از کار امم: قوموں کے کام سے' قوموں کے حالات و معاملات کو (از= سے + کار= کام' معاملہ' مراد حالات و معاملات + امم= امت کی جمع' قومیں بکشا گرہ: گرہ کھول' سلجھا (گرہ= الجھاؤ گانٹھ + کشادن= کھولنا۔ نشہ افرنگ را: افرنگ کے نشے کو' یورپ کے نشے کو از سر: سر سے نکال ڈال (از= سے + سر+ نہادن= رکھنا' مراد نکالنا)

اٹھ اور قوموں کے حالات و معاملات سلجھا اور مغرب کا نشہ سر سے نکال دے۔

۴۴۶ نقشے از جمعیت خاور فگن
وا ستاں خود را زدست اہرمن

لغت : نقشے: کوئی یا ایک نقش' طرح' مراد بنیاد از جمعیت: مشرق کی جمعیت کی' مشرقی اقوام کے اتحاد کی (از= سے' مراد کی + جمعیت= جماعت ہونا' اکھٹے ہونا' اتحاد + خاور= مشرق) واستاندن یا باز ستاندن: واپس لے لینا' مراد چھڑا لینا زدست: شیطان کے پنجے سے۔ اہرمن: شیطان' مراد انگریز' یورپ)

اتحاد مشرق کی کوئی بنیاد ڈال۔ اپنے آپ کو اہرمن کے پنجے سے چھڑا لے۔

۴۴۷ دانی از افرنگ و از کار فرنگ
تا کجا در قید زنار فرنگ

لغت : دانی از: تو یورپ کے بارے میں جانتا ہے' تجھے یورپ والوں کا تو

علم ہے۔ از کار: یورپ کی کارستانی سے متعلق' یورپ والوں کی کارستانیوں کے بارے میں (کار= کام' یہاں بمعنی کارستانی) در قید: فرنگ کے زنار کی قید میں در= میں+ قید+ زنار= جنیوا ہندوؤں کا ایک مقدس دھاگہ جو وہ گلے میں آڑا ترچھا ڈالے رہتے ہیں)

تجھے یورپ والوں اور ان کی کارستانیوں کا جب علم ہے تو پھر کب تک ان کی زنار کی قید میں مقید رہے گا۔

۴۴۸ زخم ازو نشتر ازو سوزن ازو
ما و جوے خون و امید رفو

لغت : زخم ازو: زخم اس سے ہے یعنی زخم لگانے والا بھی یورپ ہی ہے (زخم+ ازوں از او کا مخفف بمعنی اس سے یعنی اس کا لگایا ہوا ہے نشتر ازو: نشتر اس سے ہے یعنی نشتر چلانے والا بھی وہی' نشتر بھی اسی کا ہے (نشتر= فصد کھولنے یا زخم چیرنے کا نوک دار اوزار) سوزن ازو: سوئی بھی اس کی ہے جوے خون: خون کی ندی خود امید: اور رفو کی امید (و= اور+ امید= توقع+ رفو= پھٹے کپڑوں کو دھاگوں سے بھرنا' یہاں مراد زخم سینا)

زخم لگانے والا بھی وہ (یورپ) ہے' نشتر بھی اسی کا اور سوئی بھی اس کی ہے' دوسری طرف ہم ہیں اور خون کی ندی ہے اور رفو کی امید۔

۴۴۹ خود بدانی بادشاہی قاہری است
قاہری در عصر ما سوداگری است

لغت : خود: تجھے خود علم ہے' تو تو خود جانتا ہے (خود+ دانستن= جاننا' علم ہونا) قاہری است: قاہری ہے یعنی استبداد ہے قاہری= استبداد' ظلم' قہر کی حکمرانی) سودا: سوداگری ہے یعنی قاہری' سوداگری کی صورت میں ہے۔

تجھے تو علم ہے کہ بادشاہی قاہری ہے' اور یہ قاہری ہمارے دور میں سوداگری کا روپ دھارے ہوئے ہے۔

۴۵۰ تختہ دکاں شریک تخت و تاج
از تجارت نفع و از شاہی خراج

لغت : شریک: تخت اور تاج میں شریک ہے' تخت اور تاج کا شریک کار ہے۔ یعنی سوداگری اور بادشاہی یکجا ہیں۔ (شریک = حصے دار' شرکت کرنے والا' ساجھی = تخت = و = اور + تاج' دونوں بادشاہت کی علامت ہیں) از تجارت: تجارت سے تو منافع ہاتھ لگ رہا ہے از شاہی: بادشاہت کی بدولت خراج مل رہا ہے۔ (خراج = ٹیکس' محصول)

دکان کا تختہ' تخت اور تاج کا شریک کار ہے۔ تجارت سے تو نفع حاصل ہو رہا ہے اور بادشاہت خراج وصول کر رہی ہے۔

۴۵۱ آں جہاں بانے کہ ہم سوداگر است
برزبانش خیر و اندر دل شر است

لغت : آں جہاں: وہ فرمان روا جو (آں = وہ + جہان بان = جہان کو چلانے والا یعنی حکمران' بادشاہ + کہ) ہم سوداگر: سوداگر بھی ہے برزبانش خیر: اس کی زبان پر خیر ہے اس کی گفتگو تو خیر کی حامل ہے۔ اندر دل: دل میں برائی ہے۔ (شر = برائی' بدی' شرارت)

وہ حکمران جو سوداگر بھی ہے' اس کی گفتگو تو خیر کی حامل ہے لیکن اس کا دل اپنے اندر شر لیے ہوئے ہے۔

۴۵۲ گر تو میدانی حسابش را درست
از حریرش نرم تر کرپاس تست

لغت : گر تو: اگر تو جانتا ہے یعنی اگر تو جان لے حسابش: اس کے حساب کو ٹھیک سے' اس کے معاملے کو صحیح طور پر (حساب = لین دین' معاملہ طور طریقہ' ڈھنگ' شمار + ش = اس کے + را = کو + درست + ٹھیک سے' صحیح طور پر) از حریرش: اس کے ریشم سے (حریر = ریشم + ش = اس کے) نرم تر: زیادہ ملائم کرپاس تست: ترا اپنا سوتی کپڑا ہے (کرپاس یا کرباس سوتی کپڑے کی ایک قسم' گاڑھا' گزی + تست = تیرا ہے)

اگر تو اس کے معاملے کو صحیح طور پر جان لے (تو تجھ پر کھل جائے گا کہ) اس کے ریشم سے تیرا اپنا سوتی کپڑا کہیں زیادہ ملائم ہے۔

۴۵۳ بے نیاز از کار گاہ او گذر
در زمستاں پوستین او مخر

لغت : بے نیاز: توجہ کیے بغیر، مستغنی، غیر حاجت مند، بے اعتنا از کار گاہ او: اس کے کارخانے سے (از = سے + کار گاہ = کارخانہ، فیکٹری + او = اس کا، وہ) گذر: گذر جا در زمستاں: موسم سرما میں، سردیوں میں (زمستاں = سردیوں کا موسم) پوستین او: ای کی پوستین (پوستین = کھال، کھال کا کوٹ جو بہت گرم ہوتا ہے)

اس کے کارخانے سے بے اعتنا ہو جا۔ سردیوں میں اس کی پوستین بھی مت خرید۔

۴۵۴ کشتن بے حرب و ضرب آئین اوست
مرگہا در گردش ماشین اوست

لغت : کشتن: کسی جدال اور قتال کے بغیر مارنا (کشتن = مارنا + بے = بغیر + حرب = لڑائی، قتال + و = اور + ضرب = چوٹ، وار، حملہ لڑائی، دال) آئین اوست: اس کا دسور ہے (آئین = دستور، قانون، طریقہ عادت، رسم) مرگیا: مرگ کی جمع، اموات در گردش: اس کی مشین یا مشینری کی گردش میں ہیں (در = میں، اندر + گردش = چکر، پھیر (گردیدن = گھومنا، چکر کاٹنا) + ماشین = Machine، مشین، مشینری + او اس کی، وہ + ست)

کسی جدال و قتال کے بغیر مار ڈالنا اس کا دستور ہے۔ اموات اس کی مشینری کی گردش میں پنہاں ہیں۔

۴۵۵ بوریاے خود بہ قالینش مدہ
بندق خود رابہ فرزینش مدہ

لغت : بوریاے خود: اپنا بوریا (بوریا = چٹائی + خود) بہ قالینش: اس کے قالین کو یعنی اس کے قالین کے عوض (بہ = سے، میں، کو، مراد کے عوق + قالین + ش = اس کے) مت دے: مت دے (دادن = دینا) بندق: اپنے پیادے کو (بندق = شطرنج کی اصطلاح، پیادہ) بہ فرزینش مدہ: اس کے وزیر کو یعنی

اس کے وزیر کے بدلے میں مت دے (فرزین = شطرنج کی اصطلاح، وزیر = ش = اس کے)

اپنا بوریا اس کے قالین کے عوض مت دے۔ اپنے پیادے کو اس کے وزیر کے بدلے میں نہ دے۔

۴۵۶ گوہرش تف دار و در لعلش رگ است
مشک ایں سوداگر ازناف سگ است

لغت : تف دار: عیب دار، جس میں نقص ہو دار لعلش: اس کے لعل میں رگ ہے (در = میں، اندر، لعل = قیمتی پتھر + ش = اس کے + رگ = باریک سی لکیر، بال، ریشہ مشک: اس سوداگر کی مشک یعنی یہ سوداگر جو مشک بیچ رہا ہے (مشک = ہرن کے نافہ سے نکلنے والی خوشبو + ایں = اس، یہ + سوداگر = تاجر) از: کتے کی ناف سے ہے، کتے کی ناف سے حاصل کردہ ہے (از = سے + ناف + سگ = کتا)

اس کا موتی عیب دار اور اس کا لعل نقص والا ہے۔ یہ سوداگر جو مشک بیچ رہا ہے وہ ہرن کی بجائے کتے کی ناف سے حاصل کردہ ہے۔

۴۵۷ رہزن چشم تو خواب، مخملش
رہزن تو رنگ و آب مخملش

لغت : رہزن: تیری آنکھ کو یا تیری آنکھوں کو لوٹنے والی ہے (رہ زن راہ مار، لٹیرا، لوٹنے والا / والی (رہ = راہ + زدن = مارنا) خواب: اس کی مخمل کی نیند، یعنی اس کے مخملیں بستر پر آنے والی نیند (خواب = نیند + مخمل = ایک ملائم اور قیمتی کپڑا + ش = اس کی) رہزن تو: تجھے لوٹنے والا ہے رنگ: اس کی مخمل کا رنگ اور چمک (رنگ + آب = چمک، پانی)

اس کے مخملیں بستر پر تیری نیند آنکھوں کو لوٹ لینے والی ہے۔ اس کی مخمل کی چمک اور اس کا رنگ تجھے لبھا کر لوٹ لینے والا ہے۔

۴۵۸ صد گرہ افگندہ ای در کار خویش
از قماش او مکن دستار خویش

لغت : صد گرہ: تو نے سو گرہیں ڈال لی ہیں' تو نے سو مشکلیں پیدا کر لی ہیں (صد = سو+ گرہ = الجھن ' مشکل + ا فگندن = ڈالنا' گرانا) در کار: اپنے کام میں از: اس کی قماش سے (قماش = ایک ریشمی کپڑا مکن: مت کر' مت بنا۔

تو نے تو اپنے کام میں سو الجھنیں ڈال لی ہیں۔ اس کی قماش سے اپنی دستار مت بنا۔

۴۵۹ ہوشمندے از خم اوے نخورد
ہر کہ خورد اندر ہمین میخانہ مرد

لغت : ہوشمندے: کسی صاحب ہوش نے' عقلمند' دانا از: اس کی صراحی سے مے نخورد: شراب نہیں پی ہر کہ خورد: جس کسی نے پی لی اس شراب خانے کے اندر مرد: مر گیا۔

صاحب شعور نے اس کی صراحی سے شراب نہیں پی۔ اور جس کسی نے پی لی وہ بس اسی شراب خانے میں فنا ہو گیا۔

۴۶۰ وقت سوداخند و کم خروش
ماچو طفلا نیم و او شکر فروش

لغت : وقت سودا: کاروبار کرتے وقت (وقت = موقع + سودا = یعنی کاروبار) خند: ہنس ہنس کر۔خندیدن = ہنسنا) کم خروش: نہ چیخنے والا' کم چیخنے والا' یعنی چیختا چلاتا نہیں (کم = تھوڑا' نہیں + خروشیدن = شور مچانا' غوغا کرنا) چو طفلانیم: بچوں کی طرح ہیں (چو = کی مانند' کی طرح + طفلان = طفل کی جمع' بچے) شکر فروش: مٹھائی فروش (شکر = چینی' مٹھائی + فروختن = بیچنا)

کاروبار کرتے وقت ہنس ہنس کر باتیں کرتا ہے اور ذرا بھی چیختا چلاتا نہیں۔ ہم تو اس کے سامنے بچوں کی طرح ہیں جبکہ وہ مٹھائی فروش ہے۔

۴۶۱ محرم از قلب و نگاہ مشتری است
یا رب ایں سحر است یا سوداگری است

لغت : محرم: جاننے والا' آگاہ' واقف' یہاں مراد پوری طرح پڑھ لینے والا چہرے وغیرہ کا از قلب: گاہک کے دل اور نگاہ سے ایں سحراست: یہ جادو

ہے یا سوداگری: یا سوداگری ہے۔

وہ گاہک کے دل و نگاہ کو پوری طرح پڑھنا جانتا ہے۔ خدایا' یہ سوداگری تو نہیں' یہ تو جادو ہے۔

۴۶۲ تاجران رنگ و بو بردند سود
ماخریداراں ہمہ کورو کبود

لغت : تاجران: رنگ و بو کے سوداگر (تاجران= تاجر کی جمع' سوداگر + رنگ + و + اور + بو = خوشبو) بردند سود: نفع کما گئے' نفع لے گئے (بردن= لے جانا' یہاں مراد کما لے جانا+ سود= نفع' منافع) ہمہ کور: سب اندھے اور نیلے' مراد پوری طرح بیوقوف بنے رہ گئے' بودم بے دال یعنی الو بنے رہ گئے (ہمہ = سب' پوری طرح= کور= نابینا' اندھے + و= اور + کبود= نیلا' کور و کبود علامہ کی اپنی وضع کردہ ترکیب ہے۔ سیاق و سباق سے اس کے معنی الو اور بیوقوف ہی کے بنتے ہیں۔)

رنگ و بو کے سوداگر تو نفع کما لے گئے اور ہم خریدار بودم بے دال بنے رہ گئے۔

۴۶۳ آنچہ از خاک تو رست اے مرد حر
آں فروش و آں بپوش و آں بخور

لغت : از خاک: تیری زمین سے (از= سے + خاک= مٹی' مراد زمین + تو = تیری) آگاہ اے مرد حر: اے شریف آدمی (اے + مرد= آدمی + حر= شریف' آزاد' نجیب) آں فروش: وہ بیچ یعنی اسی کو بیچ (آں= وہ' مراد وہی + فروختن= بیچنا) آں بپوش: وہ پہن' یعنی وہی کچھ پہن آں بخود: وہ کھا یعنی وہی کچھ کھا۔

اے شریف آدمی! جو کچھ تیری زمین سے پیدا ہوتا ہے وہی کچھ بیچ' وہی کچھ پہن اور وہی کچھ کھا۔

۴۶۴ آں نکو بیناں کہ خود را دیدہ اند
خود گلیم خویش را بافیدہ اند

لغت : آں نکو: وہ نیک بیں لوگ (آں= وہ + نکو بیناں= نکو بیں کی جمع'

اچھا دیکھنے والے' مراد دور بیں اور دور اندیش (نکو= اچھا' بھلا+ دیدن= دیکھنا) خودرا: خود کو دیکھا ہے یعنی خود کو پا لیا ہے (خود= اپنے آپ+ را= کو+ دیدن= دیکھنا مراد پا لینا) گلیم خویش: اپنی لوئی کو اپنے کمبل کو (گلیم لوئی' کمبل' دھسا) بافتن یا بافیدن: بننا۔

جن نیک بیں حضرات نے خود کو پا لیا' انہوں نے اپنی لوئی خود ہی بنی ہے۔

۴۶۵ اے زکار عصر حاضر بے خبر
چرب دستیہائے یورپ را نگر

لغت : زکار: موجودہ دور کے معاملے یا حالات سے چرب: یورپ کی عاریوں کو' یورپ کی کاریگریوں کو (چرب دستہا= چرب دستی کی جمع' کاریگری' عیاری' چالاکی+ یورپ= مغرب' اہل یورپ+ را= کو) نگریسن: دیکھنا' ملاحظہ کرنا۔

تو جو موجودہ دور کے معاملے سے غافل ہے ذرا یورپ کی عیاری بھی ملاحظہ کریں۔

۴۶۶ قالی از ابریشم تو ساختند
باز اورا پیش تو انداختند

لغت : از: تیرے یہاں کی اون سے (از= سے+ ابریشم= ریشم' یہاں مراد اون' پشم+ تو= تیری' مراد' تیرے ملک کی' تیرے یہاں کی) ساختن: بنانا' تیار کرنا اورا: اسے' اس کو انداختن: ڈالنا' مراد یہ کہ تیرے ہی پاس فروخت کر دیا۔

(کہ) انہوں نے قالین تیرے یہاں کی پشم سے تیار کیا اور پھر اسے تیرے یہاں ہی لا کر ڈال دیا۔

۴۶۷ چشم تو از ظاہرش افسوں خورد
رنگ و آب او ترا از جابرد

لغت : چشم تو: تیری آنکھ' مراد تیری نگاہی از ظاہرش: اس کے ظاہر سے

افسوں: دھوکا کھاتی ہے، دھوکا کھا رہی ہیں (افسوں= جادو، سحر، دھوکا، فریب+ خوردن= کھانا) رنگ و: اس کی چمک دمک، اس کی ظاہری چمک دمک ترا: تجھے از جابرد: بدحواس کیے دے رہی ہے بوکھلائے دے رہی ہے (از= سے+ جا= جگہ+ بردن= لے جانا، مراد بدحواس کر دینا)

تیری نگاہیں اس کے ظاہر سے دھوکا کھا رہی ہیں، اس کی ظاہری چمک دمک تجھے بوکھلائے دے رہی ہے۔

۴۶۸ وائے آں دریا کہ موجش کم تپید
گوہر خود را زغواصاں خرید

لغت : وائے: اس سمندر پر افسوس ہے (وائے= افسوس+ آں= وہ+ دریا= سمندر، دریا) موجش کم: اس کی موج کم تڑپی یعنی جس کی موج تڑپ سے بے بہرہ رہی (موجش= اس کی موج+ کم= تھوڑا، نہیں+ تپیدن= تڑپنا) گوہر: اپنا ہی موتی، اپنے ہی موتی کو زغواصاں: غوطہ خوروں سے (غواصاں= غواص کی جمع، غوطہ خور، جو موتی کی تلاش میں دریا کی تہ تک جاتے ہیں)

افسوس ہے اس سمندر پر جس کی موج تڑپ سے بے بہرہ رہی۔ اپنا ہی موتی اسے نے غوطہ خوروں سے خریدا۔

در حضور رسالت مابؐ

حضور نبیؐ مکرم کی خدمت اقدس میں

(شب اپریل ۱۹۳۶ء کو در دالرالاقبال بھوپال بودم سید احمد خان رحمتہ اللہ علیہ را در خواب دیدم فرمودند کہ از علالت خویش در حضور رسالت مابؐ عرض کن)

(۳ اپریل ۱۹۳۶ء کی شب، جب میں بھوپال کے دارالاقبال میں فروکش تھا، میں نے سید احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ

اپنی بیماری کے بارے میں حضورؐ نبی مکرم کی خدمت اقدس میں عرض کر)

۴۶۹ ۱ اے تو ما بیچار گاں را ساز و برگ
وار ہاں ایں قوم را از ترس مرگ

لغت : اے تو: آپؐ، حضور اکرم ﷺ ہم بے کسوں کے لیے (ما= ہم+ بیچارگاں= بیچارہ کی جمع، بے چارے، جن کا کوئی علاج نہ ہو، یہاں مراد جن کا کوئی نہ ہو، بیکس، عاجز، بدنصیب+ را= کا، کو) ساز و برگ: ساز و سامان، مراد سرمایہ، پونجی وار ہانیدن: نجات دلانا، آزاد کرانا، چھڑانا از: موت کے خوف سے (ترس= خوف (ترسیدن= ڈرنا)+ مرگ= موت)

حضورؐ ارکم آپؐ ہم بیکسوں کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، اس قوم کو موت کے خوف سے نجات دلائیے۔

۴۷۰ ۲ سوختی لات و منات کہنہ را
تازہ کر دی کائنات کہنہ را

لغت : سوختن: جلانا، یہاں مراد پاش پاش کرنا لات: پرانے لات و منات کو، پرانے اور بڑے بڑے بت (لات= دور جاہلیت کے عرب کا ایک مشہور بت+ و= اور+ منات= عرب کے دور جاہلیت کا ایک مشہور بت، ان سے مراد غلط قسم کے تصورات و نظریات اور رسوم وغیرہ+ کہنہ+ پرانے، پرانا+ را= کو) تازہ کردی: حضورؐ نے تازہ کیا یعنی حضورؐ نے نئ زندگی عطا کی (تازہ= نئ، سرسبز، ہری+ کردن= کرنا، یہاں مراد عطا کرنا کائنات: پرانی کائنات کو، مراد افسردہ اور بجھی بجھی یا مضمحل کائنات کو (کائنات+ کہنہ= پرانی، افسردہ، بجھی بجھی سی، مضمحل)

حضورؐ! آپؐ نے سب پرانے بت پاش پاش کر دیے اور افسردہ کائنات کو نئ زندگی عطا فرمائی۔

۴۷۱ ۳ در جہان ذکر و فکر انس و جاں
تو صلوات صبح، تو بانگ اذاں

لغت : در جہان: جن و انس کی دنیاے ذکر و فکر میں (در= میں+ جہان=

دنیا+ ذکر+ یاد کرنا مراد عشق و عرفان، تسبیح خوانی= و= اور+ فکر= سوچ، مراد عقل و حکمت، فلسفہ+ انس= انسان= و= اور+ جان= جن کی جمع (ن پر شد کی صورت میں، روح) تو: حضورؐ صبح کی نماز ہیں (تو= یعنی حضور نبی اکرم ﷺ+ صلوات= نماز+ صبح) تو بانگ: حضورؐ ہی اذان کی آواز ہیں (تو= یعنی حضورؐ نبی مکرم+ بانگ= آواز+ اذان)

جن و انس کی دنیائے ذکر و فکر میں حضورؐ صبح کی نماز اور حضور ہی اذان کی آواز ہیں۔

۴۷۲ م لذت سوز و سرور از لا الہ
در شب اندیشہ نور از لا الہ

لغت : لذت: سوز اور سرور کی لذت (سوز= یہاں مراد گداز، دل کی جذب و کیف کی حالت (سوختن= جلنا، جلانا)+ و= اور+ سرور= نشہ، سرخوشی، یہاں بھی مراد وہ خاص جذب و کیف جو ایک عارف کو دوران عبادت میسر آتا ہے۔ لذت= لطف، مزہ) از لا الہ: لا الہ سے ہے (از= سے+ لا الہ= یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے) در شب: اندیشے کی رات میں (در= میں+ شب= رات، مراد تاریکی+ اندیشہ خوف، ڈر= سوچ، فکر اندیشیدن= ڈرنا، سوچنا) نور: روشنی لا الہ سے ہے۔

سوز و سرور میں لذت لا الہ ہی سے ہے۔ اندیشے کی تاریک رات میں روشنی لا الہ ہی کے دم سے ہے۔

۴۷۳ ۵ نے خداہا ساختیم از گاوو خر
نے حضور کاہناں افگندہ سر

لغت : نے خداہا: نہ ہم نے کوئی خدا بنائے، ہم نے نہ تو معبود بنائے نے حضور نے= نہیں، نہ تو۔ خداہا= خدا کی جمع، معبود+ ساختن= بنانا) از گاوو خر: گائے اور گدھے سے یعنی گائے اور گدھے کو نہ کاہنوں کے سامنے (نے= نہ+ حضور= موجودگی، مراد سامنے آگے+ کاہناں= کاہن کی جمع، غیب کی باتیں بتانے والے، قدیم مصریوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے روحانی پیشوا) افگندہ سر سر

جھکایا (افگندن = گرانا' مراد جھکانا)

حضورؐ! ہم نے نہ تو کسی گائے' گدھے کو اپنا معبود بنایا اور نہ کسی کاہن ہی کے آگے سر جھکایا'

۴۷۴ ۶ نے بسجودے پیش معبودان پیر
نے طواف کوشک سلطان و میر

لغت : نے بسجودے: نہ کوئی سجدہ کیا معبودان پیر: بوڑھے معبودوں کے آگے (معبودان = معبود کی جمع' عبادت کیے گئے' الہ' خدا+ پیر = بوڑھا' بوڑھے) نے طواف: نہ کسی سلطان اور امیر کے محل کا طواف کیا (طواف = چکر کاٹنا' کسی چیز کے اردگرد پھرنا+ کوشک = محل+ سلطان = بادشاہ' حکمران' صاحب اقتدار+ و = اور+ میر = امیر' مراد صاحب اقتدار)

بوڑھے کھوسٹ معبودوں کے آگے بھی ہم سجدے سے محترز رہے' اسی طرح تمام ارباب اقتدار کے محلات کے طواف سے دور رہے۔

۴۷۵ ۷ ایں ہمہ از لطف بے پایان تست
فکر ما پروردہ احسان تست

لغت : ایں ہمہ: یہ سب از لطف: حضورؐ ہی کے بے پناہ لطف و کرم سے ہے (از = سے' یعنی کے طفیل کے باعث+ لطف = مہربانی' کرم+ بے پایان = جس کی کوئی انتہا نہ ہو' بے حد بے پناہ تست = حضورؐ کا ہے) فکرما: ہماری فکر' ہماری سوچ' ہماری دانش پروردہ: حضورؐ ہی کے احسان کی پروردہ ہے (پروردن = پالنا' پرورش کرنا+ احسان = عنایت' اچھا برتاؤ لطف و کرم+ تست = حضورؐ کا ہے)

یہ سب (ہمارا سجدہ وغیرہ نہ کرنا) حضورؐ ہی کے بے حد لطف و کرم کے سبب ہے۔ ہماری فکر حضورؐ ہی کے احسان کی پروردہ ہے۔

۴۷۶ ۸ ذکر تو سرمایہ ذوق و سرور
قوم را دارد بہ فقر اندر غیور

لغت : ذکر تو: حضور کی یاد (ذکر = یاد' یاد کرنا+ تو = یعنی حضور کی) سرمایہ: ذوق اور سرور کا سرمایہ ہے (سرمایہ = دولت' پونجی+ ذوق = مراد وجد سرور =

سرخوشی) امت را دارد: امت کو رکھتی ہے بہ فقر اندر: فقر میں یعنی فقر میں بھی (بہ = میں + فقر = مفلسی، تنگ دستی + اندر) غیور: صاحب غیرت۔

حضور کا ذکر ذوق و سرور کا سرمایہ ہے جو امت کو فقر میں بھی صاحب غیرت بنائے رکھے ہے۔

۴۷۷ ۹ اے مقام و منزل ہر راہرو
جذب تو اندر دل ہر راہرو

لغت : اے: یعنی حضور! مقام و: ہر راہرو کا مقام اور منزل ہیں (مقام = ٹھہرنے کی جگہ + و = اور + منزل = پڑاؤ، دونوں سے مراد مرجع، مرکز توجہ + راہرو = راستہ چلنے والا، مسافر، سالک (راہ + رفتن = چلنا) جذب تو: حضور کا جذب (جذب = کشش، مراد محبت و وابستگی، بے خودی + تو = یعنی حضور کی اندر دل: ہر راہرو کے دل میں ہے۔

حضورؐ! آپ ہر مسافر کے لیے مقام و منزل کی حیثیت رکھتے ہیں (آپ ہر سالک اور ہر انسان کا مرجع ہیں) ہر سالک کے دل میں حضورؐ ہی کا جذب ہے۔

۴۷۸ ۱۰ ساز ما بے صوت گردید آنچناں
زخمہ بر رگہائے او آید گراں

لغت : ساز ما: ہمارا ساز بے صوت: بے آواز ہو گیا۔ بے صوت = جس کی آواز نہ ہو، بے آواز + گردین = ہو جانا، گھومنا، پھرنا) آنچناں: اس طرح زخمہ: مضراب بر رگہائے او: اس کی رگوں پر یعنی اس کے تاروں پر آید گراں: گراں آتی ہے یعنی گراں گذرتی ہے (آمدن آنا + گراں = بوجھل، ناگوار)

حضورؐ! ہمارا ساز کچھ ایسا بے آواز ہو گیا ہے کہ اب تو مضراب بھی اس کے تاروں پر گراں گزرتی ہے۔

۴۷۹ ۱۱ در عجم گردیدم و ہم در عرب
مصطفیؐ نایاب و ارزاں بولہب

لغت : در عجم: میں عجم میں گھوما، خاکسار عجم میں گھوما (در = میں + عجم =

لفظی معنی گونگا' عرب اپنی فصاحت و بلاغت کے مقابلے میں غیر عربوں کو گونگا کہتے تھے' مراد غیر عرب ممالک ایران وغیرہ+ گردیدن) ہم: عرب میں بھی مصطفیٰ نایاب: یعنی حضورؐ سے مسلمانوں کی وابستگی کم ہونے کے سبب وہ حق سے دور ہو گئے ہیں۔ (نایاب= جو نہ ملے' عنقا) ارزاں بولہب: بولہب عام ہے (ارزاں= سستا' جو فراوانی سے دستیاب ہو+ بولہب= حضور اکرمؐ کا چچا' جو حضورؐ کی مخالفت میں پیش پیش رہا ہے علامہ اقبال کے یہاں حق کا مخالف مراد ہے۔

میں عجم میں بھی گھوما ہوں اور عرب میں بھی' ہر جگہ حضورؐ سے وابستگی کم دکھائی دی اور بولہب ہی کار فرما نظر آئی۔

۴۸۰ ۱۲ ایں مسلماں زادۂ روشن دماغ
ظلمت آباد ضمیرش بے چراغ

لغت : مسلماں: روشن دماغ مسلمان زادہ (مسلمان زادہ = مسلمان نسل نو' مسلمان قوم' اولاد مسلم (زادن= جینا' پیدا ہونا)+ روشن دماغ= جس کا دماغ روشن ہو' مراد ماڈرن یعنی جو عقل کا مقلد ہے عالی دماغ) ظلمت آباد: اس کے ضمیر کا ظلمت آباد (ظلمت= تاریکی+ آباد= بسا ہوا' شہر' جگہ (ظلمت آباد= ایسی جگہ جہاں تاریکی ہی تاریکی ہو)+ ضمیر= باطن' دل+ ش= اس کا)

اس روشن دماغ نسل مسلم کی حالت یہ ہے کہ اس کے ضمیر کا ظلمت آباد چراغ سے محروم ہے۔

۴۸۱ ۱۳ در جوانی نرم و نازک چوں حریر
آرزو در سینہ او زود میر

لغت : نرم: نرم اور نازک' چھوئی موئی چوں حریر: ریشم کی طرح زود میر: جلد مرجاتی ہے' جلد ہی اس کا دم گھٹ جاتا ہے (زود= جلد+ مردن= مرنا' زود میر' ملفر جلد مرنے والا/ والی)

جوانی میں ریشم کی طرح نازک اور چھوئی موئی قسم کی ہے' اس کے دل میں پیدا ہونے والی آرزو کا جلد ہی دم گھٹ جاتا ہے۔

۴۸۲ ۱۴ ایں غلام ابن غلام ابن غلام
حریت اندیشہ او را حرام

لغت : ایں غلام: یہ غلام' یہ محکوم یعنی نسل نو جو غلامی میں پیدا ہوئی ہے ابن غلام: غلام کا بیٹا مراد نسل در نسل غلام اندیشہ اورا: اس کے اندیشے کے لیے' اس کی قوت فکر کے لیے (اندیشہ فکر' سوچ (اند یشیدن= سوچنا' فکر کرنا' ڈرنا)

یہ نسل در نسل غلام ہے اس کے لیے آزادی کے بارے میں سوچنا جیسے حرام ہے۔

۴۸۳ ۱۵ مکتب ازوے جذبہ دیں در ربود
از و جودش ایں قدر دانم کہ بود

لغت : مکتب: یعنی مکتب نے ازوے: اس سے در ربودن: اچک کر لے جانا' چھین کر لے جانا از و جودش: اس کے وجود کے بارے میں ایں قدر: اس قدر جانتا ہوں' مجھے صرف اس قدر علم ہے۔ کہ بود: کہ تھا یعنی کبھی تھا۔

مکتب نے اس سے جذبہ چھین لیا ہے اس کے وجود کے بارے میں مجھے صرف اتنا علم ہے کہ وہ کبھی تھا۔

۴۸۴ ۱۶ ایں زخود بیگانہ ایں مست فرنگ
نان جومی خواہد از دست فرنگ

لغت : زخود بیگانہ: اپنی ذات سے بیگانہ ہے' اپنی ذات سے دور ہو گیا ہے۔ ایں مست: یہ فرنگ کا مست ہے یعنی مغرب زدگی کا شکار ہو گیا ہے۔ نان جویں: جو کی روٹی خواستن: چاہنا' طالب ہونا۔

یہ مسلمان زادہ اپنی ذات سے دور اور مغرب زدگی کا شکار ہو گیا ہے۔ وہ فرنگ سے جو کی روٹی کا طالب ہے۔

۴۸۵ ۱۷ نان خرید ای فاقہ کش باجان پاک
داد مارا نالہ ہاے سوز ناک

لغت : ایں: اس فاقوں کے مارے نے ' اس بھوکے کنگال نے (فاقہ=

بھوک + کشیدن = کھینچنا' مراد کرنا' فاقہ کش: بھوکوں رہنے والا باجان: جان پاک کے ساتھ یعنی اپنی پاک جان دے کر۔ داد مارا: اس نے ہمیں دیے۔ نالہ ہاے: جلا دینے والے نالے (نالہ ہا = نالہ کی جمع' آہیں 'گریہ' فریادیں + سوز ناک = جلا دینے والا (سوختن = جلانا' جلنا + ناک = لاحقہ جو صاحب اور والا کے معنی دیتا ہے)

اس کنگال بھوکے نے اپنی پاک جان دے کر روٹی خریدی۔ اس نے ہمیں جلا دینے والے نالے دیے۔

۴۸۶ ۱۸ دانہ چیں مانند مرغان سراست
از فضاے نیلگوں نا آشناست

لغت : دانہ: دانہ چگنے والا (دانہ + چیدن = چننا' چگنا) مانند: پالتو پرندوں کی طرح (مانند + مرغان = مرغ کی جمع' پرندے + سرا = گھر' مرغان سرا یعنی دست آموز یا پالتو پرندے) از فضا: نیلگوں فضا سے' مراد آسمان کی وسعتوں سے (فضا = مراد وسعت + نیل گوں + نیلے رنگ کی' یعنی آسمانی)

وہ پالتو پرندوں کی مانند دانہ ہی چگ سکتا ہے اور آسمان کی وسعتوں سے نا آشنا ہے۔

۴۸۷ ۱۸ شیخ مکتب کم سواد و کم نظر
از مقام اونداد او را خبر

لغت : شیخ: مدرسے کا شیخ کالج کا استاد (شیخ = مراد استاد + مکتب = مدرسہ' کالج) کم سواد: کم علم' صحیح علم سے محروم (سواد = پڑھنے لکھنے کا ملکہ' مراد علم) کم نظر: نظر نہ رکھنے والا' بصیرت سے عاری' نا اندیش از مقام او: اس کے مقام سے (مقام = مرتبہ' منزل + او = اس کے' وہ) نداد = دی اور ا خبر: اس کو خبر۔

شیخ مکتب کم علم اور کم نظر ہے اس نے اس نئی نسل مسلماں کو اس کے مقام سے آگاہ ہی نہیں کیا۔

۴۸۸ ۲۰ آتش افرنگیاں بگداختش
یعنی ایں دوزخ دگر گوں ساختش

لغت : آتش: اہل یورپ کی آگ بگداختش: اس کو پگھلا دیا (گداختن= پگھلانا، پگھلنا) دگرگوں ساختش: اس کو تلپٹ کر دیا، اس کو الٹ پلٹ کر دیا، مراد مسخ کر دیا ہے (دگرگوں = الٹ پلٹ، تلپٹ + ساختن = بنانا یہاں مراد کرنا)

افرنگیوں کی آگ نے اس مسلماں زادہ کو پگھلا کے رکھ دیا ہے، یعنی اس دوزخ نے اسے مسخ کر دیا ہے۔

۴۸۹ ۳۱ مومن و از رمز مرگ آگاہ نیست

دردلش لا غالب الا اللہ نیست

لغت : از رمز: موت کی حقیقت (رمز= بھید، اشارہ، مخفی بات، مراد حقیقت + مرگ= موت) آگاہ نیست: آگاہ نہیں ہے، بے خبر ہے لا غالب: اللہ کے سوا کوئی غالب نہیں، یعنی غلبہ صرف اللہ ہی کو ہے (لا= نہیں + غالب= صاحب غلبہ، غلبہ رکھنے والا + الا= سوائے، مگر + اللہ)

وہ ہے تو صاحب ایمان لیکن موت کی حقیقت سے بے خبر ہے۔ اس کے دل کا "لا غالب الا اللہ" پر جیسے ایمان ہی نہیں۔

۴۹۰ ۳۲ تا دل او درمیان سینہ مرد

می نیندیشد مگر از خواب و خورد

لغت : دل او: اس کا دل (دل + او= اس کا یعنی نوجوان مسلم کا، نسل نو کا) درمیان: سینے کے اندر مر چکا ہے می نیند یشد: وہ نہیں سوچتا (نہ + اند یشیدن= سوچنا) مگر: سوائے سونے اور کھانے کے بارے میں (مگر= سوائے + ازں سے، مراد کے بارے میں + خوابیدن= یا خفتن بمعنی سونا + و= اور + خوردن= کھانا)

چونکہ اس نوجوان مسلم کا دل سینے میں مر چکا ہے اس لیے وہ کھانے پینے اور سونے کے علاوہ اور کچھ سوچتا ہی نہیں۔

۴۹۱ ۳۳ بہر یک ناں نشتر لا و نعم

منت صد کس برائے یک شکم

لغت : نشتر: لا اور نعم کا نشتر، مراد لا اور نعم کے نشتر کی اذیت اٹھانا پڑتی

ہے (نشتر+ لا= نہیں' انکار+ و= اور+ نعم= ہاں) منت صد کس: سیکڑوں کا احسان یعنی سینکڑوں کا احسان اٹھانا پڑتا ہے (منت= احسان+ صد= سو+ کس= آدمی)

ایک روٹی کی خاطر لا اور نعم کے نشتر کی اذیت اٹھانا پڑتی ہے اور ایک شکم کے لیے سینکڑوں کا احسان اٹھانا پڑتا ہے۔

۴۹۲ ۲۴ از فرنگی می خرد لات و منات
مومن و اندیشہ او سومنات

لغت : خریدن: خریدنا لات و منات: لات اور منات' مراد ایسے عقاید و نظریات وغیرہ جو مشرکانہ ہوں اور حق کے مخالف (لات= عرب کا ایک مشہور بت+ و= اور+ منات= عرب دور جاہلیت کا ایک مشہور بت) اندیشہ او: اس کی سوچ' اس کی فکر سومنات یعنی سومناتی ہے' سومات' گجرات کاٹھیا اور (ہندوستان) کے ایک مشہور مندر کا نام ہے جو شیو سے منسوب ہے' مراد بت پرستانہ یعنی غلط نظریات وغیرہ پر ایمان۔

وہ فرنگی سے لات و منات خریدتا ہے (افسوس کہ) وہ صاحب ایمان ہوتے ہوئے بھی سومناتی سوچ کا حامل ہے۔

۴۹۳ ۲۵ قم باذنی گوے و اورا زندہ کن
در دلش اللہ ہو را زندہ کن

لغت : قم باذنی: اٹھ میرے حکم سے (قم= اٹھ+ باذنی= میرے اذن یعنی حکم سے) گوے: فرما دیجئے' فرمائیں (گفتن= کہنا' یہاں بمعنی فرمانا) اورا: اسے' اس کو زندہ کن: زندہ فرما دیجئے' اس میں پھر سے ایک نئی روح پھونک دیجئے (زندہ+کردن= کرنا' مراد نئی روح پھونکنا) اللہ ہو: اللہ ہو کو (اللہ ہو= یعنی اللہ ہی اللہ ہے' وہی مالک و حاکم مطلق اور معبود ہے' مراد اللہ ہو کی گونج)

حضور' قم باذنی فرمائیں اور اس میں سے پھر سے ایک نئی روح پھونک دیں۔ اس کے دل میں اللہ ہو کی گونج پھر سے پیدا فرما دیں۔

۴۹۴ ۲۶ ما ہمہ افسونی تہذیب غرب

کشتہ افرنگیاں بے حرب و ضرب

لغت : ماہمہ: ہم سب افسونی: مغربی تہذیب کے طلسم کا شکار ہیں، تہذیب مغرب کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہیں (افسونی= جس پر جادو ٹونا کیا گیا ہو، طلسم کا شکار+ تہذیب+ غرب) کشتہ: انگریزوں کے مارے ہوئے ہیں (کشتن= مارنا= افرنگیاں= افرنگی کی جمع) بے حرب: کسی جدال اور قتال کے بغیر (بے= بغیر+ حرب= لڑائی+ ضرب= وار، چوٹ)

ہم سب تہذیب مغرب کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہیں اور کسی جدال و قتال کے بغیر ہی افرنگیوں کے مارے ہوئے ہیں۔

۴۹۵ ۲۷ تو ازاں قومے کہ جام او شکست

وانما یک بندہ اللہ مست

لغت : تو: حضورؐ (صلی اللہ علیہ و سلم) از آں: اس قوم میں سے کہ جس کا جام ٹوٹ چکا ہے (جام= پیالہ+ او= جس کا، اس کا، وہ+ شکستن= ٹوٹنا، توڑنا) وانما: دکھایئے باہر لایئے فرما دیجئے (وانمودن= دکھانا، نشاندہی کرنا) یک بندہ: ایک خدا مست بندہ، ایک درویش خدا مست (یک= ایک+ بندہ= غلام، انسان مراد درویش= اللہ مست= خدا مست یعنی جو غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ ہوی کا ہو کر رہے، اسی کو حاکم مطلق و معبود جانے اور دل میں صرف اسی کا خوف رکھے)

حضورؐ! آپ اس قوم میں سے، جس کا جام ٹوٹ چکا ہے، کسی درویش خدا مست کو ظاہر فرما دیجئے۔

۴۹۶ ۲۸ تا مسلماں باز بیند خویش را

از جہانے برگزیند خویش را

لغت : باز بیند: پھر دیکھ لے، پھر پالے (باز= پھر+ دیدن= دیکھنا مراد پالینا) خویش را: اپنے آپ کو، خود کو برگزیند: چن لے، برگزیدہ بنالے، اپنا منفرد مقام بنالے (برگزیدن= چننا، منتخب کرنا، کئی چیزوں یا انسانوں میں سے کسی ایک کو چن لینا، پسند کرنا)

تاکہ مسلمان پھر اپنے آپ کو پالے اور اس طرح خود کو دنیا میں برگزیدہ بنالے۔

۴۹۷ ۲۹ شہسوارا یک نفس درکش عناں
حرف من آساں نیاید برزباں

لغت : شہسوارا: اے شہسوار! یک نفس: کچھ دیر کے لیے درکش: مہار روک لیں (درکشیدن= کھنچنا+ عنان= مہار، لگام) حرف من: میری بات آساں: سے نہ آئے گی، مراد جلدی اور آسانی سے نہ آکے گی برزباں: زبان پر۔

اے شہسوار میرے 'ڈاچی' والے حضورؐ! کچھ دیر کے لیے مہار روک لیں میری بات تو اتنی جلدی اور آسان سے زبان پر نہ آسکے گی۔

۴۹۸ ۳۰ آرزو آید کہ ناید تابہ لب؟
می نہ گردد شوق محکوم ادب

لغت : آید کہ ناید: خدا معلوم آئے یا نہ آئے تابہ لب: ہونٹوں تک می نہ: عشق نہیں ہوتا، عشق نہ ہو گا محکوم ادب: ادب کا پابند (محکوم= حکم کیا گیا مراد پابند+ ادب= حفظ مراتب)

میری آرزو (خدا معلوم) ہونٹوں تک آتی بھی ہے یا نہیں؟ عشق تو ادب کا پابند نہ ہو گا۔

۴۹۹ ۳۱ آں بگوید لب کشا اے درد مند
ایں بگوید چشم بکشا لب بہ بند

لغت : آں بگوید: وہ یعنی آرزو کہتی ہے لب کشا: ہونٹ وا کر، ہونٹ کھول، ہونٹ ہلا (لب= ہونٹ= کشادن+ کھولنا اے درد مند: اے صاحب درد، اے درد والے، اے غمزدہ (درد مند= درد والا، صاحب درد، غمزدہ)) یہ کہتا ہے یعنی عشق کہتا ہے آنکھ یعنی آنکھیں کھول، مراد محبوبؐ کا نظارہ لب بہ بند: ہونٹ بند کر لے۔

آرزو کہتی ہے کہ اے صاحب درد تو ہونٹ تو وا کر اور عشق کا کہنا

ہے کہ ہونٹ بند رکھ اور آنکھیں کھول (تاکہ نظارہ کر سکے)

۵۰۰ ۳۲ گرد تو گردد حریم کائنات
از تو خواہم یک نگاہ التفات

لغت : گرد تو: حضورؐ کے گرد گھومتی ہے (گرد = پاس' چاروں طرف + تو = یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے + گردیدن = گھومنا) حریم: کائنات کی چار دیواری' مراد پوری کائنات (مریم = چار دیواری + کائنات از تو: میں حضورؐ سے چاہتا ہوں' میں حضورؐ سے التجا کرتا ہوں یک نگاہ: ایک مہربانی کی نگاہ' ایک توجہ کی نگاہ کی (التفات = مہربانی' عنایت' توجہ' لطف و کرم)

حضورؐ پوری کائنات آپ کے گرد گھوم رہی ہے میں حضورؐ سے ایک نگاہ التفات کی التجا کرتا ہوں۔

۵۰۱ ۳۳ ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم توئی

لغت : ذکر: ذکر اور فکر' عرفان اور علم (ذکر = یاد کرنا' مراد عشق و عرفان + فکر = سوچ یعنی علم و عقل' حکمت) میرا علم اور عرفان' یعنی مرا فکر اور ذکر (علم = مراد فکر + عرفانم = میری معرفت' مراد میرا ذکر) توئی: یعنی حضورؐ ہی ہیں طوفانم توئی: میرا طوفان حضورؐ ہی ہیں (طوفانم = میرا طوفان + توئی = یعنی حضورؐ ہی ہیں)

میرا ذکر اور فکر اور علم و عرفان حضورؐ ہی ہیں۔ میری کشتی' میرا سمندر اور میرا طوفان سبھی کچھ حضور ہی ہیں۔

۵۰۲ ۳۴ آہوے زار و زبون و ناتواں
کس بہ فتراکم نہ بست اندر جہاں

لغت : آہوے: ایک نحیف و نزار اور تباہ حال اور لاغر ہرن (آہوے = ایک ہرن + زار = ناتواں' خوار + و = اور + زبوں = تباہ حال' کمزور + و = اور + ناتواں = کمزور' نحیف) بہ فتراکم: مجھے فتراک میں نہ باندھا' مراد مجھے فتراک میں باندھنا پسند نہ کیا۔ بہ = میں + فتراکم = مجھے فتراک + نہ + بستن = باندھنا)

میں تو ایک نحیف و نزار لاغر اور درد مند ہرن کی مانند ہوں، جسے دنیا میں کسی نے بھی اپنے فتراک میں باندھنا پسند نہ کیا۔

۵۰۳ ۴۵م اے پناہ من حریم کوے تو
من بامیدے رمیدم سوے تو

لغت : اے: یعنی میری پناہ گاہ ہے (اے + کلمہ خطاب + پناہ = مراد پناہ گاہ + من = میری) حریم: حضور کے کوچے کی چار دیواری ۔حریم = چار دیواری = کوے = کوچہ + تو = یعنی حضور کا) من: میں ایک امید لیے، میں ایک امید پر (من = می =+ بامیدے = ایک امید پر ایک امید لیے) رمیدن: رم کرنا، وحشی جانور کا ڈر کر بھاگ جانا، یہاں مراد رجوع کرنا، خدمت میں حاضر ہونا سوے تو: حضور کی جانب (سوے = طرف، جانب + تو = یعنی حضور کی)

حضور! آپ کا مبارک کوچہ میری پناہ گاہ ہے۔ میں نے ایک امید پر حضورؐ کی طرف رجوع کیا ہے۔

۵۰۴ ۴۶م آں نوا در سینہ پروردن کجا
وز دمے صد غنچہ واکردن کجا

لغت : در سینہ: سینے میں پرورش کرنا (در = میں، اندر + سینہ + پروردن = پرورش کرنا، پالنا) وز دمے: اور ایک پھونک سے، یعنی ایک مبارک دم سے (دمے = ایک پھونک، ایک دم) صد غنچہ: سینکڑوں کلیاں واکردن: کھولنا، یعنی کھلانا۔

حضورؐ کا وہ فیض جو سینے میں نوا کی پرورش کرتا ہے کہاں ہے، اور وہ سانس جس سے سینکڑوں غنچے کھل اٹھتے ہیں کہاں ہے؟

۵۰۵ ۴۷م نغمہ من در گلوے من شکست
شعلہ از سینہ ام بیروں نجست

لغت : نغمہ من: مریا نغمہ در گلوے من: میرے گلے ہی میں (در = اندر، میں + گلو = گلا + من = میرا، میں) شکستن: ٹوٹنا، توڑنا، مراد گھٹ کے رہ جانا شعلہ: ایک یا کوئی شعلہ از: میرے سینے میں بیروں: باہر نہ کودا یعنی باہر نہ لپکا

(جستن= کودنا، لپکنا)

میرا نغمہ تو میرے گلے ہی میں گھٹ کے رہ گیا۔ میرے سینے سے ایک بھی شعلہ تو باہر نہ لپکا۔

۵۰۶ ۳۸ در نفس سوز جگر باقی نماند
لطف قرآن سحر باقی نماند

لغت : در نفس: سانس میں باقی نماند: باقی نہ رہا (ماندن= رہنا) لطف: صبح کے قرآن کا مزہ یعنی صبح سویرے قرآن کریم پڑھنے کا لطف (لطف= مزہ، لذت، خوشی+ قرآن+ سحر= صبح)

میرے سانس میں جگر کا سوز باقی نہ رہا۔ صبح کے وقت تلاوت قرآن کا لطف بھی جاتا رہا۔

۵۰۷ ۳۹ نالہ کو می نہ گنجد در ضمیر
تا کجا در سینہ ام ماند اسیر

لغت : نالہ: ایک نالہ، وہ فریاد می نہ گنجد: نہیں سماتا، نہیں سما سکتا (نہ+ گنجیدن= سمانا) در سینہ ام: میرے سینے میں، میرے دل میں (در= اندر، میں+ سینہ= مراد دل+ ام= میرا، میرے) ماند اسیر: مجسوس رہے، مجسوس رہے گا (ماندن= رہنا+ اسیر= قیدی، مجسو، مقید)

وہ نالہ جو ضمیر میں نہیں سما سکتا کب تک میرے سینے میں مجبوس رہے گا،

۵۰۸ ۴۰ یک فضائے بیکراں می بایدش
وسعت نہ آسماں می بایدش

لغت : یک: ایک انتہائی وسعت (فضا= مراد وسعت، آسمان سے زمین تک کا خلا+ بیکراں= جس کا کوئی کنارہ نہ ہو، بے حد وسیع می بایدش: اسے چاہیے اسے درکار ہے (بایستن= لازم ہونا، ضروری ہونا+ ش= اس کے لیے)

اس کے لیے تو ایک بے کراں وسعت درکار ہے بلکہ اسے تو نو آسمانوں کی وسعت چاہیے۔

۵۰۹ ۱م آہ زاں در دے کہ در جان و من است
گوشہ چشم تو داروے من است

لغت : آہ زاں: افسوس ہے اس دکھ سے (آہ= افسوس+ زاں= از آں کا مخفف' از= سے+ آں= اس' وہ+ دردے= وہ درد' ایک دکھ) کہ در: جو جان اور جسم میں ہے' جو جسم اور جان کو لگ گیا ہے۔ گوشہ: حضورؐ کی نظر التفات' حضورؐ کا گوشہ چشم (گوشتہ= کونا' جانب' پہلو+ چشم= آنکھ' گوشہ چشم سے یہاں مراد عنایت و مہربانی کی نظر' نظر التفات+ تو= یعنی حضورؐ کی (داروے: میرا علاج ہے' میرے اس دکھ کا مداوا کر سکتی ہے (دارو= علاج' چارہ' دوا+ من= میرا' میری' من+ است= ہے)

افسوس کہ جان و تن کو ایک دکھ لگ گیا ہے۔ حضورؐ آپ کی نظر التفات ہی میرے اس دکھ کا مداوا کر سکتی ہے۔

۵۱۰ ۲م در نسازد با دواہا جان زار
تلخ و بویش بر مشام ناگوار

لغت : در نسازد: موافقت نہیں کرتی' گریزاں ہے (نہ+ در ساختن= موافقت کرنا' ساز گاری کرنا) با: دواؤں کے ساتھ' دواؤں سے جان زار: ناتواں جان' کمزور جان تلخ یعنی تلخی' کڑواہٹ' کڑا پن بویش: اس کی بو' اس کی ناپسندیدہ بو (بو= بو' بدبو' ناپسندیدہ بو+ ش= اس کی یعنی ان دواؤں کی) برمشام: میرے دماغ پر ناگوار ہے' میرے دماغ کو ناگوار گذرتی ہے' میرے دماغ کے لیے گویا اذیت ہے (مشام= میرا دماغ= ناگوار= ناپسند' تکلیف دہ' بدمزہ)

میری ناتواں جان دوا دارو سے گریزاں ہے۔ دوا کی کڑواہٹ اور بو میرے دماغ کے لیے گویا اذیت ہے۔

۵۱۱ ۳م کار ایں بیمار نتواں بردپیش
من چو طفلاں نالم ازداروے خویش

لغت : کار: اس بیمار کا کام یعنی مجھ بیمار کی بات نتواں: آگے نہیں لے

جائی جا سکتی، آگے نہیں بڑھائی جا سکتی (نہ + توانستن = سکنا، کسی کام کی اہلیت یا قدرت رکھنا۔ بردن = لے جانا، یہاں مراد بڑھانا + پیش = آگے) چو: بچوں کی طرح روتا ہوں، بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں (چو = مانند، طرح + طفلاں = طفل کی جمع، بچے + نالیدن = رونا) از دارو ے: اپنی دوا سے، مراد اپنی دوا دیکھ کر

مجھ بیمار کی بات آگے نہیں بڑھائی جا سکتی کیونکہ میں تو اپنی دوا دیکھ کر بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔

۵۱۲ ؎ تلخی اورا فریبم از شکر

خندہ ہا درلب بدوزد چارہ گر

لغت : تلخی او: اس کی کڑواہٹ کو فریبم: میں فریب دیتا ہوں (فریفتن = فریب دینا، دھوکا دینا) از شکر: شکر سے، شکر سے دھوکا دیتا ہوں، سے مراد یہ کہ دوائی کھاتے یا پیتے ہی اوپر سے شکر کھا لیتا ہوں خندہ ہا: خندہ کی جمع ہنسی در لب: ہونٹوں میں سی لیتا ہے، یعنی بمشکل ہی روک پاتا ہے (در = میں + لب = ہونٹ + دوختن = سینا) چارہ گر: معالج (چارہ = علاج + گر = لاحقہ، یعنی کرنے والا)

آخر اس کی کڑواہٹ کو ختم کرنے کے لیے شکر استعمال کرتا ہوں جس پر میرا معالج اپنی ہنسی بمشکل ہی روک پاتا ہے۔

۵۱۳ ؎ چوں بصیری از توی خواہم کشود

تا من باز آید آں روزے کہ بود

لغت : چوں بصیری: بصیری کی طرح (چوں = مانند، طرح + بصیری = شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد بصیری یا بوصیری (بو صیر، مصر کا ایک قریہ ہے) قصیدہ بردہ کے مصنف مذکورہ قصیدہ حضورؐ کی نعت میں ہے۔ شاعر نے فالج سے نجات پانے کے لیے یہ قیدہ کہا۔ روایت ہے کہ یہ قصیدہ بارگاہ نبوی میں مقبول ہوا اور بصیری کو فالج سے نجات مل گئی۔) می خواہم: میں بھی مداوا چاہتا ہوں (خواستن = چاہنا، طالب ہونا + کشادن یا کشودن = کھولنا، حل

کرنا' یہاں مراد تکلیف کا مداوا کرنا) آں روزے: وہ دن کہ جو تھا' مراد پہلی سی صحت مل جائے۔

بصیری کی طرح میں بھی حضورؐ سے اپنی اس تکلیف کا مداوا چاہتا ہوں تاکہ میں پھر سے اپنی پہلی سی حالت صحت پر آجاؤں۔

۵۱۴ ے۷۹ مہر تو برعاصیاں افزوں تر است
در خطا بخشی چو مہر مادر است

لغت : مہر تو: حضور کی محبت (مہر= محبت+ تو= یعنی حضور کی) برعاصیاں: گنہگاروں پر (عاصیاں= عاصی کی جمع' خطا کار' گنہگار) افزوں: بہت زیادہ ہے (افزوں تر= بہت زیادہ) در: خطا سے درگذر کرنے میں' خطا معاف کرنے میں ۔خطا= غلطی' کوتاہی' گناہ۔ بخشیدن یا بخشودن= معاف کرنا' بخش دینا' عطا کرنا) چو مہر: ماں کی محبت کی طرح ہے

حضورؐ کی محبت و نوازش گنہگاروں پر کچھ زیادہ ہی ہے' اور یہ محبت خطا سے درگذر کرنے کے معاملے میں ماں کی محبت و شفقت کی مانند ہے۔

۵۱۵ ے۷ے با پرستاران شب دارم ستیز
باز روغن در چراغ من بریز

لغت : با= رات کی عبادت کرنے والوں کے ساتھ (با= ساتھ= پرستاران= پرستار کی جمع' عبادت کرنے والے' غلام' لونڈیاں مراد باطل قوتوں کے پجاری+ شب= رات' مراد رات کے وقت) دارم ستیز: میں الجھتا ہوں' میں الجھتا رہتا ہوں (داشتن= رکھنا+ ستیز= لڑائی) در چراغ: میرے چراغ میں ڈال دیجئے۔چراغ+ من= میرے+ ریختن= گرانا' انڈیلنا= ڈالنا)

میں تاریکی کے پرستاروں یعنی باطل قوتوں کے پجاریوں سے الجھتا ہوں حضورؐ میرے چراغ میں پھر سے تیل ڈال دیجئے۔

۵۱۶ ے۸ے اے وجود تو جہاں را نو بہار
پر تو خود را دریغ از من مدار

لغت : اے: یعنی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) وجود تو: حضورؐ کی مبارک

ہستی جہاں را: دنیا کے لیے نو بہار ہے' مراد تمام کائنات کے لیے نو بہار ہے (جہاں= مراد تمام کائنات+ را= کے لیے' کو+ نو بہار= آغاز' تازگی' رونق' بھرپور' رونق و تازگی) پرتو: حضورؐ اپنے پرتو کو (پرتو= روشنی' فروغ' شعاع' عکس+ خود) دریغ از: مجھ سے نہ روکیے' مجھ سے دور نہ رکھیے (دریغ داشتن= کسی چیز کو روک رکھنا' کسی کو کوئی چیز دینے میں تامل کرنا+ از= سے+ من= مجھ' میں)

حضورؐ کا وجود مبارک تمام کائنات کے لیے نو بہار کی سی کیفیت رکھتا ہے۔ مجھ سے اپنے پرتو مبارک کو دور نہ رکھیے۔

۵۱۷ ۹ح خود بدانی قدرتن از جاں بود (رومی)
قدر جاں از پرتو جاناں بود

لغت : خود بدانی: آپ کو تو علم ہی ہے (یہ شعر مولانا روم کا ہے اور اس میں "خود بدانی" مخاطب کے لیے ہے جبکہ علامہ نے اسے اس موقع پر تضمین کر کے اس کا رخ حضورؐ سرور کائنات کی ذات والا صفات کی طرف موڑ دیا ہے جس سے اس شعر کی تاثیر دو چند ہو گئی ہے۔ خود= آپ' تو خود یعنی حضورؐ خود+ بدانی= تو جانتا ہے' یعنی حضورؐ جانتے ہیں (دانستن= جاننا' علم ہونا) قدرتن: بدن کی وقعت' بدن کی قیمت (قدر= توقیر' مرتبہ' منزلت' وقعت' عزت+ تن= بدن' جسم) از جاں بود: روح سے ہے' روح کی بدولت ہے (از= سے' کے سبب' کی بدولت= جان= روح= بودن= ہونا) پرتو: جاناں یا محبوب کے' پرتو سے (از= سے' کے طفیل= پرتو= روشنی' شعاع' عکس= جاناں= محبوب' پیارا)

آپ کو تو علم ہی ہے کہ جسم کی وقعت و اہمیت روح کے سبب ہے اور روح کی قدر و وقعت محبوب کے پرتو سے ہے۔

۵۱۸ ۵. تاز غیر اللہ ندارم ہیچ امید
یا مرا شمشیر گرداں یا کلید

لغت : غیر: غیر اللہ سے' کسی غیر اللہ سے ندارم: میں کوئی امید نہیں رکھتا' مجھے کوئی توقع نہیں (نہ+ داشتن= رکھنا+ ہیچ= کوئی' کوئی بھی= امید=

توقع) شمشیر: تلوار بنا دیجیے (شمشیر= تلوار+ گردانیدن= گھمانا' مراد کرنا' بنانا)

چونکہ مجھے کسی غیر اللہ سے کوئی توقع نہیں ہے' اس لیے حضورؐ یا آپ مجھے تلوار بنا دیجیے یا پھر کلید کی سی کیفیت سے نوازیے۔

۵۱۹ ۵۱ فکر من در فہم دیں چالاک و چست
تخم کردارے ز خاک من نہ رست

لغت : فکر من: میری فکر' میری عقل و دانش در فہم: دین کے فہم میں (در= میں+ فہم= سمجھ' ادراک (فہمیدن= سمجھنا' ادراک کرنا)+ دی=) چالاک: چالاک اور چست ہے یعنی تیز اور ہوشیار ہے (چالاک= پھرتیلا ذہن' جو کسی بات کو جلد پا جائے+ و= اور+ چست عقل و ہوش کا مالک' تیز فہم) تخم: کسی عمل کا بیج یعنی کسی عمل کا پودا (تخما= بیج' یہاں مراد پودا+ کردارے= کسی یا ایک کردار کا' یعنی کسی عمل کا۔ زخاک: میری خاک سے نہ رست: نہ اگا' مراد مجھ سے کوئی عمل نہ ہو سکا (رستن= اگنا)

میری عقل و انش' دین کے فہم میں بڑی تیز ہے (لیکن افسوس کہ) میری خاک سے عمل کا کوئی پودا نہ اگا۔

۵۲۰ ۵۲ تیشہ ام را تیز تر گرداں کہ من
محنتے دارم فزوں از کوہکن

لغت : تیشہ ام: میری کلہاڑی کو (تیشہ= کلہاڑی+ ام= میری) تیز تر: تیز تر فرما دیجئے (تیز تر= زیادہ تیز+ گردانیدن= گھومانا' یہاں بمعنی کرنا) کہ من: کیونکہ مجھے محنتے: کٹھن کام ہے' کٹھن کام درپیش ہے (محنتے= ایک محنت' تکلیف' آزار' اندوہ' کٹھن کام+ داشتن= رکھنا' یہاں مراد درپیش ہونا) از: فرہاد سے (از= سے+ کوہ پہاڑ کن+ کھودنے والا' کوہ کن لقب ہے فرہاد کا جس نے اپنی محبوبہ شیریں کے لیے پہاڑ کھود کر ندی جاری کی تھی۔ (کندن= کھودنا)

میری کلہاڑی کو تیز تر فرما دیجئے کیونکہ فرہاد سے بھی کہیں کٹھن کام درپیش ہے۔

۵۲۱ ۵۴ مومنم، از خویشتن کافر نیم
برفسانم زن کہ بد گوہر نیم

لغت : از خویشن: خود سے، اپنی ذات سے، اپنی ذات کا (از= سے+ خویشتن= اپنے آپ، اپنی ذات) کافر: منکر نہیں ہوں (کافر= منکر) بر: مجھے سان پر چڑھایئے (بر= پر+ فسان= سان، وہ پتھر جس پر ہتھیار اور اوزار وغیرہ تیز کیے جاتے ہیں+ زدن= مارنا، مراد لگانا، یا چڑھانا) کہ بد: کیونکہ میں برا نہیں ہوں، یعنی برا لوہا نہیں ہوں (کہ= کیونکہ، اس لیے کہ+ بد گوہر، جس کی اصل ٹھیک نہ ہو، بد نسل، بد فطرت، یہاں مراد گھٹیا قسم کا لوہا جس میں، سان، رگڑنے سے، تیزی نہیں آسکتی+ نیم= میں نہیں ہوں۔)

میں صاحب ایمان ہوں، اپنی ذات کا منکر نہیں ہوں۔ مجھے سان پر لگایئے کیونکہ میں برا لوہا نہیں ہوں۔

۵۲۲ ۵۷ گرچہ کشت عمر من بے حاصل است
چیز کے دارم کہ نام او دل است

لغت : کشت: میری عمر کی یا میری زندگی کی کھیتی (کشت= کھیتی+ عمر= مراد زندگی+ من= میری) بے حاصل: پیداوار سے محروم ہے، حاصل کے بغیر ہے (بے حاصل= جس میں کوئی پیداوار نہ ہو، پیداوار کے بغیر+ است= ہے) چیز کے: ایک حقیر سی چیز رکھتا ہوں (چیز کے+ ایک حقیر سی چیز+ داشتن= رکھنا) کہ اس کا نام، کہ جس کا نام۔

اگرچہ میری زندگی کی کھیتی حاصل سے محروم ہے تاہم میرے پاس ایک حقیر سی چیز ہے جسے دل کا نام دیا گیا ہے۔

۵۲۳ ۵۵ دارمش پوشیدہ از چشم جہاں
کز سم شبدیز تو دارد نشاں

لغت : دارمش: چھپا کر رکھتا ہوں، میں اسے چھپا کر رکھے ہوئے ہوں (دارمش= میں رکھتا ہں اس کو (داشتن= رکھنا+ ش= اسے، اس کو)+ پوشیدہ= چھپا کر، مخفی (پوشیدن= چھپانا) از چشم: دنیا کی نظروں سے (از= سے+ چشم=

آنکھ مراد نظریں + جہان = یعنی اہل جہان) کز: کہ از کا مخفف' کہ + از = سے' مراد کیونکہ سم حضور: کے گھوڑے کے سم (سم = کھر + شبدیز = خسرو پرویز کے گھورے کا نام جس کا رنگ کالا تھا' مراد گھوڑا' رات کی طرح سیاہ + تو = یعنی حضور کے) دارد: نشان رکھتا ہے (داشتن = رکھنا + نشان علامت)

میں اسے دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھے ہوئے ہوں کیونکہ اس (دل) پر حضورؐ کے گھوڑے کے سم کا نشان ہے۔

۵۲۴ ۵۶ بندہ را کو نخواہد ساز و برگ
زندگانی بے حضور خواجہ مرگ!

لغت : بندہ: ایسے غلام کے لیے (بندہ + ایسا غلام' ایسے غلام + را = کے لیے' کو کو: جو نہیں چاہتا' جو خواہاں نہیں ہے (خواستن = چاہنا' طالب ہونا) ساز: ساز و سامان ' مراد مال و دولت' دنیوی مال و جاہ) بے حضور: آقا کی موجودگی کے بغیر' آقا کے قرب کے بغیر (بے = بغیر + حضور = موجودگی' مراد قرب + خواجہ = آقا' مراد حضور اکرمؐ)

ایسے غلام کے لیے' جو مال و دولت کا خواہاں نہیں آقا کے قرب کے بغیر زندگی' موت کے برابر ہے۔

۵۲۵ ۵۷ اے کہ دادی کرد را سوز عرب
بندہ خودرا حضور خود طلب

لغت : اے: حضورؐ نے عطا کیا (اے کہ = یعنی حضورؐ آپ نے + دادن = دینا' عطا کرنا' نوازنا) کردرا: کرد کو (کرد = اشارہ ہے شیخ حسام الحق ضیاء الدین کی طرف' جن کا یہ قول علامہ نے مثنوی اسرار و رموز میں ایک جگہ نقل کیا ہے: امسیت کردیا' اصبحت عربیا) (میں شام کو کرد تھا صبح کو عربی ہو گیا را = کو) عرب کا سوز' عربوں کا سا جوش و جذبہ حضور: اپنی خدمت اقدس میں طلب فرمائیے (حضور = موجودگی' مراد خدمت' خدمت اقدس + خود + اپنی' اپنے + طلبیدن = طلب کرنا' بلانا)

حضورؐ! آپ نے ایک کرد کو سوز عرب سے نوازا۔ اپنے اس غلام کو

بھی اپنی خدمت اقدس میں طلب فرمایئے۔

۵۲۶ ۵۸ بندۂ چوں لالہ داغے در جگر
دوستانش از غم او بے خبر

لغت : بندہ: ایک ایسا غلام' مراد اقبال چون لالہ: لالہ کی طرح' یعنی لالہ کے پھول میں داغ کی مانند داغے: جگر میں داغ' یعنی جگر میں داغ رکھتا ہے دوستانش: اس کے احباب' جس کے احباب۔

ایک ایسا غلام (اقبال) جس کے جگر میں لالہ کی طرح داغ ہے اور جس کے احباب اس کے غم سے بے خبر ہیں۔

۵۲۷ ۵۹ بندۂ اندر جہاں نالاں چوں نے
تفتہ جاں از نغمہ ہائے پے بہ پے

لغت : نالاں: نالاں ہے' روتا ہے' فریاد کرتا ہے (نالیدن= رونا' فریاد کرنا) چونے: بانسری کی مانند تفتہ جاں: پگھلی ہوئی جان والا (تافتن= پگھلانا' لوہے کو آگ میں سرخ کرنا+ جان) از نغمہ: مسلسل نغموں سے' مسلسل فریاد سے (نغمہ ہاں نغمہ کی جمع آوازیں' سریلی آوازیں' یہاں مراد فریاد+ پے بہ پے= مسلسل' لگاتار)

ایسا غلام جو دنیا میں نے کی مانند نالاں ہے اور مسلسل نغموں (فریاد) نے جس کی روح کو پگھلا کے رکھ دیا ہے۔

۵۲۸ ۶۰ در بیاباں مثل چوب نیم سوز
کارواں بگذشت و من سوزم ہنوز

لغت : مثل چوب: ادھ جلی لکڑی کی مانند (مثل= مانند' کی طرح+ چُوب= لکڑی+ نیم سوز= آدھی جلی ہوئی' ادھ جلی (نیم= آدھی۔ سوختن= جلنا' جلانا) کارواں: قافلہ گذر گیا' قافلے آگے نکل گیا (کارواں= کافلہ+ گزشتن= گذرنا) من: میں ابھی تک سلگ رہا ہوں یعنی وہ لکڑی (مراد اقبال) ابھی تک سلگ رہی ہو (من= میں+ سوختن= جلنا' مراد سلگنا+ ہنوز= ابھی تک' ابھی یہاں آتش کے اس شعر کی طرف دھیان جاتا ہے: نہ پوچھ حال مرا چوب

خشک صحرا ہوں۔ لگا کے آگ جسے کارواں روانہ ہوا

میری حالت اس ادھ جلی لکڑی کی سی ہے جسے قافلہ والے جنگل ہی میں چھوڑ کر خود آگے نکل گئے ہوں اور وہ ابھی سلگ رہی ہو'

۵۲۹ ٦١ اندریں دشت و درے پہناورے
بو کہ اید کاروانے دیگرے

لغت : دشت: وسیع دشت اور درے میں (دشت و درے = ایک دشت درہ یا خاص دشت درہ + پہناور = وسیع مراد دینا) بو: بود اور باشد کا مخفف مراد ممکن ہے کاروانے: کوئی اور قافلہ (کاروانے + کوئی قافلہ + دیگر)

اس وسیع دشت اور درے میں' ممکن ہے پھر کوئی قافلہ ادھر آ نکلے۔

۵۳۰ ٦٢ جاں ز مہجوری بنالد دربدن
نالہ من وائے من! اے وائے من

لغت : ز مہجوری: دوری کے سبب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کے باعث (مہجوری = ہجر' فراق' دوری) بنالد: بدن میں تڑپ رہی ہے' بدن میں فریاد کر رہی ہے (نالیدن = رونا' فریاد کرنا + در = میں' اندر + بدن) وائے من: افسوس ہے مجھ پر (وائے = کلمہ افسوس = من = میں' مجھ) اے: ہائے افسوس ہے مجھ پر غالباً" علامہؒ یہاں اپنی فریاد کی بے اثری پر اظہار تاسف کر رہے ہیں۔

روح' حضورؐ سے دوری کے باعث جسم میں تڑپ رہی اور فریاد کر رہی ہے۔ میری یہ فریاد' میری یہ آہ و فغاں سب بے اثر ہے' حضورؐ سب بے اثر ہے۔

مُسافر

(سیاحت چند روزهٔ افغانستان اکتوبر ۱۹۳۳ م)

(متن، لغت، ترجمہ)

مثنوی مسافر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادر افغان شہ درویش خو
رحمت حق بر روان پاک او

کار ملت محکم از تدبیر او
حافظ دین مبیں شمشیر او

چون ابوذر خود گداز اندر نماز
ضربتش ہنگام کین خارا گداز

عہد صدیقؓ از جمالش تازہ شد
عہد فاروقؓ از جلالش تازہ شد

از غم دیں در دلش چوں لالہ داغ
درشب خاور وجود او چراغ

در نگاہش مستی ارباب ذوق
جوہر جانش سراپا جذب و شوق

خسروی شمشیر و درویشی نگہ
ہر دو گوہر از محیط لا الہ

فقر و شاہی واردات مصطفیٰؐ است
ایں تجلیہائے ذات مصطفیٰؐ ست

لغت :

افغان نادر (افغان= افغانستان کا باشندہ+ نادر= بادشاہ کا نام) شہ: درویشوں کی سی خصلت رکھنے والا روان پاک: پاکیزہ روح او: اسکا' اس کی' وہ کار ملت: مسلم قوم کا کام یا معاملہ حافظ دیں: دین اسلام کی حفاظت کرنے والا (حافظ= حفاظت کرنے والا+ دین+ مبیں' روشن' واضح' آشکار' سچا' روشن کرنے والا' واضح اور آشکار کرنے والا)

ابو ذر: مشہور صحابی حضرت ابو ذر غفاری (رضی اللہ عنہ)' اصل نام جندب تھا' ابوذر کنیت۔ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا کہ ان کا زہد عیسیٰ ابن مریم کے زہد کی طرح ہے۔ اسی بنا پر انہیں "مسیح الاسلام" کا لقب ملا۔ اسلام لانے والوں میں وہ پانچویں شخص ہیں۔ ۳۱ھ / ۲-۶۵۱ء میں مکہ کے قریب ایک گاؤں ربذہ میں فوت ہوئے۔ خود گداز: اپنی ذات میں پگھلنے والا' خود کو پگھلانے والا' جس کا دل سوز و گداز سے معمور ہو (خود= ذات' آپ۔ گداز= گداختن مصدر سے' پگھلنا' پگھلانا' مراد سوز دل کی ایک خاص کیفیت۔

نماز: عبادت (نم= پہلوی لفظ ہے جس کے معنی جھکنے کے ہیں+ آز= جگہ' مراد خدا کے حضور جھکنا) ضر بتش: اس کی چوٹ' اس کا حملہ۔ ہنگام کیں: دشمنی کے وقت' حملے کے وقت (ہنگام= وقت' موقع+ کین= کینہ' دشمنی' لڑائی) خارا گداز: سخت پتھر کو پگھلانے والی' والا' طاقتور سے طاقتور کو بھی گرانے والا' والی (خارا= ایک خاص قسم کا سخت پتھر+ گداز) عہد صدیقؓ: خلفائے راشدین میں پہلے خلیفتہ المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ از

جمالش: اس کے جمال سے، اس کے حسن یعنی اس کی مہربانی و نوازش تازہ شد: تازہ ہو گیا، پھر سے آگیا، دوبارہ وہی دور آگیا دوسرے خلیفہ مسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت جلالش: اس کا جلال اس کا رعب اور دبدبہ غم دیں: دین کا غم، دین کا احساس چوں لالہ داغ: لالہ کی طرح داغ شب خاور: مشرق کی رات، مراد ہے عالم مشرق کی تاریکی یعنی بد نصیبی وغیرہ۔ ارباب ذوق: ذوق رکھنے والے لوگ (ارباب = جمع رب بمعنی مالک، صاحب + ذوق = لطف، کسی چیز سے لطف اندوز ہونے یا سمجھنے سمجھانے کا صحیح ملکہ) جوہر جانش: اس کی روح کی اصل (جوہر: اصل، خوبی، کمال، حقیقت + جانش = اس کی روح) جذب: کشش، کھنچاؤ، بے خودی، ایک خاص کیفیت جو اللہ کے خاص بندوں پر طاری ہوتی ہے، شوق: آرزو، خواہش اشتیاق، رغبت خسروی شمشیر: شاہانہ تلوار یعنی شاہانہ تلوار والا (خسروی = خسرو = ایک بادشاہ کا نام، مراد عام بادشاہ، ی نسبتی ہے۔ شمشیر) درویشی نگہ: درویشوں کی سی نگاہ رکھنے والا، درویش صفت، محیط: احاطہ کرنے والا، یہاں مراد سمندر فقر: لفظی معنی محتاجی، اصطلاح میں خدا پرستی، دنیا کی آلائشوں سے دوری اور بے نیازی واردات: جمع واردہ بمعنی وہ حالت جو انسان کے دل پر گذرے۔

ترجمہ :

۱۔ افغانستان کے بادشاہ نادر شاہ ایک درویش صفت انسان ہیں، ان کی پاکیزہ روح پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۲۔ ان کی تدبیر سے امت مسلمہ کا معاملہ مستحکم ہے اور ان کی تلوار سچے اور روشن دین یعنی اسلام کی حفاظت کرنے والی ہے۔

۳۔ وہ نماز میں حضرت ابوذرؓ غفاری کی طرح خود کو پگھلا دینے والے یعنی پوری طرح محو ہو جانے والے ہیں اور کفار سے لڑائی کے موقع پر ان کا وار سخت پتھر کو بھی ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

۴۔ ان کے حسن تدبیر و خوبی سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دور خلافت گویا ایک مرتبہ پھر عود کر آیا ہے، اور ان کے دبدبہ اور ہیبت نے ایک مرتبہ پھر

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت کی یاد تازہ کر دی ہے۔

۵۔ دین اسلام سے بہت زیادہ محبت کی وجہ سے ان کے دل میں غم کا داغ اسی طرح ہے جس طرح لالہ کے پھول کے اندر داغ ہوتا ہے۔ عالم مشرق اس وقت غلامی کی جس تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے' نادر شاہ کا وجود اس کے لیے آزادی کے چراغ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۶۔ ان کی نگاہوں میں ارباب ذوق کی سی مستی و بے خودی ہے اور ان کی روح کی اصل یعنی ان کی ذات پوری طرح جذب و شوق میں ڈوبی ہوئی ہے۔

۷۔ وہ ایک ایسے بادشاہ ہیں جن کی تلوار تو شاہانہ ہے لیکن نگاہ اللہ والوں کی سی ہے' اور ان دونوں موتیوں یعنی تلوار اور نگاہ کا تعلق کلمہ طیبہ کے سمندر سے ہے۔

۸۔ فقر اور بادشاہی دونوں یکجا ہوں تو یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص حالت کی غماز ہیں' اور یہ حضورؐ کی ذات کے جلوے ہیں۔

ایں دو قوت از وجود مومن است
این قیام و آں سجود مومن است

فقر' سوز و درد و داغ و آرزو ست
فقر را درخوں تپیدن آبروست

فقر نادر آخر اندر خوں تپید
آفریں بر فقر آں مرد شہید

اے صبا اے رہ نورد تیز گام
در طواف مر قدش نرمک خرام

شاہ در خواب است پا آہستہ نہ
غنچہ را آہستہ تر بکشا گرہ

از حضور او مرا فرماں رسید
آنکہ جان تازہ در خاکم دمید

سوختیم از گرمی آواز تو
اے خوش آں قومے کہ داند راز تو

لغت :

وجود: ایمان لانے والے کی ذات سے (وجود= ہستی' ذات' بدن' ظاہر ہونا+ مومن= ایمان رکھنے والا' ایمان لانے والا) قیام: ٹھہرنا نماز میں کھڑے ہونا

خواہش است: خواہش ہے (آرزو= تمنا' خواہش= ست= است یعنی ہے۔ شعری ضرورت کے لیے الف اڑا دیتے ہیں) در: خون میں تڑپنا (تپیدن= تڑپنا) آبروست: آبرو ہے' عزت ہے' وقار ہے' نیک نامی ہے اندر: خون میں تڑپا' بہت زیادہ بے چین اور بے قرار ہوا

رہ نورد: تیز چلنے والا مسافر' جلدی جلدی قدم اٹھانے والا راہی (رہ= راہ کا مخفف' راستہ+ نورد= نوردیدن مصدر سے 'لپٹنا' طے کرنا' یہاں مراد طے کرنے والا' راستہ طے کرنے والا+ تیز= جلد' جلدی+ گام= قدم یعنی تیز قدموں والا' تیز رفتار سے چلنے والا) در طواف: اس کی قبر یا مزار کے گرد چکر لگانے میں (طواف= کسی چیز کے گرد چکر لگانا' کسی مقدس مقام کے گرد پھرنا+ مرقد: آرام کرنے کی جگہ' آخری آرام گاہ' قبر' مزار+ ش= اش یعنی اس کا' اس کی)

نرم خرام: نرمی سے ٹہل (خرامیدن مصدر سے فعل امر' ٹہلنا) خواب: نیند' سوئے ہونا آہستہ نہ: آہستہ رکھ' نرمی سے رکھ آہستہ= نرمی' سے

سنبھل کر+ نہادن مصدر سے فعل امر' رکھنا) آہستہ تر: بہت نرمی سے' بہت سنبھل کر (آہستہ= نرمی سے+ تر= تفصیل بعض' یعنی زیادہ بکشا گرہ: گرہ کھول (بکشا= بائے زاید' کشادن مصدر سے فعل امر' کھولنا' فعل امر سے پہلے ب کا اضافہ کیا جاتا ہے+ گرہ= گانٹھ' بندھن' حبیب' یہاں مراد پھول کھلانا) از: اس کے دربار' اس کی مجلس (حضور= دربار' مجلس' حاضری' جناب+ او= اس کی' اس کا' وہ) مرا: مجھ کو (مرا= من+ را کا مخفف) رسید: پہنچا' ملا (رسیدن مصر سے' پہنچنا' ملنا' ہاتھ لگنا) در خاکم:) میری خاک میں' میرے جسم میں' درمید: پھونکا' پھونکی (دمیدن مصدر= پھونکنا)

سوختیم: ہم جل گئے سوخت= سوختن مصدر= جلنا+ یم= جمع متکلم کا صیغہ' ہم جل گئے) از گرمی: آواز کے سوز' آواز کا سوز' درد والی آواز (گرمی= تپاک' سوز' جوش' ولولہ= آواز' پکار' صدا' یہاں مراد گفتار) آن قومے: وہ قوم جو (آن= وہ+ قوم= ملت' گروہ= قومے میں یائے تخصیصی ہے یعنی وہ قوم جو) داند: جانتی ہے' جانتا ہے (داند= دانستن مصدر= جانتا' معلوم کرنا)

ترجمہ :

۹۔ یہ دو قوتیں مومن ہی کے وجود سے ہیں' یہ (شاہی مومن کا قیام ہے تو وہ (فقر) اس کا سجدہ ہے۔

۱۰۔ فقر نام ہے سوز و درد اور داغ و آرزو کا اور فقر کے لیے خون میں لوٹنا ہی آبرو ہے۔

۱۱۔ نادر شاہ کا فقر آخر کار خون میں لوٹا تڑپا۔ اس شہید مرد کے فقر پر آفرین ہے۔

۱۲۔ اے صبا! تو تیز چلنے والی مسافر ہے' جب تو اس (نادر شاہ) کی قبر کے گرد چکر لگائے تو ذرا آہستہ چکر لگانا۔

۱۳۔ نادر شاہ سوئے ہوئے ہیں ذرا تو (باد صبا) پاؤں آہستہ سے رکھ' اور کلی کو آہستہ سے کھلا تاکہ اس کی چٹک کی آواز پیدا نہ ہو۔

۱۴۔ ان کے دربار سے مجھے ایسا شاہی پروانہ ملا ہے جس نے میرے وجود میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔

۱۵۔ ہم تیری آواز کے سوز سے جل اٹھے' وہ قوم بڑی ہی خوش بخت ہے جو تیرا راز جانتی ہے۔

از غم تو ملت ما آشناست
می شناسم این نواہا از کجاست

اے باغوش سحاب ماچو برق
روشن و تابندہ از نور تو شرق

یک زماں در کوہسار ما درخش
عشق را باز آں تب و تابے بہ بخش

تاکجا در بندہا باشی اسیر
تو کلیمی راہ سینائے بگیر

طے نمودم باغ و راغ و دشت و در
چون صبا بگذشتم از کوہ و کمر

لغت :

ملت ما= ہماری قوم' مراد اہل افغانستان می شناسم: ہم پہچانتے ہیں' ہم جانتے ہیں (شناختن مصدر= پہچاننا' شناخت کرنا' جاننا' می شناسیم= فعل حال' صیغہ جمع متکلم) از کجاست: کہاں سے' کس مقام سے' کس جگہ سے باغوش سحاب ما: ہمارے بادل کی گود یا پہلو میں چو: مانند تابندہ: چمکنے والا' چمکنے والی (مصدر تابیدن= چمکنا' بٹنا) کوہسار: پہاڑ' وہ جگہ جہاں بہت سے پہاڑ ہوں در

خش ۃ چمک: (مصدر در خشیدن = چمکنا سے فعل امر) باز: پھر' دوبارہ' ایک مرتبہ پھر آں تب: وہ پہلے والا سوز اور گرمی' جوش اور ولولہ (تب = بخار' سوز' گرمی + تاب = طاقت' ولولہ' جوش' تابیدن مصدر سے ہو تو چمک' روشنی تا بے میں یائے تخصیصی ہے بہ بخش: عطا کر' دے (بہ = حرف زائد فعل امر کے لیے' اس کے اس صورت میں کوئی معنی نہیں + بخش = عطا کر' دے' بخشیدن مصدر سے فعل امر)

بندہا: بیڑیاں' قید' دنیاوی مصروفیات باشی اسیر: تو گرفتار رہے گا' تو قید رہے گا (باشی = مصدر بودن سے فعل مضارع صیغہ واحد حاضر تو ہو' تو رہے' تو رہے گا۔ اسیر = قیدی) توکلیمی: تو کلیم ہے' تو باتیں کرنے والا ہے' یہاں اشارہ حضرت موسیٰ کی طرف ہے جن کا لقب کلیم اللہ تھا یعنی اللہ سے باتیں کرنے والا راہ: کسی پہاڑ کا راستہ (راہ = راستہ + بینائے = کوئی ایک پہاڑ' کسی ایک پہاڑ' سینا = وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے) بگیر: پکڑ' لے (گرفتن مصدر بمعنی پکڑنا' لینا سے فعل امر بگیر) طے نمودم: میں نے طے کیا' میں نے طے کیے' میں راستوں سے گذرا (طے = لپیٹ' لپیٹنا' انجام تک پہنچانا۔ نمودم = نمودن مصدر سے ماضی مطلق صیغہ واحد متکلم = دکھانا' کرنا' نشان دہی کرنا' میں نے کیا یعنی میں نے طے کیا)

راغ: مرغزار' پہاڑ کا سبز دامن یا وادی جو کسی بیابان وغیرہ دو پہاڑوں کے درمیان راستہ سے ملا ہوا ہو' سبزہ زار دشت و در: جنگل' بیابان اور درہ (دشت = جنگل' بیابان + و = اور + در = درہ) نزدیک مراد ہر طرح کے آسان اور دشوار گذار راستے) بگذشتم: میں گذرا (مصدر گذشتن = گذرنا سے ماضی مطلق' صیغہ واحد متکلم' مع بائے زائد' میں گذرا) کمر: پہاڑ کا وسطی حصہ' تنگنا یعنی پہاڑ کے درمیان تنگ جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ :

۱۶۔ تیرے غم سے ہماری (افغان) قوم آگاہ ہے' ہمیں علم ہے یہ غمگین نغمے کہاں سے ہیں۔

۱۷۔ تو ہمارے بادل کی آغوش میں بجلی کی مثال ہے، تیری روشنی سے دنیائے مشرق روشن اور فروزاں ہے۔

۱۸۔ کچھ عرصہ کے لیے ہماری پہاڑوں کی سرزمین پر بھی چمک، عشق کو پھر وہی ولولہ و شوق اور بے قراری عطا کر۔

۱۹۔ کب تک تو بیڑیوں میں جڑا رہے گا، تو تو کلیم ہے اس لیے کسی سینا پہاڑ کا راستہ پکڑ

۲۰۔ چنانچہ میں دشت و درہ اور باغ اور مرغزاروں میں سے گذرا، صبا کی طرح میں نے پہاڑ اور وادیوں کا راستہ طے کیا۔

خیبر از مردان حق بیگانہ نیست
در دل او صد ہزار افسانہ ایست

جادہ کم دیدم ازو پیچیدہ تر
یاوہ گردد در خم و پیچش نظر

سبزہ در دامان کہارش مجوے
از ضمیرش برنیاید رنگ و بوے

سرزمینے کبک او شاہین مزاج
آہوئے او گیرد از شیران خراج

در فضایش جرہ بازاں تیز چنگ
لرزہ برتن از نہیب شان پلنگ

لیکن از بے مرکزی آشفتہ روز

بے نظام و ناتمام و نیم سوز

فر بازاں نیست در پرواز شاں
از تدرواں پست تر پرواز شاں

آہ قومے بے تب و تاب حیات
روز گارش بے نصیب از واردات

آن یکے اندر سجود' ایں در قیام
کاروبارش چو صلوات بے امام

ریز ریز از سنگ اومینائے او
آہ! از امروز بے فردائے او

لغت :

خیبر: درہ خیبر جو صوبہ سرحد میں واقع ہے۔ مردان حق: حق کے مرد' اللہ کے دلیر' خدا کے خاص بندے (مردان= جمع مرد' آدمی' دلیر+ حق= حقیقت' سچائی' خدا) صد ہزار: سینکڑوں ہزاروں' بہت زیادہ' لاکھوں (صد= سو+ ہزار= ہزار= ہزار' دس سو) افسانہ: افسانے ہیں' قصے کہانیاں ہیں (افسانہ قصہ کہانی+ است= اے+ ست= افسانہ اے است یعنی خاص افسانے ہیں) جادہ: راستہ کم دیدم: میں نے کم ہی دیکھا' میں نے بہت کم دیکھا (کم= تھوڑا+ دیدن= دیکھا' مصدر سے ماضی مطلق صیغہ واحد متکلم)

پیچیدہ تر: زیادہ پیچ و خم والا' جس میں زیادہ موڑ ہوں یا وہ گردد: بیہودہ ہو جاتی ہے' کھو جاتی ہے' الجھ کے رہ جاتی ہے (یا وہ= بیہودہ' ہزارہ' الٹی سیدھی بات وغیرہ+ گردد= مصدر گردیدن' گھومنا' چکر کاٹنا' ہو جانا' محاورے میں آئے تو ہو جانا کے معنی دیتا ہے) در خم: اس کے پیچ و خم میں' اس کے

موڑوں میں (خم= موڑ+ پیچش= پیچ+ ش= اس کا پیچ یعنی اس کے موڑ یا موڑوں والے راستے) داماں: اس کا دامن اس کے پہاڑ کی وادی' پہاڑ کے نیچے کی زمین' اس کے پہاڑوں کی وادیاں (داماں= دامن' وادی+ کہسارش= کوہ+ سار+ ش= وہ جگہ جہاں بہت سے پہاڑ ہوں+ ش= اس کا' اس کے) مجوے: مت تلاش کر' مت ڈھونڈ (مصدر جستن= تلاش کرنا' ڈھونڈنا سے فعل نہی) از ضمیرش: اس کے ضمیر سے' اس کے اندر' اس میں برنیاید: باہر نہیں آتا نہیں اگتا' پیدا نہیں ہوتا (بر= پر+ نیاید= آمدن مصدر= آنا سے فعل مضارع و منفی بر آمدن= محاورہ ہے' مطلب باہر آنا' اگنا وغیرہ۔) سرزمینے: ایک جگہ' ایک مقام' ایسی جگہ جہاں کبک: چکور' تیتر کی ایک قسم شاہیں مزاج: شاہین کی سی عادت و خصلت والا آہوئے: ایک ہرن' کوئی ہرن' ہر ہرن۔ خراج: وہ ٹیکس یا باج جو کوئی ماتحت قوم کسی غالب قوم کو ادا کرتی ہے۔ در: اس کی فضا میں' اس کی ہواؤں میں جرہ بازاں: بہت سے نر باز' بہت سے شکرے (جرہ= نر+ بازاں= باز کی جمع) تیز چنگ: تیز پنجے والے' لرزہ: کپکپی' کپکپاہٹ' کانپنا' تھرتھری' تھرتھی چھوٹنا از نہیب شاں: ان کے ڈر سے (از= سے+ نہیب= خوف' ڈر+ شاں= ان کے' وہ جمع) پلنگ: چیتا بے مرکزی: مرکز کا نہ ہونا' طوائف الملوکی ہونا' چھوٹے چھوٹے قبیلوں کی حکومت ہونا' ہر کسی کا اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا' انتشار آشفتہ روز: پریشاں دن' پریشان حال (آشفتہ= پریشان' منتشر+ روز= دن مراد حال' زمانہ نیم سوز: آدھ جلا' جس میں صحیح طور پر سوز و درد نہ ہو (نیم= آدھا+ سوز= مصدر سوختن سے = جلنا) فربازاں: بازوں کی سی شان و شوکت' بازوں کا سا دبدبہ (فر= شان' شوکت' دبدبہ= بازاں) تدرواں: تدرو ایک خاص قسم کا پرندہ' اسے تذرو بھی کہتے ہیں' تدرواں جمع بے تب: زندگی کے جوش و خروش کے بغیر زندگی کے ولولے کے بغیر (بے= بغیر+ تب و تاب= جوش اور ولولہ' جوش و خروش+ حیات= زندگی) روزگارش: اس کا زمانہ' اس کی حالت اس کی زندگی بے نصیب: بغیر حصے کے' جسے کسی چیز سے کوئی حصہ حاصل نہ ہو در قیام: قیام میں' قیام کی حالت میں۔

کاروبارش: اس کا کاروبار' اس کا معاملہ' اس کی حالت صلوت: ایسی نماز جس میں کوئی امام نہ ہو (صلوات = نماز + بے = بغیر' نہ ہونا + امام) ریز ریز: ٹکڑے ٹکڑے' پرزے پرزے' ٹکڑے ٹکڑے ہونا مینائے او: اس کی صراحی امروز: اس کا ایسا آج جس کا آنے والا کل نہ ہو' جمود کی کیفیت' ایک ہی حالت پر رہنا۔

ترجمہ :

۲۱۔ درہ خیبر اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں سے خالی نہیں ہے' اس کے دل میں لاکھوں ہی افسانے ہیں۔

۲۲۔ میں نے اس سے زیادہ دشوار گذار راستہ نہیں دیکھا۔ اس کے پیچ و خم میں نظر الجھ کے رہ جاتی ہے۔

۲۳۔ اس کے پہاڑوں کی وادیوں میں سبزہ مت تلاش کر' اس کی زمین سے پھل پھول نہیں اگتے۔

۲۴۔ وہ ایک ایسی سرزمین ہے جہاں کا کمزور پرندہ چکور بھی شاہین کی ٹکر کا ہے' جبکہ وہاں کا ہرن' شیروں سے باج وصول کرتا ہے۔

۲۵۔ اس کی فضا میں تیز پنجوں والے ایسے نر باز اڑتے ہیں جن کے ڈر سے چیتے کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

۲۶۔ لیکن بے مرکزی کے باعث یہ سرزمین انتشار کا شکار ہے' یہ نظم و ضبط سے عاری ہے اور نامکمل اور نیم سوز ہے۔

۲۷۔ ان کی پرواز میں بازوں کا سا شکوہ اور دبدبہ نہیں' بلکہ ان کی پرواز چکوروں سے بھی پست تر ہے۔

۲۸۔ افسوس ہے ایسی قوم پر جس میں زندگی کا جوش و جذبہ نہ ہو اور جس کی حالت و کیفیت واردات سے خالی ہو۔

۲۹۔ ان میں کا کوئی ایک تو سجدے میں گرا پڑا ہے اور کوئی ایک قیام میں ہے' اس قوم کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے بغیر امام کے نماز ہو۔

۳۰۔ اس کے پتھر سے اس کی صراحی چکنا چور ہے' افسوس کہ اس کا

آج آنے والے کل سے محروم ہے۔

"خطاب بہ اقوام سرحد"

(اقوام سرحد سے خطاب)

اے زخود پوشیدہ خودرا بازیاب
در مسلمانی حرام است ایں حجاب

رمز دین مصطفیؐ دانی کہ چیست
فاش دیدن خویش را شاہنشی است

چیست دیں؟ دریافتن اسرار خویش
زندگی مرگ است بے دیدار خویش

آن مسلمانے کہ بیند خویش را
از جہانے برگزیند خویش را

از ضمیر کائنات آگاہ اوست
تیغ لاموجود الا اللہ اوست

در مکان و لامکاں غوغائے او
نہ سپہر آوارہ در پہنائے او

تا دلش سرے ز اسرار خداست

حیف اگر از خویشتن نا آشنا ست

بندہ حق وارث پیغمبران
او نگنجد در جہان دیگران

تا جہانے دیگرے پیدا کند
این جہان کہنہ را برہم زند

زندہ مرد از غیر حق دارد فراغ
از خودی اندر وجود او چراغ

لغت :

زخود: اپنے آپ سے چھپا ہوا' اپنی صلاحیتوں سے ناواقف (خود= آپ' اپنی ذات+ پوشیدہ= مصدر پوشیدن سے بمعنی چھپنا' چھپانا' ڈھانپنا' ڈھکے ہونا) بازیاب: پالے' پھر سے پالے (مرکب مصدر بازیافتن= پالینا' سمجھ لینا' جان جانا) فاش دیدن: کھل کر دیکھنا' واضح طور پر دیکھنا۔ دریافتن: پالینا' پاجانا بے: خود کو دیکھے بغیر' اپنی ذات کو سمجھے یا جانے بغیر (بے= بغیر+ دیدار= جلوہ' دیکھنا مصدر دیدن بمعنی دیکھنا+ خویش آں: وہ مسلمان جو (آن= وہ+ مسلمانے میں ے تخصیص کی ہے) برگزیند: چن لیتا ہے' منتخب کر لیتا ہے (مرکب مصدر برگزیدن)= چننا' پسند کرنا' انتخاب کرنا) غوغاے او: اس کا شور اس کی شہرت' اس کا چرچا نہ سپہر: نو آسمان (نہ= نو' عدد ۹+ سپہر= فلک' آسمان) آوارہ: گھومنے والا' بے مقصد پھرنے والا' کھو جانے والا۔ اسرار: سر کی جمع' بمعنی بھید' راز۔ حیف: افسوس' افسوس ہے۔ نگنجد: نہیں سماتا (نہ+ گنجد= گنجیدن مصدر بمعنی سمانا' گنجائش پانا) در جہان: دوسروں کی دنیا میں (جہان= عالم' دنیا+ دیگران= جمع دیگر بمعنی دوسرا' دوسرے) جہانے دیگرے: ایک دوسری دنیا' ایک نیا عالم (جہانے= ایک جہان' کوئی دنیا+ دیگرے= دیگر=

دوسرا' کوئی اور' نیا): برہم زند: درہم برہم کرے' درہم برہم کردے' تہ و بالا کردے' الٹ پلٹ کردے (برہم = ایک دوسرے کے اوپر + زند = مصدر زدن بمعنی مارنا' محاورے میں بمعنی کرنا) زندہ فرد: جیتا جاگتا آدمی' وہ انسان جو دنیاوی آلودگیوں سے خود کو دور رکھتا اور صرف خدا سے ڈرتا ہے غیر حق: اللہ کے سوا' ماسوا اللہ یا ماسوا' اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ وہ تمام کائنات دارد: رکھے' وہ رکھے' رکھتا ہے (داشتن مصدر بمعنی رکھنا) فراغ: فراغت' آسودگی' نجات۔

ترجمہ :

۳۱۔ اے وہ شخص تو جو اپنی ذات ہی سے ناواقف اور چھپا ہوا ہے' اپنے آپ کو پالے؟ مسلمانی میں یہ پردہ حرام ہے۔

۳۲۔ کیا تجھے علم ہے کہ سرور کونینؐ کے دین کا کیا بھید ہے' وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو آشکارا دیکھنا بادشاہی اور عظمت ہے۔

۳۳۔ دین کیا ہے؟ اپنے بھیدوں کو پالینا ہے' اپنی ذات کو اگر نہ پایا اور سمجھا جائے تو اس صورت میں زندگی بھی موت ہی ہے۔

۳۴۔ وہ مسلمان جو خود کو پالیتا ہے' دیکھ لیتا ہے وہ خود کو اس دنیا میں برگزیدہ بنالیتا ہے۔

۳۵۔ وہ کائنات کے باطن سے واقف ہوتا ہے' وہ "لا موجود الا اللہ" کی تلوار ہے۔ ۳۶۔ مکاں اور لامکاں میں اس کا چرچا ہوتا ہے اور نو آسمان اس کی وسعت میں کھو جاتے ہیں۔

۳۷۔ چونکہ اس کا دل خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے اس لیے افسوس کی بات ہوگی اگر وہ اپنی ذات سے ناآشنا ہو۔

۳۸۔ بندہ حق' پیغمبروں کا وارث ہوتا ہے' وہ دوسروں کی دنیا میں نہیں سماتا۔

۳۹+ تاکہ وہ ایک نئی دنیا پیدا کرے اور اس قدیم دنیا کو تلپٹ کر کے رکھ دے۔

۴۰۔ خدا کا خاص بندہ اللہ کے سوا باقی تمام کائنات سے خود کو دور رکھتا ہے، خودی سے اس کے وجود میں روشنی ہو جاتی ہے۔

پائے او محکم بزم خیر و شر
ذکر او شمشیر و فکر او سپر
صبحش از بانگے کہ بر خیزد زجاں
نے ز نور آفتاب خاوراں

فطرت او بے جہات اندر جہات
او حریم و در طوافش کائنات

ذرہ از گرد راہش آفتاب
شاہد آمد بر عروج او کتاب

فطرت او را کشاد از ملت است!
چشم او روشن سواد از ملت است

اند کے گم شو بقرآن و خبر
باز اے ناداں بخویش اندر نگر

در جہاں آوارۂ بیچارۂ
وحدت گم کودۂ، صد پارۂ

بند غیر اللہ اندر پائے تست
داغم از داغے کہ در سیمائے تست

میر خیل! از مکر پنہانی بترس
از ضیاع روح افغانی بترس

ز آتش مرزدان حق می سوزمت
نکتہ از پیر روم آموزمت

لغت :

برزم: نیکی اور بدی کی لڑائی میں (بہ = میں + رزم = لڑائی، چپقلش) ذکر: یاد، بیان، خدا کا نام لینا، جپنا سپر: ڈھال از بانگے کہ: اس آواز سے جو، اس اذان سے جو (از = سے + بانگے = ایک بانگ، ایک آواز، خاص آواز، اذان ہے برخیزد: اٹھتی ہے، اٹھتا ہے (مصدر برخاستن = اٹھنا) فطرت او: اس کی طبیعت، اس کا ضمیر بے جہات: اطراف کے بغیر، طرفوں کے بغیر (بے = بغیر + جہات = جمع جہت بمعنی طرف، جانب) طرفوں میں، مراد دنیا میں حریم: چار دیواری، خانہ کعبہ کا گرداگرد۔ ذرہ ایک ذرہ، کوئی ذرہ = ذرہ اے = جدید فارسی میں ہای ہوز کے نیچے الف لکھنے کی بجائے آگے "ے" یا "اے" لکھ دیتے ہیں) شاہد آمد: گواہ ٹھہرا ہے، ٹھہری ہے (شاہد = گواہ، معشوق + آمد = مصدر آمدن بمعنی آنا، محاورہ میں گواہ بنا ہے یا ٹھہرا ہے کے معنی دے گا) عروج: بلندی، عظمت، مرتبہ کشاد: فراخی، کھلنا، کھلنا (مصدر کشادن = کھولنا) روشن سواد: روشن بینائی والی (روشن = چمک والا، چمک والی + سواد + سیاہی، دل کا سیاہ نقطہ، آس پاس، نشان) اند کے: کچھ، تھوڑا، تھوڑی دیر کے لیے۔ گم شو: گم ہو جا، چھپ جا، غائب ہو جا (گم = چھپنا، غائب ہونا + شو = مصدر شدن بمعنی ہونا سے فعل امر ناداں: نہ جاننے والا، ناواقف، بے علم (نا = نہیں = + داں = مصدر دانستن بمعنی جاننا سے، جاننے والا) آوارہ: تو آوارہ ہے، تو کھویا ہوا ہے، تو بے مقصد پھر رہا ہے (آوارہ = آوارہ ای) بیچارہ: جس کا علاج نہ ہو، لا علاج، عاجز، بدنصیب (بے = بغیر + چارہ = علاج + چارہ = چارہ ای = تو عاجز ہے) گم کردہ: تو نے کھو

دی ہے' تو نے بھلا دی ہے (گم= کھونا+ کرده= کرده ای= تو نے کیا ہے+ مصدر کردن بمعنی کرنا سے فعل ماضی قریب واحد حاضر) صد پارہ: تو سینکڑوں ٹکڑے ہے' تو سینکڑوں گرہوں میں بٹا ہوا ہے۔بے= بغیر' نہ ہونا+ چارہ= چارہ ای) اندر: تیرے پاؤں میں ہے (اندر= میں+ پا= پاؤں+ تست= تو است کا مخفف' تیرا ہے' تو ہے) داغم: میں داغ ہوں' میں جلا ہوا ہوں۔ در سیمائے: تیری پیشانی میں ہے (در= میں+ سیما= پیشانی+ تست= تیری ہے میر خلیل: گروہ کا سردار' راہبر' قائد' قوم کا سربراہ (میر= امیر کا مخفف= سردار' قائد+ خیل= گروہ' دستہ' قوم) مکر پنہانی: چھپا ہوا فریب' دھوکا بترس: ڈر' خوف کھا (ت رسیدن مصدر بمعنی ڈرنا سے فعل امر) ضیاع: نقصان' ضائع ہونا' تلف ہونا (روح: افغانی روح' افغانی قوم کا جذبہ اور ولولہ می سوزمت: میں تجھے جلاتا ہوں' تجھ میں ولولہ و جوش پیدا کرتا ہوں (سوزم= سوختن مصدر بمعنی جلنا' جلانا سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم' میں جلاتا ہوں+ ت= ات بمعنی تو' تجھے۔) نکتہ: ایک نکتہ' ایک گہری بات' ایک اہم بات ساتویں صدی/ تیرھویں صدی کے مشہور ایرانی صوفی شاعر اور مثنوی معنوی کے مصنف مولانا جلال الدین رومی جن کا مزار قونیہ (ترکی) میں ہے۔ حضرت علامہ نے انہیں اپنا مرشد روحانی قرار دیا ہے) میں تجھے سکھاتا ہوں' میں تجھے یاد کراتا ہوں (آموزم= مصدر آموختن بمعنی سیکھنا' سکھانا' یاد کرنا کرانا سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم= میں سکھاتا ہوں+ ت= ات= تجھے' تو)

ترجمہ :

۱۴۱۔ نیکی اور بدی کی جنگ میں وہ بڑا ثابت ہوتا ہے' اس کا ذکر و ورد اس کی تلوار ہے' جبکہ اس کی فکر اس کے لیے ڈھال کا کام دیتی ہے۔

۱۴۲۔ اس کی صبح کا آغاز اس اذان سے ہوتا ہے' جو اس کی روح سے بلند ہوتی ہے اس سورج کی روشنی سے (اس کی صبح) طلوع نہیں ہوتی جو مشرق سے نکلتا ہے۔

۱۴۳۔ اس کی فطرت جہات میں رہتے ہوئے بھی جہات سے آزاد

ہوتی ہے۔ اس کی کیفیت حریم کی سی ہے جس کے گرد کائنات چکر کاٹتی ہے۔

۴۴۔ اس کے راستے کے غبار کا ایک ذرہ بھی سورج کے برابر ہے' اس کے عروج پر کتاب گواہ ہے۔

۴۵۔ اس کی فطرت کو ملت ہی سے کشادگی حاصل ہے اور اس کی آنکھ ملت ہی کے سرمے سے روشن ہے۔

۴۶۔ کچھ دیر کے لیے قرآن کریم اور حدیث میں خود کو کھودے اور پھر اے نادان اپنی ذات میں بغور جھانک۔

۴۷۔ تو دنیا میں کھو گیا ہے' عاجز اور بے بس ہو گیا ہے' تو نے وحدت کو کھو دیا ہے' اور اس طرح سینکڑوں گرہوں میں بٹ گیا ہے۔

۴۸۔ تیرے پاؤں میں ماسوا کی بیڑیاں ہیں' میں تو تیرے اس داغ سے جل اٹھا ہوں جو ظاہری عبادت سے تیری پیشانی پر پڑ گیا ہے۔

۴۹۔ اے قوم کے سردار! چھپے ہوئے مکر سے ڈر' روح افغانی کے نقصان کا خوف کھا۔

۵۰۔ میں تجھے مردان حق کی آگ سے جلاتا ہوں' میں تجھے پیر رومؒ کی ایک گہری بات یاد کراتا ہوں۔

رزق از حق جو مجو از زید و عمر
مستی از حق جو مجو از بنگ و خمر

گل مخر گل رامخور گل راجو
زانکہ گل خوار است دایم زرد رو

دل بجو تا جاوداں باشی جواں
از تجلی چہرہ ات چون ازغواں

بندہ باش و برز میں رو چوں سمند
چوں جنازہ نے کہ بر گردن برند!

شکوہ کم کن از سپہر لاجورد
جز بگرد آفتاب خود مگرد

از مقام ذوق و شوق آگاہ شو
ذرۂ؟ صیاد مہر و ماہ شو!

عالم موجود را اندازہ کن
در جہاں خود را بلند آوازہ کن

برگ و ساز کائنات از وحدت است
اندریں عالم حیات از وحدت است

در گذر از رنگ و بو ہاے کہن
پاک شو از آرزو ہاے کہن

ایں کہن ساماں نیرزد با دو جو
نقشبند آرزوئے تازہ شو

لغت :

جو: مانگ، تلاش کر (جستن: تلاش کرنا، ڈھونڈنا مجو: مت مانگ، مت ڈھونڈ (جستن= ڈھونڈنا، تلاش کرنا) زید: زید اور عمر سے، فلاں فلاں سے بیخودی: مانگ: (جستن= تلاش کرنا) مت مانگ (جستن= تلاش کرنا) از بنگ: بھنگ سے مخر: مت خرید (خریدن= خریدنا) مخور: مت کھا (خوردن= کھانا) مجو:

امت تلاش کر (جستن = تلاش کرنا، جستجو کرنا) گل خوار: مٹی کھانے والا ۔(گل = مٹی، کیچڑ + خوردن = کھانا) زرد رو: پیلے چہرے والا بجو: تلاش کر، مانگ (جستن = تلاش کرنا) جاوداں: تو ہمیشہ ہمیشہ رہے (جاوداں = ہمیشہ، ابدی + باشی = تو رہے، تو ہو) جواں: جوان، ظاہری موت کے باوجود جسے ابدی زندگی حاصل ہو ابدی زندگی میں بچپن بڑھاپا وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ ارغواں: سرخ، سرخ رنگ کا خوشنما بنفشی پھول۔ بندہ: غلام بن، غلام ہو جا، بندہ ہو جا (بندہ = غلام + باش = بودن، ہونا) رو: چل (رفتن = چلنا) سمند: گھوڑا۔ برگردوں: کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں (بردن = لے جانا) سپہر لاجورد: نیلے آسمان کا (از = سے، کا + سپہر = آسمان + لاجورد = نیلا) مگرد: مت پھر (گردیدن = پھرنا، گھومنا) از مقام: ذوق و شوق کے مقام سے (مقام = جگہ، مرتبہ + ذوق و شوق = عشق و مستی، جوش و جذبہ، ولولہ) ذرہ: کیا تو ایک ذرہ ہے؟ اندازہ کن: جانچ، پرکھ، آزما، امتحان کر۔ بلند آوازہ: بہت زیادہ دھوم والا (بلند = اونچا، بہت زیادہ + آوازہ = شہرت، دھوم) درگذر: گذر جا، آگے نکل جا (درگذشتن = گذرنا، گذر جانا، کسی چیز کو چھوڑ کر آگے نکل جانا از: رنگ و بو کی اس پرانی دنیا سے (از = سے + رنگ + بوہا = خوشبوئیں + کہن = پرانی، پرانا، یہ دنیا جس میں ظاہری چکا چوند ہے) از: پرانی آرزوؤں سے، اس دنیا سے متعلق خواہشات سے (از = سے + آرزوھا = آرزوئیں، خواہشیں + کہن = پرانی) کہن ساماں: پرانے سامان اسباب والی، یہ مادی دنیا کہن = پرانی، پرانا + سامان = اسباب) نیرزد: قیمت نہیں پاتی (ارزیدن = قیمت، پانا، قیمتی ہونا) دوجو: دو جو، معمولی سی قیمت نقشبند: نقاش، مصور، نقش یا تصویر بنانے والا (نقش = تصویر = بستن = باندھنا۔

ترجمہ :

۵۱۔ رزق خدا سے مانگ ایرا غیرا سے نہ مانگ، مستی خدا سے مانگ، بھنگ اور شراب سے نہ مانگ۔

۵۲۔ مٹی مت خرید، مٹی مت کھا، مٹی مت تلاش کر، کیونکہ مٹی کھانے والے کا چہرہ ہمیشہ زرد ہی رہتا ہے۔

۵۳۔ دل تلاش کر تاکہ تو ہمیشہ جوان رہے' تجلی سے تیرا چہرہ ارغواں کی طرح (سرخ) رہے۔

۵۴۔ بندگی اختیار کر اور زمین پر سمند کی طرح چل' جنازے کی طرح نہیں کہ جسے کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

۵۵۔ نیلے آسمان کا شکوہ مت کر' اپنے آفتاب کے علاوہ کسی اور (آفتاب) کے گرد چکر نہ لگا۔

۵۶۔ ذوق و شوق کے مقام سے آشنا ہو۔ ذرہ ہے تو؟ سورج اور چاند کا شکاری بن۔

۵۷۔ اس مادی دنیا کا جائزہ لے' دنیا میں خود کو بلند آوازہ کر۔

۵۸۔ کائنات کا وجود اور نظام یکتائی ہی سے (قائم) ہے' اس دنیا میں زندگی یکتائی ہی سے (قائم) ہے۔

۵۹۔ پرانے رنگ و بو سے آگے نکل جا' فرسودہ آرزوؤں سے خود کو آزاد کرلے۔

۶۰۔ اس پرانے ساز و سامان کی قیمت تو دو جو بھی نہیں پڑتی' تو نئی آرزوؤں کا نقاش بن۔

۶۱ زندگی بر آرزو دارد اساس
خویش را از آرزوے خود شناس

لغت : دارد اساس: بنیاد رکھتی ہے۔ شناس: پہچان' جان' سمجھ (شناختن= پہچاننا' جاننا)

زندگی کی بنیاد آرزو پر ہے اپنے آپ کو اپنی آرزو سے پہچان۔

۶۲ چشم و گوش و ہوش تیز از آرزو
مشت خاکے لالہ خیز از آرزو

لغت : مشت خاکے: مٹھی' بھر خاک' مٹی کی مٹھی (مشت= مٹھی+ خاک= مٹی) لالہ خیز: لالہ کے پھول اگنے والی (لالہ+ خاستن= اٹھنا' پیدا کرنا)

آنکھ اور سماعت اور عقل میں تیزی آرزو سے آتی ہے' مٹھی بھر خاک آرزو

سے لالہ اگانے والی بنتی ہے۔

۶۳ ہر کہ تخم آرزو در دل نہ کشت
پائمال دیگراں چوں سنگ و خشت

لغت : نہ کشت: نہیں بویا (نہ + کشتن = بونا' اگانا) پائمال: دوسروں کے پاؤں تلے روندا گیا (پا= پاؤں + مالیدن= ملنا' روندنا + دیگراں= جمع دیگر' دوسرے)

جس کسی نے آرزو کا بیج دل میں نہ بویا وہ پتھر اور اینٹ کی طرح دوسروں کے قدموں تلے روندا گیا۔

۶۴ آرزو سرمایہ سلطان و میر
آرزو جام جہاں بین فقیر

لغت : سرمایہ: پونجی' مال و دولت (سر= اوپر کا حصہ' بڑا + مایہ = دولت' پونجی' وہ پونجی جس سے کاروبار چلایا جائے) جام جہاں بیں: دنیا کو دیکھنے والا جام (کہتے ہیں ایران کے بادشاہ جمشید نے ایک ایسا جام تیار کروایا تھا جس میں سے دنیا نظر آتی تھی۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک قلب کو بھی جام جہاں بیں کہتے ہیں کہ اس پر تجلیات الٰہی کا عکس پڑتا ہے۔)

آرزو بادشاہ اور امیر کی دولت ہے۔ آرزو درویش کا وہ جام ہے جس میں سے دنیا نظر آتی ہے۔

۶۵ آب و گل را آرزو آدم کند
آرزو مارا زخود محرم کند

لغت : آدم کند: انسان بناتی ہے (آدم= حضرت آدم جن کا ضمیر بجتی مٹی سے اٹھایا گیا' انسان' آدمی + کردن= کرنا' یہاں مراد بنانا) زخود: اپنی ذات سے (از= سے + خود= آپ' اپنی ذات) محرم: واقف' جاننے والا۔

آرزو ہی پانی اور مٹی کو آدم کی (صورت) دیتی ہے' آرزو ہمیں اپنی ذات سے آگاہ کرتی ہے۔

۶۶ چوں شرر از خاک ما برمی جہد

ذرہ را پہنائے گردوں می دہد

لغت : بری جہد: پھوٹتی ہے، اچھل کر باہر آتی ہے (بر جہیدن = اچھلنا، کودنا) پہنائے گردوں: آسمان کی سی وسعت، آسمان کا سا پھیلاؤ (پہنا = وسعت، پھیلاؤ + گردون = آسمان)

جب ہماری خاک سے چنگاری پھوٹتی ہے تو وہ ذرے کو بھی آسمان کی وسعت دے دیتی ہے۔

۶۷ پور آذر کعبہ را تعمیر کرد
از نگاہے خاک را اکسیر کرد

لغت : پور آذر: آذر کا بیٹا (پور = بیٹا + آذر ۔ صحیح "ز" سے ہے)= حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا جو بت تراش تھے، بعض کے نزدیک حضرت ابراہیم کے والد) اکسیر: کیمیا، پارس، وہ دوا جو تانبے وغیرہ کو سونا بنا دے، لازمی شفا دینے والی دوا، زبردست چیز، بہت اہمیت والی چیز۔

آذر کے بیٹے نے کعبہ کی تعمیر کی۔ ایک نگاہ سے خاک کو اکسیر بنا دیا۔

۶۸ تو خودی اندر بدن تعمیر کن
مشت خاک خویش را اکسیر کن

لغت : تعمیر کن: تعمیر کر، پیدا کر (تعمیر + کردن = کرنا) مشت: اپنی معمولی سی حیثیت کو، اپنی مٹھی بھر خاک کو۔

تو بدن میں خودی کی تعمیر کر، اپنی خاک کو مٹھی کو اکسیر بنا۔

مسافر وارد می شود بہ شہر کابل و حاضر میشود

بحضور اعلیٰ حضرت شہیدؒ

مسافر: مراد خود حضرت علامہ اقبال ہیں وارد: داخل ہوتا ہے (شدن = ہونا) بحضور: اعلیٰ حضرت شہید کے حضور۔

مسافر (اقبال) کابل شہر میں داخل اور اعلیٰ حضرت شہیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔

۶۹ شہر کابل! خطہ جنت نظیر
آب حیواں از رگ تاکش بگیر

لغت : آب حیواں: آب حیات (آب = پانی + حیواں = حیات، زندگی، وہ پانی جسے پی کر انسان ہمیشہ زندہ رہتا ہے) رگ تاکش: اس کی انگور کی بیل کی شاخ (رگ = نس، پھول یا پتے، شاخ + تاک = انگور کی بیل)

کابل کا شہر جنت کی مانند علاقہ ہے۔ اس کی انگور کی بیل سے آب حیات حاصل کر۔

۷۰ چشم صائب از سوادش سرمہ چیں
روشن و پایندہ باد آں سرزمیں

لغت : چشم صائب: صائب کی آنکھ (چشم + صائب = فارسی کا ایک مشہور شاعر محمد علی، تخلص صائب، تبریز کا رہنے والا تھا، لیکن برصغیر پاک و ہند میں اکبر، جہانگیر اور شاہ جہان کے درباروں سے وابستہ رہا۔ ڈاکٹر ذبیح اللہ فضا (مشہور ایرانی مورخ ادب نے اس کی تاریخ ولادت ۱۰-۱۰-۱۶۰۱ اور وفات ۱۰۸۸-۱۶۷۷ دی ہے) سوادش: اس کی سیاہی (سواد = سیاہی۔ ش = اس کی) سرمہ چیں: سرمہ لینے والی (سرمہ + چیں = چننے والا، لینے والا (چیدن = چننا، توڑنا، پھول وغیرہ کا) پایندہ باد: ہمیشہ رہے (پائندہ مصدر پائیدن = نگہبانی کرنا، پایدار ہونا، ہمیشہ رہنا+۔ بودن + ہونا، رہنا۔)

صائب کی آنکھیں اس (کابل) کی سیاہی سے سرمہ حاصل کرنے والی ہیں، وہ سرزمین چمکتی رہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے۔

۷۱ در ظلام شب سمن زارش نگر
بر بساط سبزہ می غلطد سحر!

لغت : ظلام شب: رات کی تاریکی۔ سمن زارش: اس کا چنبیلی کا باغ۔

نگر: دیکھ (نگریستن= دیکھنا) بساط سبزہ: سبزہ کی چٹائی' بساط= بستر' بچھونا' چٹائی۔ می غلطد: لڑھکتی ہے' لیٹتی ہے۔

رات کی تاریکی میں اس کے چنبیلی کے باغ دیکھ۔ سبزے کی چٹائی پر صبح لیٹتی ہے۔

۷۲ آں دیار خوش سواد آں پاک بوم
باد او خوشتر زباد شام و روم

لغت : خوش سواد: اچھے ماحول والا علاقہ یا ملک یا سرزمین (دیار= ملک' شہر+ خوش= اچھا' دل کو لبھانے والا+ سواد= آس پاس' نشان' فصیل' سیاہی) پاک بوم: پاک صاف' سرزمین (پاک+ بوم= جگہ' مقام' سرزمین' ماوئی)

وہ ایک اچھے ماحول والا علاقہ اور صاف ستھری سرزمین ہے۔ اس کی ہوا شام اور روم سے کہیں بہتر ہے۔

۷۳ آب او براق و خاکش تابناک
زندہ از موج نسیمش مردہ خاک

لغت : براق: شفاف' روشن' چمکیلا۔ خاکش: اس کی خاک تابناک: چمکدار' روشن (تاب= چمک' روشنی+ ناک= والی' والا' لاحقہ' یعنی کسی لفظ میں آنے اور "والا" کے معنی دینے والا۔

اس کا پانی بہت شفاف اور اس کی خاک چمکنے والی ہے۔ اس کی صبح کی ہوا کی لہر سے مردہ خاک بھی پھر سے زندہ ہو جاتی ہے۔

۷۴ ناید اندر حرف و صوت اسرار او
آفتاباں خفتہ در کہسار او

لغت : ناید: نہیں آتے (نہ= نہیں+ آمدن= آنا) حرف و صوت: الفاظ اور آواز اسرار او: اس کے بھید۔ آفتاباں: آفتاب کی جمع بہت سے سورج خفتہ: سوئے ہوئے (خفتن= سونا)

اس کے بھید نہ تو الفاظ میں سما سکتے ہیں اور نہ آواز میں' اس کے پہاڑوں میں سورج سوئے ہوئے ہیں۔

۷۵ ساکنانش سیر چشم و خوش گہر
مثل تیغ از جوہر خود بے خبر

لغت : ساکنانش: باشندے۔ سیر چشم: صابر، قانع، جس کی آنکھیں حرص اور لالچ سے پاک ہوں خوش گہر: اچھی اصل والے (خوش= اچھی، اچھا+ گہر= گوہر کا مخفف بمعنی اصل، ذات، شخصیت) جوہر خود: اپنی اصل، اپنی ذات، اپنی خوبی، اپنی اہلیت (جوہر= اصل)

اس کے باشندے سیر چشم اور عمدہ اصل والے ہیں، آہ تلوار کی طرح اپنے جوہر سے بے خبر ہیں۔

۷۶ قصر سلطانی کہ نامش دلکشاست
زائراں را گرد راہش کیمیاست

لغت : دلکشاست: دلکشا ہے (دل کشا= نام ہے، لفظی معنی دل+ کشاد= کھولنے والا، دل کو مسرت بخشنے والا+ ست= ہے) زائراں: زیارت کرنے والے، زائر کی جمع گرد راہش: اس کے راستے کی گرد، (گرد= غبار+ راہش= اس کے راستے کی)

شاہی محل جس کا نام دلکشا ہے، اس کے راستے کی گرد دیکھنے والوں کے لیے کیمیا ہے۔

۷۷ شاہ را دیدم دراں کاخ بلند
پیش سلطانے فقیرے درد مند

لغت : دیدم: میں نے دیکھا (دیدن= دیکھنا، ملاقات کرنا) کاخ: بلند محل فقیر درد مند: درد مند فقیر۔

میں نے اس عالی شان محل میں بادشاہ سے ملاقات کی۔ (یہ ملاقات) ایک سلطان سے ایک درد مند فقیر کی تھی۔

۷۸ خلق او اقلیم دلہا را کشود
رسم و آئین ملوک آنجا نہ بود

لغت : اقلیم دلہا: دلوں کی سلطنت (اقلیم= پرانے جغرافیہ دانوں نے اس

دنیا کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے ہر حصہ اقلیم کہلاتا ہے۔ اسی لیے دنیا کو ہفت اقلیم کہتے ہیں سلطنت + دلہا = دل کی جمع) کشود: کھلنا، کامیابی، فراخی، رہائی (کشادن مصدر = کھولنا)

اس کا خلق دلوں کی سلطنتوں کو فتح کرنے والا تھا۔ وہاں بادشاہوں والے طور طریقے ہی نہ تھے۔

۷۹ من حضور آں شہ والا گہر
بے نوا مردے بدربار عمرؓ

لغت : حضور: اس بلند ذات والے بادشاہ کے دربار میں (والا = بڑی شان والا، عالی مرتبہ + گہر = مخفف گوہر بمعنی اصل، ذات شخصیت) بے نوا: مفلس، جس کے پاس ساز و سامان نہ ہو، (بے = بغیر + نوا = سامان، خوش حالی، آواز، سر) عمرؓ خلفائے راشدین میں دوسرے خلیفتہ المسلمین حضرت عمرفاروقؓ

میں اس بلند شخصیت والے بادشاہ کے سامنے (ایسا ہی تھا جیسے) حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں کوئی بے نوا شخص ہو۔

۸۰ جانم از سوز کلامش در گداز
دست او بوسیدم از راہ نیاز

لغت : سوز کلامش: اس کے کلام کی گرمی (سوز = گرمی (مصدر سوختن = جلنا، جلانا) + کلامش = اس کی باتیں) در گداز: پگھل اٹھی، بے حد متاثر ہوئی (در گداختن + پگھلنا، پگھل اٹھنا پگھل جانا پگھلانا) بوسیدم: میں نے چوما (بوسیدن = چومنا) ازراہ: ارادتمندی یا عقیدت کے طور پر۔

میری روح اس کی باتوں کی گرمی سے پگھل اٹھی۔ میں نے عقیدت کے طور پر اس کا ہاتھ چوم لیا۔

۸۱ پادشاہے خوش کلام و سادہ پوش
سخت کوش و نرم خوے و گرم جوش

لغت : بادشاہے خوش کلام: اچھی باتیں کرنے والا ایک بادشاہ سخت کوش: بڑی محنت کرنے والا، سخت اور کٹھن کام کرنے والا (کوشیدن مصدر =

کوشش کرنا) گرم جوش: تپاک سے ملنے والا۔
وہ ایک اچھی باتیں کرنے والا' سادہ لباس پہننے والا' جفاکش' نرم طبع اور تپاک سے ملنے والا بادشاہ (تھا)۔

۸۲ صدق و اخلاص از نگاہش آشکار
دین و دولت از وجودش استوار

لغت : صدق: خلوص' سچائی آشکار: روشن' واضح نمایاں۔ استوار: مضبوط' مستحکم' پائیدار

سچائی اور خلوص اس کی نگاہوں سے چھلکتا تھا۔ دین اور سلطنت کو اس کے وجود سے استحکام ملا۔

۸۳ خاکی و از نوریاں پاکیزہ تر
از مقام فقر و شاہی باخبر

لغت : خاکی: خاک کا' مٹی کا بنا ہوا۔ نوریاں: جمع نوری' نور والے' فرشتے۔ پاکیزہ تر: زیادہ پاکیزہ' زیادہ اجلے' زیادہ پاکیزہ فطرت والا۔

(تھا تو) وہ خاک کا پتلا مگر فرشتوں سے بھی زیادہ پاکیزہ فطرت تھا۔ وہ فقر اور سلطنت کے مقام و مرتبہ سے آگاہ (تھا)

۸۴ در نگاہش روز گار شرق و غرب
حکمت او راز دار شرق و غرب

لغت : روزگار: مشرق اور مغرب کا زمانہ' تمام دنیا کے حالات' تمام دنیا کی صورت حال۔ حکمت او: اس کی دانائی۔ راز دار: مراد مشرق اور مغرب کے معاملات کا علم رکھنے والا۔

اس کی نگاہوں میں مشرق اور مغرب کا زمانہ تھا۔ اس کی دانائی مشرق اور مغرب کی راز دار (تھی)

۸۵ شہر یارے چوں حکیماں نکتہ داں
راز دان مدوجزر امتاں

لغت : شہریارے: ایک بادشاہ (شہر+ یار= دوست' مدد گار' حاکم' حاکم

شہر: نکتہ داں: باریک اور گہری باتیں جاننے والا (نکتہ + گہری بات + دانستن = جاننا) راز داں: قوموں کے عروج اور زوال کا بھید جاننے والا (راز + دانستن = جاننا= مد= سمندر کے پانی کا چڑھاؤ + و= اور+ جزر= پانی کا اتار= امتاں= امت کی جمع، قومیں۔)

وہ ایک ایسا بادشاہ تھا جو داناؤں کی طرح نکتہ داں تھا اور قوموں کے عروج و زوال سے پوری طرح باخبر۔

۸۶ پردہ ہا از طلعت معنی کشود
نکتہ ہائے ملک و دیں را وانمود

لغت : طلعت معنی: معنی کا چہرہ (طلعت= چہرہ= معنی= حقیقت، اصلیت، مضمون، مطلب) کشود: کھولا (مصدر کشادن یا کشودن بمعنی کھولنا= ایرانی یہ لفظ گاف سے یعنی گشادن اور گشودن لکھتے ہیں) نکتہ ہائے: سلطنت اور دین کے نکتے وانمود: دکھایا (مصدر وانمودن= دکھانا، بتانا، آشکار کرنا، بازنمودن بھی کہتے ہیں۔)

اس نے معنی کے چہرے پر سے پردے ہٹا دیے۔ ملک اور دین کے نکتے دکھا دیے۔

۸۷ گفت از آن آتش کہ داری دربدن
من ترا دانم عزیز خویشتن

لغت : داری: تو رکھتا ہے (داشتن= رکھنا) دانم: میں جانتا ہوں (دانستن= جاننا)

اس نے کہا کہ جو آگ تیرے بدن میں ہے اس کی وجہ سے میں تجھے اپنا عزیز جانتا ہوں۔

۸۸ ہر کہ اورا از محبت رنگ و بوست
در نگاہم ہاشم و محمود اوست

لغت : رنگ و بوست: رنگ اور خوشبو ہے (رنگ + و= اور+ بو= خوشبو+ ست= ہے= بمعنی اچھی کیفیت، اچھا اثر) درنگاہم: میری نگاہ میں ہاشم: نادر

شاہ والی افغانستان کے بھائی فنون جنگ میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ محمود: شاہ محمود خان جو نادر شاہ کے وزیر جنگ تھے اور جنہوں نے مختلف بغاوتیں فرو کرنے میں بڑا کام کیا تھا۔

جس کسی میں (بھی) محبت کا رنگ و بو ہے' میری نگاہ میں وہ ہاشم اور محمود ہے۔

۸۹ در حضور آن مسلمان کریم
هدیہ آوردم ز قرآن عظیم

لغت : حضور آں: اس نیک فطرت مسلمان کی خدمت آوردم: میں لایا' میں نے پیش کیا (آوردن = لانا)

اس نیک مزاج مسلمان (بادشاہ) کی خدمت میں میں نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔

۹۰ گفتم این سرمایہ اہل حق است
در ضمیر او حیات مطلق است

لغت : سرمایہ: اللہ والوں کی دولت (سرمایہ = پونجی' دولت' راس المال + اہل = لوگ + حق = حقیقت' خدا) حیات مطلق: مکمل زندگی' مکمل ضابطہ حیات۔

میں نے کہا: یہ اہل حق کا سرمایہ ہے' اس کے اندر حیات مطلق ہے۔

۹۱ اندر و ہر ابتدا را انتہا است
حیدرؓ از نیروے او خیبر کشا است

لغت : انتہا: انجام' اختتام نیروے او: اس کی طاقت (نیرو = طاقت' زور' قدرت' توانائی + او = اس کی + وہ) خیبر کشا: خیبر کو کھولنے والی/ والا (خیبر = مدینے سے کوئی دو سو میل کے فاصلے پر شمال میں یہودیوں کی ایک اہم بستی تھی' جہاں ان کے مضبوط قلعے تھے۔ اس علاقے میں جو جنگ ہوئی یعنی جنگ خیبر' اس میں حضرت علیؓ نے اپنی شجاعت کے خوب جوہر دکھائے + کشادن = کھولنا' فتح کرنا)

اس میں ہر آغاز کا انجام ہے۔ حضرت علیؓ حیدر کرار اسی (قرآن) کی قوت سے خیبر کو فتح کرنے والے بنے ہیں۔

۹۲ نشہ حرفم بخون او دوید
دانہ دانہ اشک از چشمش چکید

لغت : نشہ حرفم: میرے حرف کا نشہ ' میری باتوں کا سرور (نشہ = سرور ' مستی = حرفم = میرا حرف ' میری باتیں) بخون او: اس کے خون میں (بہ = میں + خون = یہاں مراد رگوں میں + او = اس کے ' وہ ' یعنی اس نے بہت اثر لیا) دوید: دوڑا (دویدن = دوڑنا) دانہ: مراد ہے قطرہ قطرہ آنسو چکید: ٹپکا (چکیدن = ٹپکنا)

میری باتوں کا نشہ اس کے خون میں دوڑ گیا۔ آنسوؤں کے قطرے اس کی آنکھ سے ٹپکنے لگے۔

۹۳ گفت نادر در جہاں بے چارہ بود
از غم دین و وطن آوارہ بود

لغت : بے چارہ: عاجز ' بدنصیب ' لا علاج آوارہ: ڈانوا ڈول ' وطن سے بچھڑا ہوا ' بے سرو ر سامان ' گیا گذرا ' بے مقصد گھومنے والا۔

اس (نادر) نے کہا "نادر دنیا میں بے چارہ رہا۔ دین اور وطن کے غم میں مضطرب ہی رہا۔"

۹۴ کوہ و دشت از اضطرابم بیخبر
از غمان بے حسابم بیخبر

لغت : از اضطرابم: میری بے قراری سے (اضطرابم = میری بے قراری ' میرا سوز و گداز) از غمان: میرے بہت زیادہ غموں سے (غمان = جمع ' غم ' دکھ ' سوز + بے حساب = جس کا کوئی شمار نہ ہو + م = میرے ' مرا)

پہاڑ اور جنگل میرے اضطراب سے بے خبر ہیں۔ میرے بے حساب غموں کی انہیں خبر ہی نہیں۔

۹۵ نالہ با بانگ ھزار آمیختم

اشک باجوے بہار آمیختم

لغت : بانگ: بلبل کی آواز، بلبل کا چہچہانا یعنی میں نے بلبل کی طرح بہت فریاد کی (بانگ= آواز، نغمہ، چہچہا+ ہزار= ہزار داستان یعنی بلبل) آمیختم: میں نے ملایا (آمیختن= ملانا، ملاوٹ کرنا) جوے بہار: بہار کی ندی (جو= ندی+ بہار= موسم بہار، مراد یہ کہ جس طرح موسم بہار میں ندیاں پانی سے بھر جاتی ہیں، میں بھی اسی قدر رویا، دوسرے لفظوں میں میں بہت رویا)

میں نے بلبل کے نغمے کے ساتھ اپنی فریاد کو ملایا۔ بہار کی ندی کے ساتھ میں نے اپنے آنسو ملا لیے۔

۹۶ غیر قرآن غمگسار من نہ بود
قوتش ہر باب را برمن کشود

لغت : غیر قرآں: قرآن کریم کے سوا (غیر= سوا، علاوہ+ قرآن) غمگسار من: میرا غم کھانے والا، میرا ہمدرد (غم= دکھ+ گسار= لاحقہ ہے، بمعنی دور کرنے والا یعنی ہمدرد+ من= میرا) ہر باب را: مراد تمام رکاوٹوں کو، یا تمام مسائل کو کشود: کھول دیا (کشودن= کھولنا)

قرآن کریم کے سوا کوئی اور میرا غمگسار نہ تھا۔ اس کی طاقت نے مجھ پر تمام دروازے کھول دیے۔

۹۷ گفتگو خسرو والا نژاد
باز بامن جذبہ سرشار داد

لغت : خسرو: بادشاہ، ایران کے ایک قدیم بادشاہ کا نام والا: اعلیٰ عظمت والا نژاد: نسل، خاندان جذبہ سرشار: بے خود اور مست بنانے والا جذبہ، ایسا جذبہ جو انسان میں ایک نیا ولولہ پیدا کردے۔

اس اعلیٰ خاندان والے بادشاہ کی باتوں نے ایک مرتبہ پھر مجھے بے خود بنا دینے والا جذبہ عطا کیا۔

۹۸ وقت عصر آمد صدائے الصلوات
آں کہ مومن را کند پاک از جہات

لغت : صدائے: نماز کی طرف بلانے کی آواز یعنی اذان (صدا= آواز، اذان+ الصلوات= نماز) جہات: جہت کی جمع= طرف، حد، مطلب یہ کہ اس (نماز) میں ادنیٰ و اعلیٰ اور غلام و آقا میں کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ سب کندھے سے کندھا ملا کر پڑھتے ہیں۔

سہ پہر کے وقت آذان کی آواز سنائی دی (وہ آواز) جو مومن (اور سچے مسلمان کو) حدود سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

۹۹ انتہائے عاشقاں سوز و گداز
کردم اندر اقتدائے او نماز

لغت : انتہائے: عاشقوں کی انتہا، عاشقوں کا سب سے بڑا مقصد (انتہا= انجام، حد، یہاں مراد مقصد اعلیٰ دوسرا مطلب عشق کی آخری حد+ عاشقاں= عاشق کی جمع) اقتدائے او: اس کی امامت، اس کی پیروی (اقتدا= پیروی، کسی کے پیچھے چلنا)

عاشقوں کی انتہا سوز و گداز کی صورت میں) ہے۔ میں نے اس (نادر شاہ) کی امامت میں نماز ادا کی۔

۱۰۰ راز ہائے آں قیام و آں سجود
جز بہ بزم محرماں نتواں کشود

لغت : راز ہائے: اس قیام اور اس سجدے کے بھید (راز ہا راز کی جمع، بھید+ آن= اس، وہ+ قیام= نماز میں کھڑے ہونا+ و= اور+ آن= اس، وہ+ سجود= سجدہ) بیزم: واقفوں کی محفل میں، ایسے لوگوں کی محفل میں جو ایک دوسرے کے مزاج یا دلی کیفیات سے آگاہ ہوں (بہ= میں+ بزم= محفل+ محرماں+ جمع محرم، واقف حال، شناسا، قریبی رشتہ دار جس سے نکاح جائز نہیں) نتواں کشود: نہیں کھل سکتے/ سکتا (نہ+ توانستن= سکنا+ کشودن= کھلنا، کھولنا)

(نماز کے) قیام اور سجدے کے راز سوائے اپنے (ہم مزاج) واقف کاروں کی محفل کے اور کہیں نہیں کھل پاتے۔

بر مزار شہنشاہ بابر خلد آشیانی

جنت میں مقام رکھنے والے شہنشاہ بابر کے مزار پر

مزار: شہنشاہ بابر کی آخری آرام گاہ (شہنشاہ= مخفف شاہان شاہ' شاہ شاہاں' بادشاہوں کا بادشاہ' بہت بڑا بادشاہ+ بابر= برصغیر پاکستان و ہند میں مغلیہ خاندان کی حکومت کا بانی' ظہیر الدین بابر' تاریخ ولادت ۱۴۸۲ء وفات ۱۵۳۰ء فرغانہ (ترکستان) اس کا مولد ہے ۱۵۲۶ میں پانی پت کی پہلی لڑائی کے بعد اس کے پاؤں برصغیر میں جم گئے اور یوں یہاں مغلیہ سلطنت کا آغاز ہوا+ خلد= بہشت+ آشیانی= آشیانے یعنی ٹھکانے والا' وہ شخص جس کا ٹھکانا بہشت میں ہو۔ خلد آشیانی' مرنے کے بعد کا لقب' ہر مغلیہ فرمانروا کا ایسا کوئی نہ کوئی لقب ہے)

۱۰۱ بیا کہ ساز فرنگ از نوا بر افتاد است
درون پردہ او نغمہ نیست فریاد است

لغت : بیا: آ (آمدن= آنا) ساز: فرنگ کا ساز (فرنگ= انگریز+ ساز= ساز سے مراد یہاں اقتدار ہے) از نوا: اس کی آواز بے ہنگم ہو گئی ہے ختم ہو گئی ہے' گر گئی ہے (از= سے+ نوا= آواز' لے' نغمہ+ برافتادن= گر پڑنا' یہاں مراد بے سری ہونا' بے تال ہونا+ است= ہے' سارے ٹکڑے کا مفہوم یہ ہے کہ (انگریز کا) اقتدار اب ڈانوا ڈول ہے) درون: اس کے پردے میں (پردہ= موسیقی کی اصطلاح میں سر تال' لے' آہنگ' حجاب' اوٹ+ او= اس کے/ کی' وہ)

آ کہ انگریز کے ساز کی آواز بے سری ہو گئی ہے۔ اس کے سر تال میں نغمہ نہیں (بلکہ) فریاد ہے۔

۱۰۲ زمانہ کہنہ بتاں را ہزار بار آراست
من از حرم نگذشتم کہ پختہ بنیاد است

لغت : کہنہ: پرانے بت' مراد پرانے مذہب' یا' مکاتب فکر حرم: لفظی

معنی چار دیواری' یہاں مراد حرم کعبہ' دوسرا مطلب مذہب اسلام گذشتم: میں نہیں گذرا (نہ + گذشتن = گذرنا' یہاں مراد میں نے حرم کو نہیں چھوڑا' حرم سے اپنا تعلق نہیں توڑا) پختہ: جس کی بنیاد مضبوط ہو (پختہ = مضبوط' مصدر پختن' پکنا' پکانا + بنیاد' جڑ)

دنیا نے ہزاروں مرتبہ پرانے بتوں کو سجایا ہے (لیکن) میں حرم سے باہر نہیں نکلا کیونکہ اس کی بنیاد مضبوط ہے' یا میں نے حرم کو نہیں چھوڑا کہ اس کی بنیاد مضوبط ہے۔

۱۰۳ درفش ملت عثمانیاں دوبارہ بلند
چہ گویمت کہ بہ تیموریاں چہ افتاد است

لغت : درفش: پرچم' جھنڈا (ملت + عثمانیاں = جمع عثمانی' مراد ترک) گویمت: تجھے کہوں (گفتن = کہنا + ت + تجھے) بہ تیموریاں: تیموریوں کو' تیموریوں پر (بہ = میں' پر' کو + تیموریاں = جمع تیموری مراد مغلیہ خاندان والے) افتاد است: مصیبت پڑی ہے (افتادن = گرنا' پڑنا محاورے میں مصیبت پڑنا)

ترک قوم کا پرچم ایک مرتبہ پھر اونچا (اڑا ہے) تجھے (باہر کو) میں کیا بتاؤں کہ مغلوب پر کیا بیتی ہے؟

۱۰۴ خوشا نصیب کہ خاک تو آرمید اینجا
کہ این زمیں ز طلسم فرنگ آزاد است

لغت : خوشا نصیب: کیا کہتے ہیں نصیب کے' بہت اچھا نصیب ہے۔ آرمید: آرام کیا (آرامیدن = آرام کرنا) طلسم: انگریز کا جادو (طلسم = جادو' ٹونا یہاں مراد غلبہ' حکومت' اقتدار + فرنگ = انگریز)

(یہ) بڑے نصیبے کی بات ہے کہ تیری خاک نے یہاں آرام کیا ہے' کیونکہ یہ سرزمین (کابل) انگریز کے طلسم سے محفوظ ہے۔ (اس پر انگریزوں کا قبضہ نہیں ہے' وہ غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہے)

۱۰۵ ہزار مرتبہ کابل نکوتر از دلی است
کہ آں عجوزہ عروس ہزار داماد است

لغت : نکوتر: اچھا، بہتر سے دلی: دلی شہر، جو اس وقت انگریزوں کے قبضے میں اور ان کا دارالحکومت تھا۔ عجوزہ: بڑھیا کھوسٹ بڑھیا عروس: ہزار شوہر والی دلہن یعنی جس کے بے شمار شوہر ہوں (عروس = دلہن + ہزار + داماد + شوہر، خاندان) اس شعر کا دوسرا مصرعہ حافظ کے اس شعر سے لیا گیا ہے، جس میں اس نے دنیا کی بے بتائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس دنیا میں آج کوئی اقتدار و عروج پر ہے تو کل کوئی بالکل اسی طرح جیسے ایک عورت آج ایک شوہر کرے اور کل اسے چھوڑ کر کوئی اور کرلے:

مجو درستی عہد از جہان ست نہاد
کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد است

کابل دلی سے ہزار مرتبہ بہتر ہے کیونکہ یہ بڑھیا (دلی) ہزاروں شوہروں والی دلہن ہے۔

۱۰۶ درون دیدہ نگہ دارم اشک خونین را
کہ من فقیرم و این دولت خدا داد است

لغت : درون: آنکھوں میں (درون = میں، اندر + دیدہ = نگاہ، آنکھ، دیدن مصدر بمعنی دیکھنا) نگہ دارم: میں سنبھال رہا ہوں، حفاظت کر رہا ہوں (نگاہ داشتن یا نگہ داشتن = حفاظت کرنا، سنبھال کر رکھنا) اشک: خون کے آنسو، انتہائی صدمے یا مصیبت کے سبب نکلنے والے، آنسو (اشک = آنسو = خونین = خون والے، جن کے ساتھ خون آتا ہو) من فقیرم: میں فقیر ہوں، مفلس ہوں، درویش ہوں دولت: خدا کی عطا کردہ دولت، یعنی یہ آنسو بہت بڑی دولت ہیں جو مسلمانوں کے زوال پر پہنچنے والے صدمے کے نتیجے میں شاعر کی آنکھوں سے بہے ہیں۔

میں (اپنے) خون کے آنسو (اپنی) آنکھوں ہی میں سنبھال کر رکھ رہا ہوں کیونکہ میں مفلس ہوں اور یہ دولت (آنسو) خدا کی عطا کردہ دولت ہے۔

۱۰۷ اگرچہ پیر حرم و رد لا الہ دارد
کجا نگاہ کہ برندہ تر پولاد داست

لغت : پیر حرم: اس سے مراد مسلمانوں کا مذہبی پیشوا' جو صرف گفتار کے غازی ہیں اور عمل و کردار سے عاری ہیں (پیر= بوڑھا+ حرم= حرم کعبہ' چار دیواری) ورد: کلمہ طیبہ بار بار پڑھنا جس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (اور صرف اسی سے ڈرنا چاہیے' اور کسی غیر کے آگے سر نہیں جھکانا چاہیے' یعنی یہ پیشوا اگرچہ ورد تو توحید کا کر رہے ہیں لیکن ڈر غیراللہ سے رہے ہیں) ورد+ دہرنا' بار بار پڑھنا+ لا الہ= نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا) دارد: رکھتا ہے' کرتا ہے (داشتن= رکھنا) کجا: کہاں' مراد نہیں ہے برتندہ تر: زیادہ کاٹ کرنے والی۔

اگرچہ پیر حرم لا الہ کا ورد کر رہا ہے لیکن اس میں ایسی نگاہ کہاں جو فولاد سے بھی زیادہ کاٹ کرنے والی ہو۔

سفر بہ غزنی و زیارت مزار حکیم سنائی

غزنی کا سفر اور حکیم سنائی کے مزار کی زیارت

حکیم: حکیم سنائی کی آخری آرام گاہ (مزار= آخری آرام گاہ' قبر+ حکیم سنائی= امیران کے مشہور صوفی شاعر ۵۴۵ھ / ۱۱۵۰ پورا نام ابوالمجد مجدد بن آدم' سنائی تخلص یہ وہی شاعر ہیں جن کے کلام سے مولانا روم نے فیض حاصل کرنے کا اعتراف کیا ہے)

۱۰۸ از نواز شہاے سلطان شہید
صبح و شام' صبح و شام روز عید

لغت : نواز شہاے: سلطان شہید کی نوازشات (نوازشہا= جمع نوازش' مہربانی' لطف و عنایت' توجہ' مصدر نواختن بمعنی نوازنا' مہربانی کرنا+ سلطان شہید+ مراد سلطان نادر شاہ)

سلطان شہید کی مہربانیوں کے طفیل میری صبح اور شام ایسے ہی تھی جیسے عید کے دن کی صبح اور شام ہو۔

۱۰۹ نکتہ سنج خاوراں ہندی فقیر
میہمان خسرو کیواں سریر

لغت : نکتہ: مشرق کا نکتہ سنج (نکتہ = گہری بات ' تہ کی بات ' باریک بات + سنجیدن = تولنا ' محاورے میں مراد کہنا خاورا = مشرق سرزمین مشر) میہمان: زحل کی سی عظمت و بلندی رکھنے والے تخت کے شاد شاہ مہمان (میہمان = مہمان + خسرو = بادشاہ ' یہاں مراد نادر شاہ افغان + کیواں = بہت بلند ستارہ زحل + سریر = تخت)

مشرق (کی سرزمین) کا نکتہ سنج اور ہندی فقیر (یعنی اقبال) کیواں کی سی بلندی رکھنے والے تخت کے بادشاہ کا مہمان تھا۔

۱۱۰ تاز شہر خسروی کردم سفر
شد سفر بر من سبک تراز حضر

لغت : شد: ہوا ' ہو گیا (شدن = ہونا) سبک تر: بہت ہلکا ' بہت آسان ' بہت آرام دہ (سفر کو سقر یعنی دوزخ کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے سفر بہت دشوار چیز ہے۔ اقبال نے بادشاہ کی مہربانی سے اس سفر کو اپنے لیے آسان قرار دیا ہے) حضر: سفر کی ضد ' کسی ایک جگہ مقیم رہنا۔

جب میں نے دارالحکومت (کابل) سے سفر کیا تو یہ سفر میرے لیے اتنا ہی آرام دہ ثابت ہوا جیسے میں گھر میں ہوں۔

۱۱۱ سینہ بکشادم بان بادے کہ پار
لالہ رست از فیض او در کوہسار

لغت : بکشادم: میں نے کھولا (کشادن + کھولنا ' یہاں مراد ہے مجھے راحت حاصل ہوئی) بادے کہ: ہوا جو (بادے = وہ ہا + کہ = جو) پار: گذشتہ برس رست: اگا (رستن = اُگنا) از فیض او: اس کے فیض سے ' اس کی وجہ سے ' اس کی برکت سے (فیض = فائدہ ' بھلائی ' برکت + او)

میں نے اس ہوا سے (اپنے سینے کو کھولا جس (ہوا) سے گذشتہ برس پہاڑوں پر لالہ کے پھول آگے تھے۔

۱۱۲ آہ غزنی آں حریم علم و فن
مرغزار شیر مردان کہن

لغت : حریم: علم اور فن کا گھوارہ، چار دیواری (حریم= چار دیواری، گھر+ علم+ و= اور+ فن) مرغزار: پرانے شیر مردوں کا ٹھکانا (مرغ= سبزہ خوردرو+ زار= لاحقہ بمعنی جگہ یعنی سبزہ زار+ شیر مرداں= شیر مرد کی جمع بمعنی بہت بہادر، شجاع، بہت دلیر، شیر کی رعایت سے اس کے معنی دلیر وغیرہ کے لیے گئے، اسی رعایت دلیر مسلمانوں کے اس شہر کو مرغزار کہا گیا، جہاں شیر زیادہ رہتے ہیں+ کہن= پرانا، قدیم مراد اہل غزنی کے اسلاف جو جنگجو اور دلیر تھے۔)

افسوس وہ غزنی (جو کبھی) علم و فن کا گھوارہ (اور) پرانے دلیر مردوں کا ٹھکانا (تھا)

۱۱۳ دولت محمود را زیبا عروس
از حنا بندان او دانائے طوس

لغت : دولت محمود: محمود کی سلطنت (دولت= سرمایہ، مال و زر، سلطنت+ محمود= مراد ہے محمود غزنوی زیبا عروس: مشہور مسلمان بادشاہ جس نے اس برصغیر پر کئی حملے کیے ۹۹۸/۳۸۸ میں تخت نشین ہوا اور ۴۲۱/۱۰۳۰ میں وفات پائی) زیبا عروس: خوبصورت دلہن ۔زیبا= حسین، خوبصورت+ عروس= دلہن) حنا بندان: اس کے حنا بند بمعنی مہندی لگانے والے (حنا= مہندی+ بنداں= بند کی جمع بمعنی لگانے والا، مصدر بستن= باندھنا، لگانا) دانائے طوس: طوس کا دانشمند (دانا= عاقل، دانشمند، حکیم، دانستن مصدر بمعنی جاننا+ طوس= ایران کا ایک شہر، یہاں مراد مشہور ایرانی شاعر فردوسی طوسی ہے جس نے ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل شاہنامہ لکھا ولادت ۳۲۳ اور ۳۴۰ کے درمیان، وفات ۴۱۱ھ ۴۱۶ھ)

جو محمود غزنوی کی سلطنت کے لیے حسین دلہن تھی جس (دلہن) کے ہاتھوں پر مہندی لگانے والوں میں سے ایک دانائے طوس (فردوسی طوسی) بھی تھا۔

۱۱۴ خفتہ در خاکش حکیم غزنوی
از نوائے او دل مرداں قوی

لغت : خاکش: اس کی خاک، اس کی سرزمین (خاک+ ش) حکیم: حکیم غزنوی سے مراد مشہور شاعر سنائی غزنوی ہیں انوائے او: اس کا ترانہ، اس کا نغمہ یعنی شاعری (نوا= آواز، نغمہ + او+ اس کی، وہ) دل: مردوں یعنی دلیروں کا دل۔

جس کی خاک میں حکیم غزنوی (جیسی بلندی مرتبہ شخصیت) مدفون ہے (ایسی شخصیت) جس کے ترانے سے بہادروں کے دل (اور بھی) قوی ہوتے ہیں۔

۱۱۵ آں حکیم غیب، آں صاحب مقام
ترک جوش رومیؔ از ذکرش تمام

لغت : حکیم غیب: غیب کا جاننے والا (سنائی) صاحب مقام: مقام والا، مرتبہ و عظمت والا (صاحب= مالک، والا+ مقام= مرتبہ) مولانا روم کی نیم پختگی (ترک جوش= یخنی یا ایسی خوراک جس میں گوشت نیم پختہ ہو+ رومی= یعنی مولانا روم، مراد یہ کہ مولانا روم کی فکر میں پختگی حکیم سنائی کے شعر و فکر کے مطالعہ کے آئی) ذکرش: اس کا ذکر، اس کی یاد مراد اس کے مطالعے سے۔

وہ حکیم غیب (اور) وہ بلند مرتبہ شخصیت (ایسی ہے) جس کے ذکر سے مولانا روم جیسی ہستی کی نیم پختگی کمال کو پہنچی۔

۱۱۶ من ز پیدا او ز پنہاں در سرور
ہر دورا سرمایہ از ذوق حضور

لغت : سرور: مستی، سرخوشی ذوق حضور: پوری پوری محویت کا جذبہ (ذوق= لطف، خط، یہاں مراد جذبہ + حضور= حاضری، موجودگی، مجلس، دربار)

میں ظاہر سے اور وہ (سنائی) پوشیدہ سے سرور میں ہے، ہم دونوں کا سرمایہ ذوق حضور سے ہے۔

۱۱۷ او نقاب از چہرہ ایمان کشود

فکر من تقدیر مومن وا نمود

لغت : کشود: کھولا (کشودن، کھولنا) وانمود: دکھایا، ظاہر کیا (وانمودن+ دکھانا، ظاہر کرنا)

اس (سنائی) نے ایمان کے رخ سے نقاب اٹھا دیا۔ میری فکر نے مومن کی تقدیر کو ظاہر کر دیا۔

۱۱۸ ہر دو را از حکمت قرآں سبق
اوز حق گوید من از مردان حق

لغت : زحق: حق کے بارےمیں، حق سے (ز= سے کے بارے میں+ حق= حقیقت، خدا) مردان: مردان حق کے متعلق (از= سے+ مردان= جمع مرد، لوگ+ حق+ حقیقت، خدا، یعنی اللہ کے خاص بندے)

(ہم) دونوں نے قرآن کریم کی حکمت سے درس لیا ہے۔ وہ (سنائی) حق کے بارے میں کہتا ہے اور میں مردان حق کے متعلق بات کرتا ہوں۔

۱۱۹ در فضائے مرقد او سوختم
تا متاع نالہ اندوختم

لغت : فضائے: اس کے مزار کی فضا (فضا= کھلی جگہ، میدان، ماحول+ مرقد= قبر، مزار+ او= اس کے، اس کی، وہ) سوختم: میں جل گیا، مجھ میں سوز و گداز پیدا ہوا (سوختن= جلنا، جلانا) متاع: نالہ کی دولت، درد کی دولت (متاع= دولت، کمائی+ نالہ= ایک نالہ، خاص نالہ، نالہ و درد) اندوختم: میں نے کمائی، میں نے حاصل کی (اندوختن= کمانا، ذخیرہ کرنا، پس انداز کرنا)

میں اس کے مزار کے ماحول میں جل اٹھا، جب کہیں جا کر میں نے ایک نالہ کی کمائی حاصل کی۔

۱۲۰ گفتم اے بینندۂ اسرار جاں
بر تو روشن این جہان و آں جہاں

لغت : بینندۂ: روحوں کی پوشیدہ باتوں کو دیکھنے والا (بینندہ= دیکھنے والا (مصدر دیدن= دیکھنا)+ اسرار= جمع سر، یعنی بھید، پوشیدہ بات+ جاں= روح

تصوف کی اصطلاح میں باطنی احوال کو بھی کہتے ہیں)

میں نے (اس سے) کہا کہ اے روح کے بھیدوں کو دیکھنے والے، تجھ پر یہ دنیا (بھی) اور وہ دنیا (آخرت) بھی روشن ہے۔

۱۲۱ عصر ما وارفتہ آب و گل است
اہل حق را مشکل اندر مشکل است

لغت : عصرما: ہمارا زمانہ، موجودہ دور وارفتہ: مادیت پر فریفتہ (وارفتہ= مصدر وارفتن، عاشق ہونا، فریفتہ ہونا+ آب و گل= پانی اور مٹی یا کیچڑ یعنی مادیت، دوسرے لفظوں میں موجودہ دور مادیت پرست)

ہمارا زمانہ آب و گل (مادیت) پر فریفتہ ہے (جس کی وجہ سے حق کہنے والوں کے لیے بے پناہ مشکلات ہیں۔

۱۲۲ مومن از افرنگیاں دید آنچہ دید
فتنہ ہا اندر حرم آمد پدید

لغت : دید: دیکھا جو کچھ دیکھا، بہت کچھ ستم دیکھے، بہت دکھ اٹھائے (دیدن= دیکھنا+ آنچہ= جو کچھ+ دیدن= دیکھنا، محاورہ ہے جس کا مطلب کسی سے دکھ وغیرہ اٹھانا ہے) آمد پدید: ظاہر ہوئے (پدید آمدن= ظاہر ہونا، سامنے آنا)

مومن نے انگریزوں سے جو کچھ دیکھا سو دیکھا حرم میں فتنوں نے سر اٹھالیا۔

۱۲۳ تا نگاہ او ادب ازدل نخورد
چشم او را جلوہ افرنگ برد

لغت : ادب: روح کی طرف توجہ نہیں کی، یعنی جسم یا مادیت ہی کو اپنا مقصود بنالیا (ادب+ از= سے+ ذدل= یہاں مراد روح+ نہ+ خورد= کھایا (خورد= کھایا (خوردن+ کھانا) جلوہ افرنگ: انگریز کی ظاہری نمود و نمائش (جلوہ= ظاہر ہونا، نمودار ہونا، نظارہ+ افرنگ= انگریز) لے گیا، لے گئی (بردن= لے جانا)

چونکہ اس (مومن) کی نگاہ نے ادب دل سے حاصل نہیں کیا' اس کی نگاہوں کو جلوہ افرنگ خیرہ کر گیا ہے۔

۱۲۴ اے حکیم غیب' امام عارفاں
پختہ از فیض تو خام عارفاں

لغت : پختہ: مہارت' مضبوطی استحکام' بلوغ (مصدر پختن= پکنا' پکانا) خام: عارفوں کی کوتاہی' عارفوں کی خامی۔

اے غیب کے جاننے والے' عارفوں کے سردار' (سنائی) تیرے فیض سے عارفوں کی خامیاں دور ہوتی ہیں اور وہ پختہ ہو جاتے ہیں)

۱۲۵ آنچہ اندر پردہ غیب است گوے
بو کہ آب رفتہ باز آید بجوے

لغت : بو کہ: ممکن ہے کہ شاید کہ (بو= بود کا مخفف باشد کا مخفف' مصدر بودن بمعنی ہونا+ کہ) آب رفتہ: گیا ہوا یا گذرا ہوا پانی پھر آجائے ندی میں۔

جو کچھ غیب کے پردے میں ہے وہ بیان کر' ممکن ہے (اس طرح) آگے گذرا ہوا پانی پھر ندی میں واپس آجائے۔

روح حکیم سنائی از بہشت بریں جواب می دہد

بہشت بریں سے حکیم سنائی کی روح جواب دیتی ہے۔

۱۲۶ راز دان خیر و شر گشتم زفقر
زندہ و صاحب نظر گشتم زفقر

لغت : راز دان: نیکی اور بدی کی قوت سے پوری طرح آگاہ گشتم: میں ہو گیا' میں بن گیا (گشتن= پھرنا' گھومنا' چکر کاٹنا' ہونا) فقر: مراد دنیا کا غلام ہونے کی بجائے خدائے وحدہ' لا شریک کی بندگی اختیار کرنا زندہ و: زندہ اور نظر والا (زادہ= مردہ کی ضد' یہاں مراد ایسی زندگی والا جسے فنا نہیں' کیونکہ اس نے ایک ایسی ذات اقدس سے تعلق جوڑا ہے جو باقی و ابدی ہے+ و= اور+

صاحب= والا، مالک+ نظر، مراد بصیرت کا مالک)

فقر کی بدولت میں خیر اور شر کا راز داں بنا، فقر ہی کی بدولت مجھے حیات ابدی اور بصیرت و دروں بینی نصیب ہوئی۔

۱۲۷ یعنی آں فقرے کہ داند راہ را
بیند از نور خودی اللہ را

لغت : راہ: راہ حقیقت مراد ہے نور خودی: خود کا نور (نور= روشنی+ خودی= علامہ کی یہ خاص اصطلاح ہے جس کا تصور صوفیا کی "انا" اور فلسفیانہ ایغو سے ہٹ کر ہے۔ اس سے ان کی مراد انسان کی انفرادی انا کی خودی نہیں، وہ ذات واجب الوجود کی ماہیت و حقیقت ہے۔ علامہ کے بقول خودی کا مفہوم محض احساس نفس یا تعین ذات ہے۔ انفس و آفاق کی تسخیر ہی خودی کے ارتقاء کی غایت ہے۔ اس کے استحکام کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے ماحول سے مسلسل جنگ کرتا رہے۔ اس راستے کا راہنما عشق ہے)

اس فقر سے (میری مراد وہ فقر) ہے جو راہ داں ہے جو خودی کے نور سے اللہ کا دیدار کرتا ہے۔

۱۲۸ اندرون خویش جوید لا الہ
در تہ شمشیر گوید لا الہ

لغت : اندرون: اپنا باطن، اپنا اندر جوید: تلاش کرتا ہے (جستن= تلاش کرنا) درتہ شمشیر: تلوار کے نیچے، سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کے موقع پر بھی (در= میں+ تہ= نیچے+ شمشیر= تیغ، تلوار)

وہ (فقر) اپنے باطن میں توحید تلاش کرتا ہے (اور) تلوار تلے (آکر بھی) وہ اسی لا الہ کا ورد کرتا ہے۔

۱۲۹ فکر جاں کن چوں زناں برتن متن
ہمچو مرداں گوئے در میدان فگن

لغت : چوں زناں: زن کی جمع بمعنی عورتیں برتن: جسم پر، مراد ظاہری خوبی و خوبصورتی پر (بر= پر+ تن= جسم، ظاہر) متن: مت اکڑ، مت بن

(تیندن= بننا' تانے میں بانا ملا کر کپڑا تیار کرنا) کی طرح' کی مانند گوے در: میدان میں گیند پھینک' میدان میں آکر دلیر کے جوہر دکھا (گوے= ایک گیند' گین+ در= میں+ میدان+ فگن= مخفف افگن= پھینکنا' ڈالنا رکھنا (افگندن= پھینکنا وغیرہ)

تو روح (باطن) کی طرف توجہ کر' عورتوں کی طرح جسم یعنی ظاہر (کی خوبصورتی) پر مت اکڑ مردوں کی طرح میدان میں آکر بازی لگا۔

۱۳۰ سلطنت اندر جہان آب و گل
قیمت او قطرہ از خون دل

لغت : قطرہ: ایک قطرہ از خون دل: دل کے خون کا۔

اس مادی دنیا کی سلطنت کی قیمت خون دل کا ایک قطرہ ہے۔

۱۳۱ مومناں زیر سپہر لاجورد
زندہ از عشق اندونے از خواب و خورد

لغت : زیر: نیلے آسمان کے نیچے' اس دنیا میں از خواب: سونے اور کھانے پینے سے (از= سے+ خواب= نیند' سونا (خوابیدن یا خفتن= سونا)

مومن نیلے آسمان کے نیچے عشق سے زندہ ہیں' سونے اور کھانے پینے سے نہیں۔

۱۳۲ می ندانی عشق و مستی از کجاست
این شعاع آفتاب مصطفیؐ است

لغت : می ندانی: تجھے علم نہیں ہے' تو نہیں جانتا (دانستن= جاننا) از کجاست: کہاں سے ہے' کہاں سے آتی ہے/ آتے ہیں شعاع: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کی شعاع۔

تجھے علم نہیں کہ عشق اور بے خودی کا سرچشمہ کہاں ہے۔ یہ (عشق و مستی) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کی شعاع ہے۔

۱۳۳ زندۂ تا سوز او در جان تست
این نگہ دارندۂ ایمان تست

لغت : زندہ: تو زادہ ہے (زادہ = مخفف ہے زادہ ہستی کا) در جان: تیری روح میں ہے (در = میں + جان = روح + تست = تو است کا مخفف بمعنی تیری ہے / تیرا ہے) نگہ دارندہ: تیرے ایمان کی رکھوالی ہے، محافظ ہے (نگہ دارندہ = نگہبان، محافظ (نگاہ داشتن = حفاظت کرنا، سنبھال کر رکھنا)

تو اس وقت تک زادہ ہے جب تک اس (آفتاب) کی تپش تیری روح میں ہے۔ یہ تپش تیرے ایمان کی حفاظت کرنے والی ہے۔

۱۳۴ با خبر شو از رموز آب و گل
پس بزن بر آب و گل اکسیر دل

لغت : رموز: آب و گل یعنی اس مادی دنیا کے بھید بزنس: مار، لگا (زدن = مارنا، لگانا، رگڑنا)

مادیت کے اسرار سے باخبر ہو جا پھر دل کی کیمیا اس آب و گل (مادیت) پر لگا۔

۱۳۵ دل ز دیں سرچشمہ ہر قوت است
دیں ہمہ از معجزات صحبت است

لغت : از معجزات: صحبت کے معجزوں میں سے (معجزات = جمع معجزہ، وہ خرق عادت جو کسی پیغمبر سے ظاہر ہو + صحبت = رفاقت، ربط ضبط، گفتگو، قربت، مل کر بیٹھنا یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و قربت)

دین ہی کی بدولت دل ہر قوت کا منبع ہے۔ دین سرا سر صحبت کے معجزوں میں سے ہے۔

۱۳۶ دیں مجو اندر کتب اے بے خبر
علم و حکمت از کتب، دیں از نظر

لغت : دین مجو: دین مت تلاش کر دیں از نظر: دین نظر سے یعنی مکمل عشق و وابستگی سے ملتا ہے (دین + از = سے + نظر = یہاں مراد عشق، وابستگی، محویت)

اے بے خبر کتابوں میں دین مت تلاش کر۔ عقل و دانش کی باتیں

کتابوں سے حاصل ہوتی ہیں' لیکن دین کا تعلق نظر سے ہے۔

۱۳۷ بو علی دانندۂ آب و گل است

بیخبر از خستگیہاے دل است

لغت : بو علی: مشہور ایرانی فلسفی و مفکر' طبیب (ولادت ۳۷۰/۹۸۱ کے لگ بھگ' وفات ۴۲۸/۱۰۳۷) یہاں ایک فلسفی کی علامت کے طور پر آیا ہے۔ دانندہ: اس مادی و فانی دنیا کو جاننے والا' اس دنیا کی باتوں سے آگاہ (دانندہ= جاننے والا (دانستن= جاننا)+ آب و گل= مراد مادی دنیا) خستگیہاے: دل کے زخموں سے' دل کے سوز و تپش سے (خستگیہاے= جمع خستگی بمعنی زخم یعنی سوز و گداز (خستن= زخمی کرنا' زخمی ہونا)

بو علی آب و گل کے معاملے میں صاحب خبر ہے لیکن دل کے سوز و تپش سے وہ غافل ہے۔

۱۳۸ نیش و نوش بو علی سینا بہل

چارہ سازی ہائے دل از اہل دل

لغت : نیش: بو علی سینا کا زہر اور شہد' بو علی سینا کی برائیاں اور خوبیاں (نیش= ڈنک' زہر+ و= اور+ نوش= شہد' مشروب+ بو علی سینا= مشہور ایرانی فلسفی اور مفکر و طبیب) بہل: چھوڑ (ہلیدن= چھوڑنا) چارہ: دل کی چارہ گریاں' دل کا علاج' دوسرے لفظوں میں عشق پیدا ہونا)

بو علی سینا کے نیش اور نوش کو چھوڑ۔ دل کی چارہ گری تو اہل دل کے پاس ہے۔

۱۳۹ مصطفیٰ بحر است و موج او بلند

خیز و ایں دریا بجوے خویش بند

لغت : خیز: اٹھ (خاستن= اٹھنا) بجوے خویش: اپنی ندی میں بند: سمولے' بند کرلے (بستن= باندھنا) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مکمل وابستگی کرلے۔

حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمندر ہیں اور اس سمندر کی موجیں

اونچی اٹھتی ہیں تو اٹھ اور اس دریا کو اپنی ندی میں سمو لے۔

۱۴۰ مدتے بر ساحلش پیچیدۂ
لطمہ ہائے موج او نادیدۂ

لغت : برساحلش: اس کے کنارے پر (بر= پر' اوپر+ ساحل= کنارہ' سمندر کا کنارہ+ ش= اس 'وہ) پیچیدہ: تونے پیچ و تاب کھایا ہے' تو گھوما ہے' تو رہا ہے (پیچیدن= پیچ و تاب کھانا' کسی چیز کے گرد گھومنا) لطمہ ہاے: اس کی موج کے تھپیڑے (لطمہ ہا= جمع لطمہ ' تھپیڑے+ موج= لہر) نادیدہ: تو نے نہیں دیکھے ہیں' تو نے نہیں کھائے ہیں۔

تو ایک مدت تک اس بحر کے کنارے گھومتا رہا ہے (یا آرام پذیر رہا ہے)' تو نے اس بحر کی موجود کے تھپیڑے کھائے ہی نہیں۔

۱۴۱ یک زماں خود را بدریا درفگن
تا روان رفتہ باز آید بہ تن

لغت : درفگن: پھینک ڈال' کود جا (درا فگندن= گرانا' پھینکنا) روان رفتہ: گئی ہوئی روح' نکلی ہوئی روح (روان= روح+ رفتہ= گئی ہوئی' یہاں مراد نکلی ہوئی۔ رفتن= جانا) باز آید: پھر آئے' لوٹ آئے (باز= پھر' دوبارہ+ آید= مصدر آمدن بمعنی آنا)

کچھ دیر کے لیے اس دریا میں کود جا تاکہ روح رفتہ پھر سے بدن میں حلول کر آئے۔

۱۴۲ اے مسلماں جز براہ حق مرو
نا امید از رحمت عامے مشو

لغت : مرو: مت چل (رفتن= جانا' چلنا) مشو: مت ہو۔

اے مسلمان راہ حق کے سوا کسی دوسری راہ پر مت چل' (اللہ کی) رحمت عام سے مایوس نہ ہو۔

۱۴۳ پردہ بگذار آشکارائی گزیں
تابہ لرزد از سجود تو زمیں

لغت : پردہ: پوشیدگی چھوڑ' چھپ کر رہنا چھوڑ (پردہ= حجاب' پوشیدگی' چھپ کر رہنا+ بگذار= چھوڑ (گذاشتن= چھوڑنا) آشکارائی: آشکار ہونا' ظاہر ہونا' پردے کی ضد گزیں: اختیار کر' چن (گزیدن= پسند کرنا' یہاں مراد اختیار کرنا' منتخب کرنا) بہ لرزد: کانپ اٹھے' لرزاٹھے (لرزیدن= کانپنا' لرزنا)

پردے (اور حجاب) سے باہر نکل' آشکارائی اختیار کر تاکہ تیرے سجدے سے زمین کانپ کانپ اٹھے۔

۱۴۴ دوش دیدم فطرت بیتاب مرا
روح آں ہنگامہ اسباب را

لغت : دوش: کل رات' گذری ہوئی رات فطرت: بے چین' مضطرب فطرت (فطرت= نیچر' قدرت+ بے تاب= جس میں طاقت نہ ہو' مراد بے چین' بے قرار) روح: اس ہنگامہ اسباب کی روح' ہنگامہ اسباب سے مراد یہ دنیا جس میں اسباب و علل' ہنگامہ ہے اور اس کی روح' فطرت یعنی ہے نیچر جس کی بدولت یہ ہنگامہ کار فرما ہے (روح+ آں= وہ' اس کی+ ہنگامہ+ رونق' مجمع' انبوہ' غوغا' شورش+ اسباب= جمع سبب بمعنی وجود' کسی کام کو کرنے یا ہونے کی وجوہ' واحد ہو تو بمعنی سامان)

کل رات میں نے بے قرار فطرت (Nature) کو دیکھا یعنی اس ہنگامہ اسباب کی روح کو دیکھا۔

۱۴۵ چشم او بر زشت و خوب کائنات
در نگاہ او غیوب کائنات

لغت : بر زشت: کائنات کی برائی اور اچھائی پر (بر= پر' اوپر+ زشت= برائی' برا' بدی+ و= اور+ خوب= اچھائی' اچھا' نیکی حسن+ کائنات) غیوب: کائنات کی چھپی ہوئی اشیاء' پوشیدہ اشیاء (غیوب= غیب کی جمع' بمعنی پوشیدہ' چھپی ہوئی (اشیا+ کائنات)

اس کی آنکھ کائنات کے حسن و قبح پر ہے۔ کائنات کی پوشیدہ اشیاء بھی اس کی نگاہ میں ہیں۔

۱۴۶ دست او با آب و خاک اندر ستیز
آں بہم پیوستہ و ایں ریز ریز

لغت : با آب: پانی اور مٹی کے ساتھ یعنی پانی اور مٹی کو باہم ملا کر گوندھنے کے لیے اندر ستیز: بر سر پیکار' کشمکش میں' یہاں مراد بے حد مصروف (ستیز= لڑنا' لڑائی' جدل (ستیزیدن= لڑنا' جنگ و جدل کرنا) آن: وہ' یعنی مٹی اور پانی بہم پیوستہ: باہم مل گئے تھے' یک جان ہو گئے تھے' باہم گندھ گئے تھے (بہم= باہم کا مخفف بمعنی اکھٹے' اکھٹا+ پیوستہ= مل گئے۔ پیوستن= ملنا' ملانا)

اس کے ہاتھ مٹی اور پانی کے ساتھ بر سر پیکار تھے۔ وہ تو دونوں (مٹی اور پانی) باہم گندھ گئے تھے اور وہ (فطرت) تھک کر چور ہو گئی تھی۔

۱۴۷ گفتمش در جستجوئے کیستی؟
در تلاش تار و پوئے کیستی؟

لغت : گفتمش: میں نے اس (فطرت) سے کہا (گفتن= کہنا+ ش= اس کو) در: تو کس کی تلاش میں ہے (در= اندر' میں+ جستجو= تلاش (جستن= ڈھونڈنا' تلاش کرنا+ کیستی= کس کی ہے تو' تو کون ہے) در تلاش: تو کس کا تانا بانا ڈھونڈ رہی ہے (تلاش= جستجو' کھوج+ تار= تانا' وہ تار یا دھاگا جو کسی کپڑے کی بنت میں لمبائی میں ہو+ و= اور+ پو= مخفف ہے پود کا بمعنی بانا جو کپڑے کی چوڑائی میں آتا ہے (تانا بانا)

میں نے اس سے کہا: تو کس کی تلاش میں ہے اور کس کا تانا بانا تو ڈھونڈ رہی ہے؟

۱۴۸ گفت از حکم خدائے ذوالمنن
آدمے نو سازم از خاک کہن

لغت : از حکم: مہربانیاں فرمانے والے خدا کے حکم سے آدم نو: از= سے+ حکم+ خدا+ ذو= صاحب' والا' مالک+ منن= منت کی جمع' بمعنی احسان' مہربانیاں) آدم نو: ایک نیا آدم بنا رہی ہوں' ایک نیا آدم بناؤں گی (آدمے= ایک آدم' ایک خاص آدم' آدمی+ نو= نیا+ سازم+ میں بناتی ہوں' میں بنا رہی

ہوں (ساختن = بنانا)

وہ بولی: میں خدائے مہربان کے حکم سے پرانی خاک سے ایک نیا آدم بنا رہی ہوں۔

۱۴۹ مشت خاکے رابصد رنگ آزمود
پے بہ پے تابید و سنجید و فزود

لغت : بصد رنگ: سو طرح سے' سو انداز سے آزمود: آزمایا' پرکھا' جانچا (آمودن = پرکھنا' آزمانا) پے بہ پے: مسلسل (پے بہ پے = لفظی معنی پاؤں پر پاؤں) تابید: الٹا سیدھا کی' پیچ و تاب دیے (تابیدن = بٹنا) بٹنا) سنجید: تولا' وزن کیا' مراد جانچا پرکھا' اندازہ کیا (سنجیدن = تولنا' اندازہ کرنا) فزود: اضافہ کیا' بڑھایا (فزودن یا افزودن = زیادہ کرنا' اضافہ کرنا' زیادہ ہونا)

چنانچہ اس (فطرت) نے مٹھی بھر خاک کو سو انداز سے جانچا پرکھا' اسے مسلسل الٹا سیدھا کیا' تولا جانچا اور اس میں (کچھ) اضافہ کیا۔

۱۵۰ آخر او را آب و رنگ لالہ داد
لا الہ اندر ضمیر او نہاد

لغت : نہاد: رکھا یہاں مراد پھونکا (نہادن = رکھنا)

تب کہیں جا کر اس (خمیر آب و خاک) کو اس نے لالہ کے سے رنگ اور چمک سے نوازا' پھر اس کے ضمیر میں لا الہ پھونک دیا۔

۱۵۱ باش تا بینی بہار دیگرے
از بہار پاستاں رنگیں ترے

لغت : باش: رک' رک جا' ٹھہر جا (بودن = ہونا' یہاں مراد ٹھہرنا) بینی: تو دیکھ لے' تو دیکھے (دیدن = دیکھنا) بہار دیگرے: ایک نئی بہار' ایک اور بہار' ایک دوسری بہار از: قدیم بہار سے (پاستان یا باستان = قدیم' پرانی' گذشتہ) رنگیں: زیادہ رنگین' جو زیادہ رنگوں کی حامل ہو۔

ذرا رک جا تاکہ تو ایک دوسری بہار دیکھ لے جو قدیم کی بہار سے کہیں زیادہ رنگین ہوگی۔

۱۵۲ ہر زماں تدبیر ہا دارد رقیب
تا نگیری از بہار خود نصیب

لغت : تدبیر ہا: تدبیریں سوچتا ہے' حیلے تلاش کرتا ہے (تدبیر ہا= تدبیر کی جمع' بمعنی منصوبے' حیلے + دارد رکھتا ہے' یہاں مراد سوچتا ہے (داشتن = رکھنا) رقیب: لفظی معنی نگہبان' محافظ یہاں مراد شیطان ابلیس نگیری: تو نہ لے سکے' تو حاصل نہ کرے یا حاصل نہ کر سکے (گرفتن = لینا' پکڑنا' حاصل کرنا)

ہر لمحہ رقیب تدبیروں میں لگا رہتا ہے تاکہ تو اپنی بہار سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

۱۵۳ بردرون شاخ گل دارم نظر
غنچہ ہارا دیدہ ام اندر سفر

لغت : درون: پھول کی شاخ کے اندر (درون = اندر' میں + شاخ = ٹہنی + گل = پھول) دارم نظر: میں نظر رکھتا ہوں' میں نظر رکھتی ہوں' میں دیکھتا ہوں' میں دیکھتی ہوں۔ دیدہ ام: میں نے دیکھا ہے (دیدن = دیکھنا)

میری نظریں پھول کی شاخ کے اندر جھانک لیتی ہیں۔ میں نے کلی کے پھول بننے تک کے سفر کو دیکھا ہے۔

۱۵۴ لالہ را در وادی و کوہ و دمن
از دمیدن باز نتواں داشتن

لغت : از دمیدن: آگنے سے' پھوٹنے سے (از = سے + دمیدن = اگا' پھوٹنا' پھونکنا نتواں: نہیں روکا جا سکتا (باز داشتن = باز رکھنا + توانستن = سکنا)

لالہ کو وادی' پہاڑ اور دامن میں اگنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

۱۵۵ بشنود مردے کہ صاحب جستجو است
نغمہ را کوہنوز اندر گلواست

لغت : بشنود: سن لیتا ہے' سنتا ہے (شنیدن = سننا) صاحب جستجو: جستجو والا' تلاش کرنے والا' یہاں مراد صاحب باطن یا صاحب بصیرت (صاحب = مالک' والا + جستجو = تلاش (جستن = تلاش کرنا) نغمہ را: ایسے نغمے۔ کو: کہ جو' جو کہ

ک (کو + مخفف ہے کہ او کا) اندر گلو: گلے میں۔

صاحب جستجو انسان ایسا نغمہ بھی سن لیتا ہے جو ابھی گلے ہی میں ہے

برمزار سلطان محمود علیہ الرحمتہ

سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر۔

۱۵۶ خیزد از دل نالہ ہا بے اختیار آہ!
آہ شہرے کہ اینجا بود پار!

لغت : خیزد: اٹھتا ہے، اٹھتی ہے، نکلتا ہے (خاستن = اٹھنا) آں شہرے: وہ شہر جو (آں = وہ + شہرے = ایک شہر، خاص شہر + کہ = جو) پار: ماضی میں، لفظی معنی پچھلے برس۔

دل سے بے اختیار نالے سر اٹھانے لگتے ہیں کہ افسوس وہ شہر جو یہاں قدیم میں آباد تھا (کہاں گیا)

۱۵۷ آن دیار و کاخ و کو ویرانہ ایست
آں شکوہ وفال وفر افسانہ ایست

لغت : دیار: شہر اور محل اور کوچہ (دیار = رہنے کی جگہ، شہر، ملک + و = اور + کاخ = محل + و = اور + کو = کوچہ) ویرانہ: ایک ویران جگہ ہے (ویرانہ اے + ایک ویران جگہ + است = ہے) شکوہ: شان اور عظمت اور شوکت۔ شکوہ = شان، دبدہ = و = اور + فال = نشانہ، علامت یہاں مراد عظمت + و = اور فر = شوکت، بھڑک) افسانہ ایست: ایک افسانہ ہے، قصہ کہانی رہ گیا، ہے اب وہ پہلے والی بات نہیں رہی۔

وہ شہر اور محل اور کوچے سب ویرانے کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ وہ شان و شوکت اب قصہ کہانی بن گئی ہے۔

۱۵۸ گنبدے! در طوف او چرخ بریں
تربت سلطان محمود است ایں!

لغت : طوف او: اس کے گرد چکر کاٹنے، طواف کرنے (طوف= مخفف ہے، طواف کا، کسی چیز کے گرد چکر لگانا+ او= اس کے، اس کا، وہ) تربت: سلطان محمود کی قبر ہے، مزار ہے (تربت= قبر= مزار+ سلطان محمود)

ایک گنبد ہے جس کے طواف میں آسمان (مصروف ہے) یہ سلطان محمود کی قبر ہے۔

۱۵۹ آنکہ چوں کودک لب از کوثر بشست
گفت در گہوارہ نام او نخست

لغت : کودک: بچہ لب از: کوثر سے یہاں مراد، دودھ ہے، دودھ سے ہونٹ دھوئے یعنی جو بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہے (لب= ہونٹ+ از= سے+ کوثر= بہشت کی ایک ندی کا نام+ بشست= دھویا۔ شُستن= دھونا) اس نے کہا (گفتن= کہنا، بولنا) گہوارہ: جھولا نام او: اس (محمود) کا نام (نام+ او= اس کا) نخست: (نوٹ= یہ شعر فردوسی کے اس شعر سے ماخوذ ہے: چو کودک لب از شیر مادر بشست بگہوارہ محمود گوید نخست۔

وہ (محمود کہ) جب کوئی بچہ دودھ سے اپنے ہونٹ دھوتا تو جھولے میں سب سے پہلے اس (محمود) کا نام لیتا۔

۱۶۰ برق سوزاں تیغ بے زنہار او
دشت و در لرزندہ از یلغار او

لغت : برق سوزاں: جلا دینے والی بجلی (برق= بجلی+ سوزاں+ جلا دینے والی (سوختن، جلانا، جلنا) تیغ بے: اس کی زبردست کاٹ والی تلوار (تیغ= تلوار+ بے زنہار= جس سے پناہ نہ مل سکے، جس کی کاٹ سے بچا نہ جا سکے در: درہ، دو پہاڑوں کے درمیان راستہ زادہ: لرزنے والا کانپنے والا (لرزیدن= کانپنا= کانپنا، لرزنا) یلغار او: اس کا حملہ۔

اس کی بے زنہار تلوا، جلا دینے والی بجلی تھی اور اس کی یلغار سے دشت اور درے لرز اٹھتے تھے۔

۱۶۱ زیر گردوں آیت اللہ را نقش

قدسیاں قرآں سرا بر تربتش

لغت : آیت اللہ: اللہ کی نشانی (آیت = نشانی، علامت + اللہ) را-تش: اس کا پرچم (رایت = پرچم، جھنڈا + ش = اس کا)

آسمان کے نیچے اس کا پرچم اللہ کی نشانی تھا۔ فرشتے اس کی قبر پر قرآن خوانی کرتے ہیں۔

۱۶۲ شوخی فکرم مرا از من ربود

تا نبودم در جہان دیر و زود

لغت : شوخی فکرم: میرے فکر کی شوخی، مراد میرے تخیل کی پرواز (شوخی + تیز، بے باکی + فکرم = میرا تخیل، میرا فکر) از من بود: مجھ سے چھین کر لے گئی، میں تخیل کی دنیا میں کھو گیا (از = سے + من = میں، مجھ + ربود = اچک کر لے گئی (ربودن = اڑا لے جانا، اچک کر لے جانا) تانبودم: یہاں تک کہ میں نہ تھا (تا = یہاں تک کہ، تک + نہ + بودم = میں تھا) جہان: جلد اور دیر کی دنیا، یہ دنیا جہاں صبح و شام، آج اور کل یعنی وقت کا چکر ہے (جہان + دی + و = اور + زود = جلدی، دیر کی ضد)

میں اپنے تخیلات کی دنیا میں کچھ ایسا کھو گیا کہ پھر مجھے اس دنیائے دیر و زود کی خبر ہی نہ رہی۔

۱۶۳ رخ نمود از سینہ ام آں آفتاب

پردگیہا از فروغش بے حجاب

لغت : رخ نمود: ظاہر ہوا، طلوع ہوا، چہرہ دکھایا (رخ = چہرہ + نمود = دکھایا (نمودن = دکھانا) از سیہ ام: میرے دل سے، میرے سینے سے (سینہ ام = میرا سینہ) پردگیہا: پردگی کی جمع، وہ اشیاء وغیرہ جو پوشیدہ ہوں، اسرار، اسرار کائنات از فروغش: اس کی روشنی سے۔

میرے سینے (دل) سے ایک ایسا آفتاب ظاہر ہوا جس کی روشنی سے پوشیدہ چیزیں بے نقاب ہو گئیں۔

۱۶۴ مہر گردوں از جلالش در رکوع

از شعاعش دوش می گردد و طلوع

لغت : مہر گردوں: آسمان کا سورج از: اس کے دبدبے سے در رکوع: رکوع میں، یہاں مراد سرنگوں، یعنی اس کی عظمت کا معترف ہے، اس سے ڈرتا ہے دوش: گذری ہوئی رات، یہاں مراد ماضی، قدیم زمانہ۔

آسمان کا آفتاب اس کے دبدبے کے آگے سرنگوں ہے۔ اس کی شعاع سے ماضی طلوع ہو جاتا ہے۔

۱۶۵ وارہیدم از جہان چشم و گوش
فاش چوں امروز دیدم صبح دوش

لغت : وارسیدم: میں نجات پا گیا، میں آزاد ہو گیا (وار ہیدن= آزاد ہونا، رہا ہونا) جہان: مادی دنیا، یہ دنیا (جہان+ چشم= آنکھ+ و= اور+ گوش= کان، مراد جس کا تعلق جسم یا مادے سے ہے) صبح دوش: گذرے ہوئے کل کی صبح، مراد زمانہ ماضی قدیم دور (صبح+ دوش= گذشتہ رات، کل)

میں اس مادی دنیا سے بہت دور نکل گیا جہاں میں نے ماضی کی صبح کو حال کی صورت میں واضح طور پر دیکھا۔

۱۶۶ شہر غزنین! یک بہشت رنگ و بو
آبجوہا نغمہ خواں در کاخ و کو

لغت : یک بہشت: رنگ اور خوشبو کی ایک بہشت، ایسی جگہ جہاں رنگ برنگے اور خوشبو دار پھول بکثرت کھلے ہوں نغمہ خواں: نغمہ خوانی کرنے والی، نغمے الاپنے والی، پانی کے گرنے اور بہنے کی آواز کو نغمہ بے تشبیہ دی۔

غزنین کا شہر رنگ اور خوشبو کی ایک بہت ہے جس کے گلی کوچوں اور محلات میں ندیاں نغمہ ریز ہیں۔

۱۶۷ قصر ہائے او قطار اندر قطار
آسماں باقبہ ہایش ہم کنار

لغت : ہم کنار: اس کے برجوں کے ساتھ، اس کے کلسوں کے ساتھ (با= ساتھ+ قبہ ہا= قبہ کی جمع، بمعنی کلس، برج، گنبد+ ش= اس کے) باقبہ

ہالش: ہم پہلو، بغلگیر، ہم آغوش، یہاں مراد بلندی میں آسمان کے برابر۔

اس میں قطار در قطار محل ہی محل ہیں۔ اس کے برج بلندی میں آسمان کی ٹکر کے ہیں۔

۱۶۸ نکتہ سنج طوس را دیدم ببزم
لشکر محمود را دیدم برزم

لغت : نکتہ سنج: طوس کے نکتہ سنج کو (نکتہ سنج= گہری باتیں کہنے والا، دانشور، فلسفی (سنجیدن= تولنا، جانچنا)+ طوس= ایران کا ایک شہر، نکتہ سنج طوس مراد فردوسی سوطی جو اپنے شاہنامہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ شاہنامہ میں ساٹھ ہزار اشعار ہیں+ را= کو) دیدم: میں نے دیکھا ببزم: محفل میں (بہ= میں+ بزم= محفل، مراد یہ کہ عالم خواب میں چونے سے محفل میں شعر پڑھتے دیکھا) برزم: جنگ میں (بہ= میں+ رزم= لڑائی، جنگ، یعنی عالم خواب میں میں نے محمود کے لشکر کو برسرپیکار دیکھا) حضرت علامہ نے اس انداز میں فردوسی کی شاعرانہ عظمت اور محمود کے لشکر کی جنگجوئی اور دلیری کی طرف گویا اشارہ کیا ہے۔

میں نے محفل میں طوس کے نکتہ سنج (فردوسی طوسی) کو دیکھا میں نے جنگ میں محمود کے لشکر کو دیکھا ہے۔

۱۶۹ روح سیر عالم اسرار کرد
تا مرا شوریدہ بیدار کرد

لغت : سیر: بھیدوں کی دنیا کی سیر کی، جو باتیں پوشیدہ تھیں انہیں صاف دیکھا، عالم باطن کو دیکھا (سیر= گردش+ عالم= دنیا+ اسرار= سر کی جمع بمعنی بھید، راز، خفیہ اور پوشیدہ بات یا چیز)+ م کرد= کی (کردن= کرنا) شوریدہ: ایک دیوانہ ایک سرپھرا (شوریدن= آشفتہ ہونا، پریشان طبع ہونا)

(میری) روح عالم اسرار میں گھومتی پھرتی رہی تا آنکہ مجھے ایک دیوانے نے جگا دیا۔

۱۷۰ آں ہمہ مشتاقی و سوز و سرور

در سخن چوں رند بے پروا جسور

لغت : مشتاقی و: آرزو مندی اور سوز اور مستی (مشتاقیں آرزو مندی' شوق+ و= اور+ سوز= تڑپ' گداز' دل کی ایک خاص کیفیت (سوختن= جلنا' جلانا)+و اور+ سرور= نشہ' مستی' فرحت) رند: بے فکر رند' لا ابالی رند (رند= لفظی معنی ایسا شخص جو شریعت کی باتوں کو جانتے ہوئے بھی ان پر عمل پیرا نہ ہو' بے قید' بے باک' زیرک' لا ابالی+ بے پروا= جسے کسی چیز کا خیال نہ ہو' بے توجہ' غافل جسور: جسارت کرنے والا' بے باک' نڈر' دلیر۔

وہ دیوانہ سراپا سوز و مستی اور عشق تھا۔ باتوں میں وہ ایک لا ابالی رند کی طرح دلیر تھا۔

۱۷۱ تخم اشکے اندراں ویرانہ کاشت
گفتگو ہا با خدائے خویش داشت

لغت : اندر: اس ویرانے میں کاشت: بہائے' بوئے (کاشتن= بونا یہاں مراد بہانا) باخدائے: اپنے خدا کے ساتھ داشت: کیں' رکھیں (داشتن= رکھنا' یہاں محاورے میں گفتگو داشتن یعنی باتیں کرنا)

اس نے اس ویران جگہ پر آنسو بہائے (اور) اپنے خدا سے باتیں کیں۔

۱۷۲ تا نبودم بیخبر از راز او
سوختم از گرمی آواز او

لغت : نبودم: میں نہ تھا سوختم: میں تڑپ اٹھا' میں جل اٹھا (سوختن= جلنا' جلانا) از گرمی: اس کی آواز کے سوز سے (از= سے+ گرمی= سوز' تپش+ آواز+ او= اس کی)

چونکہ میں اس کے حال سے بے خبر نہ تھا اس لیے اس کی آواز کے سوز سے میں تڑپ اٹھا۔

مناجات مرد شوریدہ در ویرانہ غزنی

دیوانے آدمی کی غزنی کے ویرانے میں خدا کے حضور فریاد۔

مناجات: دیوانے آدمی کی مناجات (مناجات= فریاد' دعا' خدا کے حضور عجز کے ساتھ کوئی التجا کرنا+ مرد= آدمی+ شوریدہ= سر پھرا' دیوانہ (شوریدن= آشفتہ ہونا' دیوانہ ہونا' غوغا کرنا)

۱۷۳ لالہ بہریک شعاع آفتاب
دارد اندر شاخ چندیں پیچ و تاب

لغت : بہریک: سورج کی ایک کرن کے لیے دارد: رکھتا ہے (داشتن= رکھنا' یہاں ترکیب پیچ و تاب داشتن بمعنی پیچ و تاب کھانا شاخ میں چندیں: بہت سے پیچ و تاب' بہت زیادہ اضطراب اور بے چینی چندیں= بہت' بہت زیادہ' بکثرت+ پیچ= بل (پیچیدن= بل کھانا)= و= اور+ تاب= بل = تابیدن= بل کھانا' بل دینا)

لالہ سورج کی صرف ایک کرن کی خاطر خود کو شاخ میں بہت بے قرار اور مضطرب رکھتا ہے۔

۱۷۴ چوں بہار اور اکند عریان و فاش
گویدش جز یک نفس اینجا مباش!

لغت : عریاں: ننگا اور ظاہر' یعنی جب وہ شاخ پر کھل اٹھتا ہے گویدش: اس کو کہتا ہے' اسے کہا اتا ہے مباش: مت رک' مت ٹھہر (بودن= ہونا' یہاں مراد رکنا' ٹھہرنا)

جب موسم بہار میں وہ کھل کر باہر آجاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک لمحہ سے زیادہ مت ٹھہر۔

۱۷۵ ہر دو آمد یک دگررا ساز و برگ
من ندانم زندگی خوشتر کہ مرگ

لغت : ہم دو آمد: دونوں آئی ہیں یک دگررا: ایک دوسرے کے لیے ساز: ساز و سامان' یہاں مراد ربط و ضبط من ندانم: میں نہیں جانتا۔

دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ربط و ضبط ہے مجھے علم نہیں کہ زندگی بہتر ہے یا موت۔

۱۷۶ زندگی پیہم مصاف نیش و نوش
رنگ و نم امروز را از خون دوش

لغت : پیہم: مسلسل، لگاتار مصاف: زہر اور شہد کی جنگ، مراد بدی اور نیکی کی جنگ (مصارف= مصف کی جمع، صف باندھنے کی جگہیں، میدان جنگ، چونکہ پہلے لفظ پیہم آیا ہے اس لیے اس سے مراد مسلسل جنگ ہوگی+ نیش= ڈنک، زہر، بدی، غم+ و= اور+ نوش= شہد تریاق، نیکی، خوشی) رنگ و نم: چمک دمک، آب و تاب از خون: گذرے ہوئے کل کے خون سے (از= سے+ خون+ دوش= کل رات، گذرا ہوا کل)

زندگی نیکی اور بدی کی ایک مسلسل جنگ کا نام ہے۔ آج کی ساری چمک دمک کل کے خون سے ہے۔

۱۷۷ الاماں از مکر ایام الاماں
الاماں از صبح و از شام الاماں

لغت : از فکر: زمانے کے فریب سے از صبح: صبح و شام سے مراد تغیرات زمانہ۔

پناہ ہے زمانے کی حیلہ سازیوں سے، تغیرات زمانہ سے پناہ ہے، پناہ ہے۔

۱۷۸ اے خدائے نقشبند جان و تن
باتو ایں شوریدہ داردیک سخن

لغت : اے خدائے: اے جسم و جان کے صورت گر یعنی بنانے والے (اے+ خدا+ نقشبند= نقش باندھنے والا، نقاش، صورت گر، خالق (بستن= باندھنا)+ جان+ و= اور+ تن= جسم) ایں شوریدہ: یہ دیوانہ، یہ سر پھرا دارد: ایک بات کرتا ہے (دارد= رکھتا ہے، کرتا ہے)

اے جسم و جان کے صورت گر، یہ دیوانہ تجھ سے ایک بات کرنے کا خواہاں ہے۔

۱۷۹ فتنہ ہا بینم دریں دیر کہن

فتنہ ہا در خلوت و در انجمن

لغت : فتنہ ہا: فتنہ کی جمع، ہنگامے، جھگڑے، فساد، گڑبڑ دریں: اس پرانی دنیا میں، اس دنیا میں (دیر= مندر، کفار کی عبادت گاہ، یہاں مراد دنیا+ کہن= پرانی، پرانا) در خلوت: تنہائی میں اور محفل میں۔

میں اس پرانے مندر (دنیا) میں فتنے ہی فتنے دیکھ رہا ہوں، خلوت میں بھی فتنے ہیں اور جلوت میں بھی۔

۱۸۰ عالم از تقدیر تو آمدپدید
یا خدائے دیگر اورا آفرید

لغت : از: تیری قدرت سے (تقدیر، قدرت، اندازہ+ تو= تیری، تو) آمدپدید: ظاہر ہوئی، معرض وجود میں آئی (پدید آمدن ظاہر ہونا، وجود میں آنا) آفرید: پیدا کیا (آفریدن= پیدا کرنا)

یہ دنیا تیری قدرت سے معرض وجود میں آئی یا کسی دوسرے خدا نے اسے پیدا کیا۔

۱۸۱ ظاہرش صلح و صفا باطن ستیز
اہل دل را شیشہ دل ریز ریز

لغت : صلح و صفا: صلح و صفائی، پاکیزہ باطنی (صلح= صفائی، دوستی+ و= اور+ صفا= پاکیزگی، مراد باطن کا آلایشوں اور حرص و غرض سے پاک ہونا باطن: باطن جھگڑالو ہے، باطن میں غصہ ہی غصہ ہے۔ شیشہ دل: دل کا شیشہ، دل کے نازک ہونے کے سبب شیشہ دل کہا۔

اس کا ظاہر تو صلح و صفا سے آراستہ ہے لیکن باطن میں کرودھ ہی کرودھ ہے، جس کے سبب اہل دل کا شیشہ دل چور چور ہے۔

۱۸۲ صدق و اخلاص و صفا باقی نماند
آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

لغت : صدق: سچائی اور خلوص اور پاکیزگی باقی نماند: باقی نہیں رہی، ختم ہو گئی آن قدح: وہ پیالہ، وہ جام بشکست: ٹوٹ گیا (شکستن= ٹوٹنا، توڑنا) دوسرا

مصرع کے اس شعر سے ماخوذ ہے: آں قدح بشکست و آن ساقی نماند

صدق اور اخلاص اور صفا (جیسی خوبیاں) ختم ہو کے رہ گئی ہیں' وہ پیالہ ٹوٹ چکا اور ساقی نہیں رہا۔

۱۸۳ چشم تو بر لالہ رویان فرنگ
آدم از افسون شاں بے آب و رنگ

لغت : لالہ: یورپ کی حسیناؤں پر (بر= پر+ لالہ رویان= لالہ روک کی جمع' ایسا انسان جس کا چہرہ لالہ کے پھول کی طرح سرخ ہو' یہاں مراد حسینائیں+ فرنگ= انگریز' مراد یورپ از: ان کے سحر سے' ان کے حسن کی کشش کے باعث (از= سے+ افسوں= سحر' جادو' کشش+ شاں= ان کا) بے آب: جس میں کوئی چمک دمک نہ ہو' جس کے چہرے پر رونق نہ ہو۔

تیری توجہ تو یورپ کی لالہ فرنگیوں پر ہیں' جن کے سحر سے انسان بے خود اور بے رونق سا ہو کر رہ جاتا ہے۔

۱۸۴ از کہ گیرد ربط و ضبط ایں کائنات؟
اے شہید عشوہ لات و منات

لغت : از کہ: کسی سے حاصل کرتا ہے' کس سے چلتا ہے (ازں سے+ کہ= کس' کون+ گیرد= حاصل کرتا ہے' لیتا ہے (گرفتن= لینا' پکڑنا' حاصل کرنا) شہید: دیکھنے والا' اللہ کا ایک نام' گواہ شاہد ربط: نظم و نسق' انتظام' باہم مربوط ہونا' میل ملاپ اے شہید: اے لات اور منات کے شہید (شہید+ لات= عرب میں دور جاہلیت کے ایک بت کا نام جو خاص طور پر طائف کا بت تھا+ و= اور منات= یہ بھی ایک بت کا نام ہے جس کا تعلق ہذیل اور خزاعہ کے قبیلوں سے تھا۔ تاہم علامہ نے ان سے مصور کے نقوش مراد لیے ہیں جن سے نئی زندگی کا سراغ متا ہو) یہاں علامہ کی مراد یہ ہے کہ خدا کی توجہ تو بت پرستوں پر ہے پھر اس کائنات انتظام کیونکر چلے گا۔

اے لات و منات کے ناز و ادا کے شہید اس کائنات کا نظم و نسق کس سے چلے گا۔

۱۸۵ مرد حق آں بندہ روشن نفس
نائب تو در جہاں او بود و بس

لغت : آں: وہ روشن زندگی والا، جس میں تب و تاب تھی نائب: تیرا خلیفہ (نائب= خلیفہ، اسسٹنٹ+ تو= تیرا)

وہ مرد حق جو کبھی تیرا روشن نفس بندہ تھا فقط وہی اس دنیا میں تیرا خلیفہ تھا۔

۱۸۶ او بہ بند نقرہ و فرزند وزن
گر توانی سومنات او شکن

لغت : بہ بند: مال اور اولاد کے بکھیڑے میں گرفتار بہ= میں= بند= جال، بکھیڑا، نقرہ= چاندی یعنی مال و دولت+ و= اور+ فرزند= بیٹا+ و= اور+ زن= بیوی) گرتوانی: اگر تو کر سکے، اگر تجھ سے ممکن ہو توانستن= سکنا، کر سکنا) سومنات: ایک مشہور مندر جو گجرات کاٹھیاوار) میں اور شیو سے منسوب ہے۔ سوم کے لفظی معنی چاند کے ہیں اور نات بمعنی آقا ہے) اس کا سومنات (سومنات= شکن= توڑ، گرا (شکستن= توڑنا، گرانا)

(اب وہ) مال و دولت اور بال بچوں کے چکر میں گرفتار ہے، اگر تجھ سے ممکن ہے تو اس کا سومنات گرا۔

۱۸۷ ایں مسلماں از پرستاران کیست
در گریبانش یکے ہنگامہ نیست

لغت : از: کس کے عبادت گزاروں میں سے ہے، کس کی خدمت بجا لانے والوں سے ہے (ازں سے+ پرستاران= پرستار کی جمع بمعنی پرستش کرنے والے، خدمت گزار، غلام، باندی، نرس) کیست= کس کا ہے، کون ہے) در: اس کے گریبان یعنی سینے میں یکے: ایک بھی ہنگامہ کوئی جوش و ولولہ (ہنگامہ= شورہ، یہاں مراد جوش، جذبہ)

یہ مسلمان کس کے پرستار میں سے ہے کہ اس کے دل میں تو ایک بھی ولولہ نہیں۔

۱۸۸ سینہ اش بے سوز و جانش بے خروش
او سرافیل است و صور او خموش

لغت : جانش: اس کی روح ہنگامے سے خالی ہے سرافیل: اسرافیل ہے (ایک فرشتے کا نام جو قیامت کے دن صور پھونکے گا) صور: اس کا صور (صور ناقوس، سنکو، بگل)۔

اس کا دل سوز و گداز سے عاری اور اس کی روح جوش و جذبہ سے خالی ہے۔ وہ تو اسرافیل ہے لیکن اس کا صور بے آواز ہے۔

۱۸۹ قلب او نا محکم و جانش نژند
در جہاں کالاے او نا ارجمند

لغت : نامحکم: کمزور، جو ثابت قدم نہ ہو، ڈانواں ڈول جانش: اس کی روح افسردہ ہے (نژند = افسردہ، پژمردہ، غمگین) کالاے او: اس کا مال و متاع، اس کا مال تجارت) ناارجمند: بے وقعت، قیمت کے بغیر۔

اس کا دل ڈانواں ڈول اور اس کی جان پژمردہ ہے۔ اس دنیا میں اس کی متاع کوڑی کی بھی نہیں۔

۱۹۰ در مصاف زندگانی بے ثبات
دارد اندر آستین لات و منات

لغت : در: زندگی کی کشمکش میں، زندگی کی جدوجہد میں (مصاف = مصنف کی جمع، بمعنی صف باندھنے کی جگہیں، میدان جنگ، یہاں مراد جدوجہد، تگ و دو، کشمکش) صفات: بت (منات = مشہور بت، یہاں علامہ کی مراد مختلف چیزوں یا باتوں سے اس کی وابستگی ہے جیسے وطن پرستی یا نیشنلزم وغیرہ کہ یہ بھی ایک قسم کے بت ہیں۔)

زندگی کی جدوجہد میں اس کے پاؤں ڈگمگاتے ہیں۔ وہ اپنی آستین میں لات و منات رکھے ہوئے ہے۔

۱۹۱ مرگ راچوں کافراں داند ہلاک
آتش او کم بہا مانند خاک

لغت : چون: کافروں کی طرح داند: جانتا ہے (دانستن= جاننا) ہلاک: ہلاکت، موت، زندگی کا اختتام آتش او: اس کی آگ یعنی اس کا جذبہ اور ولوہ (آتش = آگ، جذبہ و ولولہ = او= اس کی کم بہا: جس کی کوئی قیمت نہ ہو۔

موت کو وہ کافروں کی طرح زندگی کا اختتام گردانتا ہے، اس کی آگ، خاک کی مانند تپش سے خالی ہے۔

۱۹۲ شعلہ از خاک او باز آفریں
آں طلب آں جستجو باز آفریں

لغت : باز آفریں: پھر پیدا کر (آفریں = پیدا کر (آفریدن = پیدا کرنا) مراد یہ کہ اس میں وہ پہلے والا جذبہ پیدا کر دے)۔

اس کی خاک سے پھر کوئی شعلہ پیدا کر دے۔ اس میں وہ پہلی سی جدوجہد کا جذبہ پھر پیدا کر دے۔

۱۹۳ باز جذب اندروں اورا بدہ
آں جنون ذوفنوں اورا بدہ

لغت : جذب: دل کا جذبہ، ولولہ (جذب= کشش، یہاں مراد جذبہ + اندروں) اورابدہ: اس کو دے، اس کو عطا کر آن: وہ خوبیوں اور ہنروں سے مالا مال جنون (آن= وہ+ جنون= لفظی معنی دیوانگی، علامہ کی اصطلاح میں کسی ارفع و اعلیٰ مقصد سے بھرپور وابستگی اور اس تک رسائی یا اس کے حصول کے لیے بے حد تگ و دو، جدوجہد + ذوفنون= بہت سے ہنروں والا، بہت سے فن جاننے والا، صاحب کمالات (ذو= والا، صاحب، مالک + فنون= فن کی جمع، ہنر= خوبی، کمال)

پھر اسے (پہلے والا) جذبہ و شوق عطا کر اور زبردست عشق و جنون سے اسے پھر سے نواز۔

۱۹۴ شرق را کن از وجودش استوار
صبح فردا از گریبانش بر آر

لغت : شرق: سرزمین مشرق کو کر از: اس کے وجود سے یعنی اس کے

ہاتھوں' اس کی قوت سے استوار: محکم' مضبوط' قوی صبح فردا: آنے والے کل کی صبح' مستقبل' آئندہ دور' بر آر: طلوع کر' باہر لا (بر آوردن= نکالنا' باہر لانا)

مشرق کو اس کے وجود سے استحکام و قوت دے' آنے والے کل کی صبح اس کے گریبان سے طلوع کر۔

۱۹۵ بحر احمر را بچوب او شگاف
از شکوہش لرزہ افگن بہ قاف

لغت : بحر احمر: بحیرہ احمر مراد ہے۔ اس میں حضرت موسیٰ سے متعلق ایک قرآنی تلمیح ہے۔ حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر جب سمندر پار کرنے لگے تو انہوں نے اپنا عصا اس میں مارا جس سے ان کے لیے راستہ بن گیا اور فرعون جو تعاقب کر رہا تھا وہیں غرق ہو گیا بچوب او: اس کے عصا سے افگن: برپا کر دے' ڈال دے۔ بہ قاف: قاف میں (قاف= مراد البرز کے پہاڑ یہ ایک سلسلہ کوہ ہے جو کوہ قفقاز کے پہاڑوں کے ساتھ متصل ہے۔

بحر احمر کو اس سے پھاڑ ڈال' اس کے دبدبے سے کوہ قاف میں زلزلہ برپا کر دے۔

قندھار و زیارت خرقہ مبارک

قندھار اور خرقہ مبارک کی زیارت۔

قندھار: ایران کا مشہور اور قدیم شہر جسے' مورخین کے مطابق اسکندر نے آباد کیا تھا اس کا پہلا نام سکندریہ تھا لیکن بعد میں گندھار یا قندھار کے نام سے مشہور ہوا۔ زیارت: خرقہ مبارک کی زیارت (خرقہ+ گدڑی مبارک= برکت والی+ زیارت= دیدار مراد حضور اکرمؐ کا خرقہ)

۱۹۶ قندھار آں کشور مینو سواد
اہل دل را خاک او خاک مراد

لغت : آن: وہ بہشت کا سا ملک یا علاقہ (آن= وہ+ کشور= ملک'

سلطنت' علاقہ + مینو = بہشت + سواد = سیاہی' شہر کی سیاہی جو دور سے نظر آتی ہے' آس پاس' فصیل) خاک مراد: مراد یا مقصد پورا ہونے کی سرزمین (خاک = مٹی' سرزمین + مراد = مطلب' مقصد' آرزو) یہاں مطلب ہے خاک شفا)

قندھار بہشت صورت علاقہ ہے۔ اس کی خاک اہل دل کے لیے خاک مراد کا درجہ رکھتی ہے۔

۱۹۷ رنگ ہا بوہا ہواہا آب ہا

آب ہا تابندہ چوں سیماب ہا

لغت : بوہا: بو کی جمع' خوشبوئیں خوشبودار' پھولوں کی کثرت مراد ہے ہواہا: ہوا کی جمع' پہاڑی علاقہ ہونے کے سبب ہر وقت ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ آبہا: آب کی جمع بمعنی پانی چشموں کی کثرت آبہا: آب کی جمع' یہاں محض پانی مرادی ہے تابندہ: چمکتا ہوا شفاف (تابیدن = چمکنا) چوں: سیمابوں کی طرح (سیماب (سیم = چاندی + آب = پانی یعنی آب سیم) کی جمع' بمعنی پارا)

(یہ علاقہ) رنگوں' خوشبوؤں' ہواؤں اور چشموں (کا علاقہ ہے) اس کے پانی پارے کی طرح شفاف ہیں۔

۱۹۸ لالہ ہا در خلوت کہسار ہا

نا رہا یخ بستہ اندر نارہا

لغت : نارہا: انار کی جمع' یہاں مراد پھل انار ہے یخ بستہ: برف میں ڈھکے ہوئے' برف میں بندھے ہوئے' یعنی برفباری کے بعد وہ برف میں چھپ جاتے ہیں (یخ = برف + بستہ = بندھے ہوئے' لپٹے ہوئے (بستن = باندھنا' لپٹنا) اندر: انار کے درختوں پر (اندر = می =' یہاں بمعنی پر + نار ہا + انار کی جمع' یہاں انار کے درخت مراد ہیں)

لالہ کے پھول اس کے پہاڑوں کی خلوت میں بکثرت کھلے ہیں۔ انار کے درختوں پر برف سے ڈھکے انار کثرت سے ہیں۔

۱۹۹ کوئے آن شہر است مارا کوے دوست

ساربان بربند محمل سوئے دوست

لغت : مارا: ہمارے لیے کوے: دوست کی گلی' ایسی گلی جو بہت عزیز ہو بربند محمل: محمل باندھ' محمل کس (بربندن باندھ' کس (بر بستن = باندھنا' یہاں رکھنا' یا کسنا)= محمل = کجاوہ' ہودہ)

اس شہر کا کوچہ ہمارے لیے محبوب کا کوچہ ہے۔ اے ساربان محبوب کی طرف چلنے کے لیے اونٹ پر کس۔

۲۰۰ می سرایم دیگر از یاران نجد
از نوائے ناقہ را آرم بوجد

لغت : می سرایم: میں گاتا ہوں (سرائیدن= گانا) ازیاران: نجد کے یاروں سے متعلق (از= سے' یہاں مراد سے متعلق+ یاراں+ جو یار کی جمع یا دوست' احباب+ نجد= ایک شہر کا نام' مجنوں کا وطن آرم: وجد میں لاتا ہوں' رقص میں لاتا ہوں۔

میں پھر یاران نجد کے بارے میں گیت گاتا ہوں اور خاص نغمے (حدی) سے اونٹنی کو وجد میں لاتا ہوں۔

غزل

۲۰۱ از دیر مغاں آیم بے گردش صہبا مست
در منزل لا بودم از بادہ الا مست

لغت : مغاں: مغ کی جمع' آتش پرستوں کا روحانی پیشوا' یہاں مراد میخانہ معرفت کا ساقی' مرشد) در: میں لا کی منزل میں تھا (لا= نہیں' کلمہ طیبہ کا ایک جز' یعنی غیر اللہ کی نفی+ بودم= میں تھا) الا کی شراب سے مست (الا= مگر' کلمہ طیبہ کا ایک جز' مراد صرف اللہ ہی معبود ہے' مطلب یہ کہ اللہ ہی کو حکم مطلق جاننے کے بعد جب آدمی کسی اور کے آگے نہیں جھکتا' اور اس کی نفی کرتا ہے تو پھر وہ الا کے مقام پر پہنچ جاتا ہے+ مست= بے خود)

میں پیر مغاں کے دیر (میخانے) سے شراب پیئے بغیر ہی بحالت مستی

آرہا ہوں۔ میں "لا" کی منزل میں "الا" کی شراب سے مست تھا۔

۲۰۲ دانم کہ نگاہ او ظرف ہمہ کس بیند
کرداست مرا ساقی از عشوہ و ایما مست

لغت : دانم: میں جانتا ہوں کہ ظرف: ہر کسی کا ظرف، ہر کسی کا حوصلہ، ہر کسی کی اہلیت (ظرف = اہلیت، برتن، ہمہ + سب، ہر + کس = کوئی) از عشوہ: ناز و ادا اور اشاروں سے۔

مجھے علم ہے کہ اس کی نگاہ ہر کسی کا ظرف دیکھ لیتی ہے (اسی بنا پر) ساقی نے مجھے اپنے عشوہ اور اشاروں سے بے خود بنا دیا ہے۔

۲۰۳ وقت است کہ بکشایم میخانہ رومی باز
پیران حرم دیدم در صحن کلیسا مست

لغت : وقت است: اب وقت آگیا ہے کہ، وقت ہے کہ بکشایم: میں کھول دوں (کشادن = کھولنا) میخانہ: پھر سے رومی کا شراب خانہ، یعنی پھر سے مولانا روم کے افکار پھیلاؤں (میخانہ = مے + خانہ + رومی = مولانا روم، جنس حضرت علامہ نے اپنا مرشد کہا ہے) پیران: حرم کے پیروں کو مراد مسلمانوں کو در صحن: کلیسا کے صن میں (کلیسا = گرجا، مراد یہ کہ مسلمان، فرنگی تہذیب اور فرنگی افکار میں خود کو کھو رہا ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ میں مولانا روم کا میخانہ پھر سے کھول دوں۔ میں نے پیران حرم کو کلیسا کے صحن میں بدمست دیکھا ہے۔

۲۰۴ این کار حکیمے نیست، دامان کلیمے گیر
صد بندہ ساحل مست یک بندہ دریا مست

لغت : ایں کار: یہ کسی صاحب دانش و حکمت کے بس کا روگ نہیں۔ داماں: کسی کلیم کا دامن تھام (داماں = دامن + کلیمے = ایک یا خاص کلیم، لفظی معنی باتیں کرنے والا، حضرت موسیٰ کا لقب کلیم اللہ، یہاں مراد مرد درویش، احوال و اسرار باطن سے پوری طرح آگاہ، اللہ کا خاص بندہ + گیر = پکڑ، تھام (گرفتن = تھامنا، پکڑنا) صد: ساحل مست سو آدمی (صد = سو + بندہ =

غلام، بندہ + ساحل مست = جو ساحل پر عالم کیف میں ہو، یہاں مراد ارباب عقل و خرد، فلسفی وغیرہ یک: ایک دریا مست بندہ دریا مست = جو سمندر کے اندر عالم کیف میں ہو، مراد صاحب عشق، مرد قلندر وغیرہ) اس مصرے میں افضل یا برتر کا مفہوم پوشیدہ ہے۔

یہ کسی فلسفی یا دانش مند کے بس کی بات نہیں ہے (اس کے لیے) کسی کلیم کا دامن تھام۔ (کیونکہ) ساحل پر عالم کیف میں ڈوبے ہوئے سو مستوں کے مقابلے میں ایک دریا مست کہیں افضل ہے۔

۲۰۵ دل را بچمن بردم از باد چمن افسرد
میرد بہ خیابانہا ایں لالہ صحرا مست

لغت : دل: میں دل کو چمن میں لے گیا (بردم = میں لے گیا (بردن = لے جانا) از باد: وہ چمن کی ہوا سے مرجھا گیا (افسردہ = مرجھا گیا، وہ بجھ گیا (افسردن = مرجھا جانا، بجھ جانا، پژمردہ ہونا) میرد: پلواڑیوں میں مرجھا جاتا ہے (میرد = مرتا ہے، مرجھا جاتا ہے، بجھ جاتا ہے (مردن = مرنا) + بہ = میں + خیا بنہا = خیابان کی جمع، بمعنی کیاری، پھلواڑی، جدید فارسی میں سڑک کو کہتے ہیں، جیسے خیابان اقبال یعنی اقبال روڈ) لالہ: صحرا مست لالہ، وہ گل لالہ جو صحرا میں مگن ہو (لالہ + صحرا مست یعنی) مست صحرا) چمن سے مراد جدید تہذیب کی ظاہری چکا چوند اور صحرا سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی و عشق کا راستہ، اسلام کا ابتدائی زمانہ۔

میں دل کو چمن میں لے گیا (وہ کھلنے کی بجائے) الٹا چمن کی ہوا سے پژمردہ سا ہو گیا صحرا میں مست رہنے والا یہ لالہ (میرا دل) پھلواڑیوں میں مرجھا کے رہ جاتا ہے۔

۲۰۶ از حرف دل آویزش اسرار حرم پیدا
دی کافر کے دیدم در وادی بطحا مست

لغت : از حرف: اس کی دل آویز باتوں سے (حرف = بات + دل آویز = لفظی معنی دل سے لٹکنے والی، مراد دل کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی، دلچسپ

(آویختن= لٹکنا' لٹکانا)+ ش= اس کی) اسرار: حرم کے بھید' مراد مرد مومن کے سے جذبات و کیفیات (اسرار= سر کی جمع' بھید+ حرم= چار دیواری' حرم کعبہ' مراد اسلام) کافر کے: ایک کافر' اس میں کی تصغیر کا ہے' لیکن بعض مرتبہ لاڈ یا عزت و احترام کے لیے بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ یہاں موخر الذکر معنوں میں ہے۔ مراد اقبال ہیں بطحا کی وادی میں۔

اس کی دل آویز باتوں سے حرم کے اسرار ظاہر تھے۔ کل میں نے بطحا کی وادی میں ایک کافر کو بے خودی کے عالم میں دیکھا۔

۲۰۷ سینا است کہ فاران است یارب چہ مقام است این
ہر ذرہ خاک من چشمے است تماشا مست

لغت : سینا: سینا ہے وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے خدا سے اپنا جلوہ دکھانے کی عرض کی تھی) فاران: مسلمانوں کے نزدیک مکہ معظمہ کا پہاڑی علاقہ' تورات میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ فاران کے مقام سے تجلی کا ظہور ہو گا۔ علاقے کے بارے میں عیسائی مورخین کو مسلمانوں سے اختلاف ہے) ہر ذرہ) میری خاک کا ہر ذرہ' یہاں مراد میرا رواں رواں چشمے: ایک یا خاص آنکھ۔ تماشا: محو نظرہ' منظر میں کھوئی ہوئی۔

یہ کوہ سینا ہے یا فاران (کی چوٹی)' یارب آخر یہ کونسی جگہ ہے کہ یہاں تو میرا رواں رواں ایسی نگاہ بن گیا ہے جو نظارے میں کھو گئی ہے۔

۲۰۸ خرقہ آن برزخ لا یبغیان
دید مش در نکتہ لی خرقتان

لغت : برزخ: ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے یہ تجاوز نہیں کر سکتے (برزخ لا یبغیان سورۃ رحمٰن (۵۵:۲۰) کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: بینھما برزخ لا یبغیان ترجمہ پہلے دے دیا ہے) "لی خرقتان": کی عملی صورت میں (در= میں+ نکتہ+ گہری اور باریک بات' یہاں سیاق و سباق کے مطابق عملی صورت کے معنیٰ دیتا ہے+ "لی خرقتان" اشارہ ہے اس حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف: لی خرقتان الفقر

وا لجهاد یعنی میرے دو لباس ہیں فقر اور جہاد)

وہ جو برزخ لا یبغیان کی گدڑی ہے اسے میں نے لی خرقتاں کے نکتہ (عمل صورت) میں دیکھا۔

۲۰۹ دین او آئین او تفسیر کل
در جبین او خط تقدیر کل

لغت : حضور کا دین (دین + او = اس کا' وہ) حضور کا آئین (آئین دستور' ضابطہ حیات) تفسیر کل: کل کی تفسیر (تفسیر = تشری' تفصیل + کل = تمام') در جبین: یعنی حضور کی پیشانی پر۔

حضور کا دین حضور کا آئین کل کی تفسیر و تشریح اور حضورؐ کی پیشانی پر تقدیر کل کی لکیر ہے۔

۲۱۰ عقل را او صاحب اسرار کرد
عشق را او تیغ جوہر دار کرد

لغت : او: حضور نے' وہ صاحب: صاحب اسرار دیا' عشق کے مرتبہ و مقام پر نیچا دیا (صاحب = مالک' والا + اسرار = سر کی جمع بمعنی بھید' راز یہاں مراد صاحب عشق' یہ واضح ہے کہ علامہ کا نظریہ عشق عام مفہوم سے ہٹ کر ہے۔ ان کا یہ اردو شعر اس کی وضاحت کرتا ہے: بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق۔ عقل ہے محو تمشا بے لب بام ابھی تیغ: چمکدار تلوار بنا دیا' مراد کاٹ والی تلوار۔ بنا دیا (تیغ = تلوار + جوہر دار = آب و تاب والی' کاٹ دار (داشتن = رکھنا)

حضورؐ نے عقل کو صاحب اسرار بنا دیا عشق کو حضورؐ نے زبردست کاٹ والی تلوار بنا دیا۔

۲۱۱ کاروان شوق را او منزل است
ماہمہ یک مشت خاکیم او دل است

لغت : منزل: پڑاؤ ہے' پڑاؤ کی حیثیت رکھتا ہے (منزل = پڑاؤ' رکنے یا ٹھہرنے کی جگہ' اترنے کی جگہ) ماہمہ: ہم سب یک مشت: خاک کی ایک مٹھی

ہیں او: وہ حضورؐ

عشق کے قافلے کے لیے حضورؐ کی ذات گرامی ایک پڑاؤ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم سب ایک مٹھی خاک ہیں، وہ حضور دل ہیں۔

۲۱۲ آشکارا دیدنش آسرائے ماست

در ضمیرش مسجد اقصائے ماست

لغت : آشکارا: انہیںؐ کا آشکارا یعنی صاف طور پر دیکھنا (آشکارا= ظاہر صاف، روش، + دیدن= دیکھنا) اسراری: ہمارا اسراری ہے (اسراری= اشارہ ہے سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کی طرف: وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ (محمدؐ) کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک، جس کے گرد اگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں، لے گیا تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں۔ مسجد: ہماری مسجد اقصیٰ ہے (مسجد اقصا= یروشلم میں واقع ہے جس کی تعمیر ۶۹۰ء میں اختتام کو پہنچی+ غالباً" علامہ کی اس سے مراد معراج کے سلسلے میں بیت المقدس ہے کیونکہ اس جگہ میں تو معراج کے واقعے کے بعد تعمیر ہوئی ہیں۔

حضورؐ کو آشکارا دیکھنا ہماری معراج ہے حضورؐ کے ضمیر میں ہماری مسجد اقصیٰ ہے۔

۲۱۳ آمد از پیراہن او بوے او

داد مارا نعرہ اللہ ہو

لغت : از: حضورؐ کے لباس سے آئی (پیراہن= قمیض، لباس) بوے اوؐ: حضورؐ کی خوشبو (بو= خوشبو) نعرہ: اللہ ہو کا نعرہ (نعر+ اللہ ہو= اللہ ہی اللہ ہے)

حضورؐ کے لباس سے حضور کی خوشبو آئی۔ حضورؐ نے ہمیں اللہ ہو کا

نعرہ دیا۔

۲۱۴ با دل من شوق بے پروا چہ کرد
بادۂ پر زور بامینا چہ کرد

لغت : با دل: میرے دل کے ساتھ شوق: بے نیاز عشق (شوق= عشق+ بے پروا+ جسے کسی کی پروا نہ ہو' بے نیاز' مستغنی' غافل' بے فکر) چہ کرد: کیا کیا بادہ: تند و تیز شراب (بادہ= شراب+ پر زور= تند تلخ ایسی شراب جس میں نشہ زیادہ ہو) بامینا: یہاں شوق بے پروا کو تند شراب سے اور دل کو صراحی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

بے پروا عشق نے میرے دل کے ساتھ کیا کیا۔ تلخ شراب نے صراحی کے ساتھ کیا گیا۔

۲۱۵ رقصد اندر سینہ از زور جنون
تاز راہ دیدہ می آید بروں!

لغت : تا: تاکہ' اس حد تک کہ' یہاں تک کہ زراہ: آنکھوں کے راستے سے آید: باہر آتا ہے' باہر آئے۔

(میرا دل) سینے میں جنون کی شدت کے سبب رقص کر رہا ہے یا اس حد تک کہ وہ آنکھوں کے راستے باہر آنا ہی چاہتا ہے۔

۲۱۶ گفت من جبریلم و نور مبیں
پیش ازیں او را ندیدم ایں چنیں!

لغت : من: میں جبرئیل ہوں (من= میں+ جبریلم = جبرئیل ہوں= جبرائیل چار مقرب فرشتوں میں سے ایک جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لاتے تھے انہیں روح الامین بھی کہا جاتا ہے) ندیدم: میں نے نہیں دیکھا (دیدن= دیکھنا) این چنیں: اس طرح' اس صورت یا حالت میں (چنیں= جیسا' ایسا)

اس نے کہا میں جبرئیل ہوں اور آشکار انور ہوں۔ میں نے اس سے پہلے اسے اس صورت میں نہیں دیکھا۔

۲۱۷ شعر رومی خواند و خندیدو گریست
یا رب ایں دیوانہ فرزانہ کیست!

لغت : شعر: اس نے رومی کا شعر پڑھا (رومی= مولانا روم+ خواندن= پڑھنا) جیوانہ: ہوشمند دیوانہ (دیوانہ+ فرزانہ= صاحب عقل و خرد' ہوشمند) کیست: کون ہے۔

اس نے رومی کا شعر پڑھا پھر وہ پہلے ہنس دیا اور (بعد میں) رو پڑا۔ یا الٰہی یہ ہوش مند دیوانہ کون ہے!

۲۱۸ در حرم بامن سخن رندانہ گفت
از مے و مغ زادہ و پیمانہ گفت

لغت : سخن رندانہ: اس نے رندانہ باتیں کیں' رندوں کی سی باتیں کیں (سن= بانت' باتیں+ رندانہ لا ابالی انداز میں' آزاد منشی کے رنگ میں+ گفت= اس نے کیں' کہیں) ازمے: شراب اور مغ بچہ اور جام کی باتیں مجھ سے کہیں (مے= شراب+ و= اور+ منغ زادہ= مغ بچہ وہ خوبصورت لڑکا جو شراب خانے میں شراب پلاتا ہے' کم سن ساقی)

حرم میں اس نے مجھ سے رندانہ باتیں کیں۔ اس نے شراب' بچہ اور پیمانے کے بارے میں باتیں کیں۔

۲۱۹ گفتمش ایں حرف بیباکانہ چیست
لب فروبند این مقام خامشی است

لغت : گفتمش: میں نے اس سے کہا حرف: کیسی بیباکانہ باتیش ہیں (بیباکانہ= جس میں بے خوفی ہو' آزادی اور دلیری ہو+ چیست= کیسی ہیں' کیا ہے) لب: ہونٹ بند کر لے (لب+ فرو بستن= بند کر لینا) مقام: خاموشی کا مقام' ہے خاموشی کا محل ہے (مقام= جگہ' محل)

میں نے اس سے کہا کہ یہ کیسی بیباکانہ باتیں ہیں۔ ہونٹ بند کر لے' یہ تو خاموشی کا مقام ہے۔

۲۲۰ من زخون خویش پروردم ترا

صاحب آہ سحر کردم ترا

لغت : پروردم: میں نے پالا (پروردن= پالنا' پرورش کرنا) صاحب آہ: صبح اٹھ کر اللہ کے حضور گڑگڑانے والا' عاجزی کرنے والا (صاحب= مالک' اہل' والا+ آہ= یہاں مراد عاجزی اور فریاد+ سحر= صبح' یہاں مراد پچھلی رات)

میں نے تجھے اپنے خون سے پالا ہے' تجھے صاحب آہ سحر بنایا ہے۔

۲۲۱ بازیاب ایں نکتہ را اے نکتہ رس
عشق مرداں ضبط احوال است و بس

لغت : بازیاب: پالے' سمجھ لے' کھوئی ہوئی چیز کو پھر سے پا لے (بازیافتن= پھر سے پالینا کسی کھوئی چیز کا' سمجھ لینا) عشق: مردوں یعنی ارباب حق کا عشق: (عشق+ مرداں= مرد کی جمع' دلیر' شجاع' جنگجو' یہاں مراد اللہ والے' مردان حق ضبط احوال: احوال کا ضبط ہے' واردات قلبی کا اخفا ہے (ضبط= قابو' قابو میں رکھنا' ظاہر نہ ہونے دینا+ احوال= حال کی جمع' یہاں مراد واردات قلبی+ است= ہے)

اے دانا اس گہری بات کو ذہن میں ڈال لے کہ مردوں کا عشق واردات قلبی کا اخفا ہے اور بس۔

۲۲۲ گفت عقل و ہوش آزار دل است
مستی و وارفتگی کار دل است

لغت : آزار: دل کے لیے اذیت ہیں (آزار= تکلیف' اذیت) مستی: بے خودی اور شیفتگی (مستی+ و= اور+ وارفتگی= بے خودی' شیفتگی' اپنے آپ میں نہ رہنا۔وارفتن= بے خود ہونا)' یہاں مراد عشق و جنون ہے جو علامہ کا خاص موضوع ہے۔

اس نے کہا: عقل و ہوش تو دل کی اذیت کا سامان کرتے ہیں جبکہ دل بے خودی و سرمستی یعنی عشق و جنون کے مقام پر پہنچاتا ہے۔

۲۲۳ نعرہ ہا زد تا فتاد اندر سجود
شعلہ آواز او بود' او نبود

لغت : نعرہ ہا: اس نے نعرے مارے' اس نے نعرے لگائے فتاد: سجدے میں گر گیا (افتادن= گرنا) شعلہ: یہ اس کی آواز کی تپش تھی' یہ اس کی آواز کا شعلہ تھا۔ شعلہ' + آواز+ او= اس کی' وہ) اس نے نعرے لگائے' پھر سجدے میں گر گیا اس کی آواز کا شعلہ تھا' وہ خود نہیں تھا۔

بر مزار حضرت احمد شاہ بابا علیہ الرحمتہ موسس ملت افغانیہ

۲۲۴ تربت آں خسرو روشن ضمیر
از ضمیرش ملتے صورت پذیر

لغت : تربت: اس روشن دل بادشاہ کی قبر (خسرو= بادشاہ' ایک ایرانی بادشاہ کا نام+ روشن ضمیر= صاحب بصیرت' جس کا دل روشن ہو' صاحب کشف و کرامات) ملتے: ایک نئی قوم' ایک خاص قوم صورت: تشکیل پائی' وجود میں آئی (صورت= شکل' یہاں بمعنی وجود+ پذیر فتن= قبول کرنا' ذمے لینا' کسی کا استقبال کرنا)

یہ روشن دل بادشاہ کی قبر ہے۔ اس کے ضمیر سے ایک نئی قوم نے تشکیل پائی ہے۔

۲۲۵ گنبد او را حرم داند سپہر
با فروغ از طوف او سیمائے مہر

لغت : حرم: آسمان حرم جانتا ہے' آسمان بے حد احترام کا مقام گردانتا ہے (حرم= حرم کعبہ' یہاں مراد احترام+ دانستن= جاننا+ سپہر= آسمان) بافروغ: روشن' منور سیمائے مہر: سورج کی پیشانی۔

آسمان اس کی تربت کو حد درجہ کا احترام دیتا ہے۔ اس کے گرد چکر لگانے ہی سے خورشید کی پیشانی منور ہے۔

۲۲۶ مثل فاتح آں امیر صف شکن
سکہ زد ہم باقلیم سخن

لغت : مثل: فاتح کی طرح (مثل= مانند' طرح+ فاتح= مراد ترکی کے سلطان محمد ثانی فاتح جنہوں نے ۱۴۵۱ تا ۱۴۸۱ء حکومت کی۔ ۱۴۵۳ء میں انہوں

نے قسطنطنیہ فتح کیا جس سے آل عثمان کی دھاک بیٹھ گئی اور مشرقی روم کی سلطنت مٹ کے رہ گئی) آں امیر: اس امیر صف شکن نے (آں= اس + امیر= سردار، بادشاہ، سلطان + صف شکن= صفیں چیرنے والا، صفیں توڑنے والا، جنگجو (شکستن= توڑنا) سکہ زد: ایک سکہ ڈھالا مراد اپنا سکہ بٹھایا، اپنا لوہا منوایا (سکہ + زدن= مارنا، ڈھالنا) ہم: شاعری کی دنیا میں بھی (ہم= بھی + بہ= میں + اقلیم سلطنت، دنیا، پرانے جغرافیہ دانوں نے دنیا کو سات اقلیموں میں تقسیم کیا ہے)

(فاتح قسطنطینہ) سلطان محمد فاتح کی طرح اس صف شکن نے شاعری کی دنیا میں بھی اپنا لوہا منوالیا۔

۲۲۷ ملتے را داد ذوق جستجو
قدسیاں تسبیح خواں بر خاک او

لغت : داد: اس نے پیدا کیا، اس نے (دادن= دینا، یہاں مراد پیدا کیا) ذوق) جستجو کا ذوق، تجسّس کا ذوق (ذوق= حظ، لطف یہاں مراد ایک خاص کیفیت، لگن، وابستگی + جستجو= تلاش، تجسّس، مراد نت نئی راہیں تلاش کرنا) بر: اس کی تربت پر (بر= پر + خاک= قبر، قربت + او= اس کی)

اس نے ایک قوم میں طلب و جستجو کا ذوق پیدا کیا۔ فرشتے اس کی تربت پر تسبیح خواں ہیں۔

۲۲۸ از دل و دست گہر ریزے کہ داشت
سلطنت ہا برد و بے پروا گذاشت

لغت : دل و: دل اور موتی لٹانے والا ہاتھ (دل + و= اور + دست گہریز= موتی گرانے یا لٹانے والا ہاتا سلطنت ہا: اس نے دل کی سلطنتیں فتح کیں (سلطنت کی جمع + بردن= لے جانا، فتح کرنا) یہاں مراد محبت و خلوص سے دل جیتنے بے پروا: بے نیازی سے بسر کی (گذاشتن= چھوڑنا یہاں مراد بسر کرنا طے کرنا، عبور کرنا)

اپنے دل اور اپنے موتی لٹانے والے ہاتھوں سے اس نے دل کی سلطنتوں کو فتح کیا اور خود بے نیازی کی زندگی بسر کی۔

۲۲۹ نکتہ سنج و عارف و شمشیر زن
روح پاکش با من آمد در سخن

لغت : نکتہ: گہری باتیں کرنے والا، کہنے والا، فہم و فراست کا مالک (نکتہ = باریک اور گہری بات + سنجیدن = تولنا، جانچنا) شمشیر: تلوار چلانے والا، جنگجو، دلیر آمد سخن: باتیں کرنے لگی، مخاطب ہوئی، گویا ہوئی۔

وہ فہم و فراست کا مالک، ایک عارف اور جنگجو تھا اس کی پاک روح مجھ سے گویا ہوئی۔

۲۳۰ گفت می دانم مقام تو کجاست
نغمہ تو خاکیاں را کیمیا ست

لغت : گفت: اس نے کہا، وہ (روح) بولی می دانم: میں جانتی ہوں، میں جانتا ہوں (دانستن = جاننا) مقام تو: تیرا مقام، تیرا مرتبہ کجاست: کہاں ہے، یعنی جیسا تیرا مرتبہ ہے (کجا = کہاں) نغمہ تو: تیرا نغمہ، مراد تیرے اشعار (نغمہ = گانا، مراد شعر خاکیاں را: انسانوں کے لیے (خاکیاں = خاکی کی جمع، بمعنی انسان)

اس نے کہا: مجھے تیرے مقام و مرتبہ کا علم ہے۔ تیرے اشعار انسانوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

۲۳۱ خشت و سنگ از فیض تو دارائے دل
روشن از گفتار تو سینائے دل

لغت : خشت: اینٹ اور پتھر، مراد ایسے لوگ جو گرمی و ہنگامہ زندگی سے دور ہیں، ذوق جستجو سے عاری (خشت = اینٹ + و = اور + سنگ = پتھر) دارائے: دل رکھنے والا، اہل دل، صاحب دل (داشتن = رکھنا + دل) از: تیری باتوں سے، تیرے شعروں سے (گفتار = بات، شعر) سینائے: دل کا سینا (سینا = مشہور پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے اپنا جلوہ دکھانے کی عرض کی تھی + دل)

ذوق جستجو سے عاری لوگ تیرے فیض سے اہل دل بن گئے۔ تیری گفتار (اشعار) سے دلوں کا سینا روشن ہے۔

۲۳۲ پیش ما اے آشنائے کوئے دوست
یک نفس بنشین کہ داری بوئے دوست

لغت : اے: اے دوست کے کوچے کے واقف یک نفس: ایک لمحہ (بیٹھ (نشستن = بیٹھنا) کہ داری) کہ تو رکھتا ہے' کہ تجھ میں ہے (داشتن = رکھنا)

اے دوست کے کوچے کے آشنا تھوڑی دیر کے لیے ہمارے پاس بیٹھ کہ تجھ سے دوست کی خوشبو آتی ہے۔

۲۳۳ اے خوش آن کو از خودی آئینہ ساخت
وندر آں آئینہ عالم را شناخت

لغت : خوش: وہ خوش نصیب ہے جس نے (خوش = اچھا' یہاں مراد خوش نصیب) آئینہ: آئینہ بنایا' آئینہ تیار کیا (ساختن = بنانا' تیار کرنا) وندر: اور اس آئینے میں عالم: دنیا کو یعنی دینا کی حقیقت کو جان لیا (شناختن + پہچانا)

وہ بڑا ہی صاحب بخت ہے جس نے خودی کا آئینہ تیار کیا اور اس آئینے میں اس نے دنیا کی حقیقت کو پہچان لیا۔

۲۳۴ پیر گردید ایں زمین و ایں سپہر
ماہ کور از کور چشمیہائے مہر

لغت : پیر گردید: بوڑھا ہو گیا' بوڑھی ہو گئی (پیر = بوڑھا' بوڑھی + گردیدن = پھرنا' ہو جانا) سپہر) آسماں کور: اندھا' تاریک کور: سورج کے ڈھیٹ پن سے (کور چشمیہا = کور چشمی کی جمع' بمعنی اندھا پن + مہر = سورج)

یہ زمین اور یہ آسماں بوڑھے ہو چکے ہیں' چاند' سورج کے اندھے پن کے باعث تاریک ہو گیا ہے۔

۲۳۵ گرمی ہنگامہ می بایدش
تا نختیں رنگ و بو باز آیدش

لغت : گرمی: جوش و ولوہ کی تزی (گرمی = شدت' تپش' تیزی + ہنگامہ + جوش و ولولہ) می بایدش: اسے چاہیے' اسے ضرورت ہے (بایستن = لازم ہونا' ضروری ہونا) نختیں: پہلا سا' پہلی سی رنگ و بو: چمک دمک' رونق' آب و

تاب باز آید ش: اسے پھر مل جائے' اس کے پاس لوٹ آئے (باز = پھر' دوبارہ + آمدن = آنا)

اسے اب بے حد جوش ولولہ کی ضرورت ہے تاکہ اس (دنیا) میں وہ پہلی سی رونق اور آب و تاب عود کر آئے۔

۲۳۶ بندہ مومن سرافیلی کند
بانگ او ہر کہنہ را برہم زند

لغت : بندہ: بندہ مومن یا مرد مومن سے علامہ کی مراد انسان کامل ہے' جو مرد حق ہے اور اس کی زندگی اور موت سب لا الہ کی تفسیر ہیں۔ سرافیلی: اسرافیلی کرنا (اسرافیلی = حضرت اسرافیل کا کام وہ حضرت اسرافیل قیامت کے روز صور پھونک کر قیامت کا اعلان کریں گے اس سے پوری کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے گی + کردن = کرنا) بانگ او: اس کی آواز ہر کہنہ را: ہر قدیم شے کو برہم) تہ و بالا کر دیتی ہے (برہم = اوپر نیچے' تہ و بالا' درہم برہم + زدن مارنا' کرنا)

بندہ مومن حضرت اسرافیل کی طرح صور پھونکتا ہے جس کی آواز ہر قدیم چیز کو تہ و بالا کر کے رکھ دیتی ہے۔

۲۳۷ اے ترا حق داد دجان ناشکیب
تو ز سر ملک و دیں داری نصیب

لغت : جان: بے چین روح (جان + ناشکیب = جس میں صبر نہ ہو مضطرب' بے قرار' بے چین) داری: تجھے حصہ حاصل ہے (داشتن = رکھنا' مراد حاصل ہونا + نصیب = حصہ' قسمت تقدیر)

اے وہ شخص (اقبال) کے تجھے اللہ نے ایک مضطرب روح سے نوازا ہے اور تجھے ملک اور دین کے بھید سے آگاہی بھی ہے۔

۲۳۸ فاش گو با پور نادر فاش گوے
باطن خودرا بہ ظاہر فاش گوے

لغت : فاش گو: صاف کہہ دے' کھل کر کہہ ڈال پور: نادر کے بیٹے (با=

ساتھ' سے + پور = بیٹا + نادر = سلطان نادر شاہ' فرماں روائے افغانستان جن کی شہادت کے بعد ان کا بیٹا ظاہر شاہ ۱۹۳۳ء میں تخت نشین ہوا) باطن: اپنے باطن کو' جو کچھ دل میں ہے بہ ظاہر: ظاہر سے ' ظاہر پر (بہ = سے ' پر + ظاہر + سلطان نادر شاہ کا بیٹا)

تو نادر کے بیٹے کو کھل کر بتا' ہاں کھل کر بتا اور اپنے دل کی بات کو ظاہر پر فاش کر دے۔

خطاب بہ بادشاہ اسلام اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ

ایدہ اللہ بنصرہ

بادشاہ اسلام اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ سے خطاب

اللہ تعالیٰ اپنی نصرت سے اسے تقویت پہنچائے۔

۲۳۹ اے قبائے پاد شاہی بر تو راست
سایہ تو خاک ما را کیمیا ست

لغت : قبائے: سلطنت کی قبا' مراد محض سلطنت ہے (قبا شاہی لباس کی ایک قسم' ایک قسم کا کھلا ہوا جامہ + پادشاہی = سلطنت) راست: ٹھیک آئی ہے' ٹھیک ہے (راست = سیدھی ٹھیک' مراد یہ کہ تو ہی سلطنت کے لیے صحیح اور موزوں آدمی ہے)

اے (ظاہر شاہ) شاہی لباس تجھ پر ٹھیک آیا ہے' تیرا سایہ ہماری خاک کے لیے اکسیر ہے۔

۲۴۰ خسروی را از وجود تو عیار
سطوت تو ملک و دولت را حصار

لغت : خسروی: بادشاہت کے لیے (خسروی = خسرو ہونا' مراد بادشاہت' سلطنت) از وجود تو: تیرے وجود سے عیار: کسوٹی' کھڑا ہونا' یہاں مراد یہ کہ سلطنت کو تیری ہی بدولت مقام عظمت ملا ہے سطوت تو تیرا جاہ و جلال: تیرا

دبدبہ حصار: قلعہ' یہاں مراد استحکام' مضبوطی۔

بادشاہت کو تیرے وجود سے عظمت ملی ہے' تیرا دبدبہ ملک اور سلطنت کے استحکام کا باعث ہے۔

۲۴۱ از تواے سرمایہ فتح و ظفر
تخت احمد شاہ راشانے دگر

لغت : سرمایہ: فتح و کامرانی کی پونجی' مراد ایسی شخصیت جسے ہمیشہ فتح نصیب ہو (سرمایہ = پونجی + فتح + و + اور + ظفر = فتح' کامیابی' جیت) احمد شاہ کے تخت کے لیے (تخت + احمد شاہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے شانے دگر: ایک اور شان' مراد اس کی شان میں اضافہ ہوا ہے۔

تو کہ فتح و ظفر کا سرمایہ ہے' تجھ سے احمد شاہ کے تخت کی شان ہی اور ہو گئی ہے۔

۲۴۲ سینہ ہا بے مہر تو ویرانہ بہ
از دل و از آرزو بیگانہ بہ

لغت : بے مہر تو: تیری محبت کے بغیر ویرانہ بہ: ویران اچھے از آرزو: آرزو سے (از = سے + آرزو = خواہش' جس کا سرچشمہ دل ہے) بیگانہ بہ: ناواقف اچھا (بیگانہ: غیر' ناواقف' یہاں مراد خالی یا عاری ہونا)

جن سینوں میں تیری محبت نہیں ان کا ویران ہو جانا ہی اچھا (بلکہ ان کا) دل اور آرزو سے عاری ہو جانا ہی بہتر ہے۔

۲۴۳ آبگوں تیغے کہ داری در کمر
نیم شب از تاب او گردد سحر

لغت : آبگوں: وہ چمکدار تلوار جو (آب گوں = پانی کے رنگ کی بہت شفاف' چمکدار' نیلا' آسمانی + تیغے = وہ تلوار جو) داری: تیری کمر سے لٹکی ہوئی ہے (داشتن = رکھنا' یہاں مراد لٹکنا) از تاب او: اس کی چمک سے گردد سحر: دن ہو جاتی ہے بہت روشن (گردیدن = پھرنا' ہو جانا)

یہ جو چمکدار تلوار تو نے کمر سے لٹکا رکھی ہے اس کی چمک اس قدر

ہے کہ اس سے رات کا تاریک ترین حصہ بھی دن کی طرح منور ہے۔

۲۴۴ نیک می دانم کہ تیغ نادر است
من چہ گونم باطن او ظاہر است

لغت : نیک می دانم: میں اچھی طرح جانتا ہوں (نیک = خوب ' اچھا ' اچھی طرح + دانستن = جاننا) تیغ نادر: یہاں حضرت علامہ نے ایہام سے کام لیا ہے ' نادر سے مراد نادر شاہ بھی ہے اور نادر بمعنی عجیب اور انوکھی بھی ہے ' چونکہ تلوار وراثت میں ملی ہے اس لیے نادر کی تلوار ہے اور چونکہ وہ عمدہ اور انوکھی بھی ہے اس لیے نادر ہے۔ یہی ایہام لفظ ظاہر میں ہے (تیغ = تلوار + نادر = نادر شاہ ' انوکھی ' عجیب ' عمدہ) من چہ گویم: میں کیا کہوں باطن او: اس کا باتن یعنی اس کی خوبی ' مراد اس کی تیزی (باطن = سیرت ' مراد کاٹ) ظاہر است: ظاہر ہے (ظاہرں ظاہر شاہ ' ظاہر ' واضح ' روشن)

مجھے یہ اچھی طرح علم ہے کہ یہ تیغ نادر ہے۔ اس ضمن میں میں کیا کہوں ' کہ اس کا باطن ظاہر ہے۔

۲۴۵ حرف شوق آوارہ ام ازمن پذیر
از فقیرے رمز سلطانی بگیر

لغت : حرف شوق: عشق کی بات ' دل کی بات (حرف = بات + شوق = مراد عشق حضرت علامہ کا اپنا تصور عشق ہے آوارہ ام: جس کے مطابق وہ (عشق) قوت عمل اور جوش انقلاب کا بے پناہ سیلان ہے وہ ناموافق اور نامساعد زمانے کو اپنی آرگزو کے مطابق ڈھالتا ہے) میں لایا ہوں از من پذیر: مجھ سے قبول کر یعنی (پذیر فتن = قبول کرنا ' یہاں مراد سننا) رمز سلطانی: بادشاہت کا بھید حاصل کر)

میں عشق کی باتیں لایا ہوں ' مجھ سے سن لے۔ ایک مرد درویش سلطانی کی رمز حاصل کر لے۔

۲۴۶ اے نگاہ تو زشاہین تیز تر
گرد ایں ملک خداداد ے نگر

لغت : زشاہین: شاہیں سے زیادہ تیز یعنی شاہین کی نگاہ سے زیادہ تیز (ز= سے + شاہین= باز کی ایک قسم، علامہ کا ایک محبوب پرندہ + تیز تر= زیادہ تیز) گرد این: اس خداداد ملک (کے آس پاس) دیکھ (این= یہ، اس + ملک + خدادا= خدا کا دیا ہوا، عطیہ خداوندی۔

تو ایسا ہے کہ تیری نگاہ شاہین (کی نگاہ) سے بھی زیادہ تیز ہے۔ اس خداداد سلطنت کے اردگرد بھی ذرا نظر ڈال۔

۲۴۷ این کہ می بینم از تقدیر کیست؟
چیست آں چیزے کہ می بایست و نیست؟

لغت : ایں کہ: یہ جو ہم دیکھ رہے ہیں (این= یہ + کہ= جو + می بینیم= ہم دیکھ رہے ہیں (دیدن= دیکھنا) از: کس کی مشیت سے ہے، کس کی تقدیر کا کیا دھرا ہے می بایست: چاہتے تھی اور نہیں ہے، جو ضروری تھی اور نہیں ہے (بایستن= ضروری ہونا، لازمی ہونا)

یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں، کس کی مشیت سے ہے، وہ کونسی شے ہے کہ جس کی ضرورت تھی اور وہ نہیں ہے۔

۲۴۸ روز و شب آئینہ تدبیر ماست
روز و شب آئینہ تقدیر ماست

لغت : روز: دن اور رات، مراد گردش زمانہ، آئینہ: ہماری تدبیر کا آئینہ ہیں، یعنی جیسی ہماری تدبیریں ہوں گی اسی طرح کے ہمارے شب و روز ہوں گے۔

دن اور رات ہماری تدبیر کے آئینہ دار ہیں، دن اور رات ہماری تقدیر کے آئینہ دار ہیں۔

۲۴۹ باتو گویم اے جوان سخت کوش
چیست فردا؟ دختر امروز و دوش

لغت : باتو: میں تجھے بتاتا ہوں، میں تجھ سے کہتا ہوں جوان: جفاکش جوان، سخت جدوجہد کرنے والا جوان (سخت= شدید، مشکل، از حد + کوشیدن=

کوشش کرنا)

اے جفاکش نوجوان! میں تجھے بتاتا ہوں کہ فردا کیا ہے؟ فردا، آج اور کل رات کی بیٹی ہے۔

۲۵۰ ہر کہ خود را صاحب امروز کرد
گرد او گردد سپہر گرد گرد

لغت : صاحب امروز: آج پر حاوی ہو گیا' آج کا مالک بن گیا گرد او: اس کے گرد گھومتا ہے (گرد= پیچھے' چاروں طرف= او= اس کے' وہ+ گردیدن= گھومنا' چکر کاٹنا' پھرنا) سپہر گرد گرد: گرد گرد آسمان' سراپا غبار آسمان (سپہر= آسمان= گرد گرد= یہاں تکرار لفظی سے اس کا سرا سر غبار ہونا مراد لیا ہے 'گرد بمعنی غبار= آسمان دور سے غبار کی صورت نظر آتی ہے) اس لیے اس گرد گرد کہا) گردیدن= گھومنا' چکر کاٹنا بھی مراد ہو سکتا ہے)

جو کوئی امروز پر حاوی ہو جاتا ہے یہ سراپا غبار آسمان اس کے گرد چکر کاٹنے لگتا ہے۔

۲۵۱ او جہان رنگ و بو را آبروست
دوش ازو' امروز ازو فردا ازوست

لغت : آبروست: عزت ہے' وقار ہے (آبرو= عزت' نیک نامی' وقار) دوش: کل اس کا ہے' گزشتہ رات اس کی ہے' کل اس کے قبضے میں ہے' (دوش= گذاشتہ رات کل (گذرا ہوا)+ ازو= مخفف ہے از او کا' اس سے ہے' اس کا ہے) مطلب یہ کہ زندہ جاوید ہوتا ہے' گردش زمانہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

اس کا وجود اس دنیا کے لیے باعث اعزاز ہے۔ گذرا ہوا کل اس کا ہے' آج بھی اس کے قبضے میں ہے اور آنے والا کل بھی اسی کا ہو گا۔

۲۵۲ مرد حق سرمایہ روز و شب است
زاں کہ او تقدیر خودرا کوکب است

لغت : مرد حق: یہاں مراد کامل' انسان کامل (مرد= یہاں مراد انسان+

حق= خدا' حقیقت' یعنی اللہ کا خاص بندہ) جس کی زندگی کی تمام قدروں کا سرچشمہ ذات حق ہے' اس کا مذہب' اس کے اصول' اس کے آداب زندگی اور اس کے خوب و بد کے تمام معیار حق کے حوالے سے متعین ہوتے ہیں سرمایہ: دن اور رات کی پونجی ہے' گردش زمانہ کی دولت تقدیر: مراد یہ کہ وہ اپنی تقدیر خود بناتا ہے' اپنی مسلسل جدوجہد اور اپنے زبردست اعمال سے۔

مرد حق روز و شب کا سرمایہ ہے' اس لیے کہ اپنی تقدیر کا ستارہ وہ خود ہے۔

۲۵۳ بندہ صاحب نظر پیر امم
چشم او بینائے تقدیر امم

لغت : بندہ: صاحب بصیرت انسان' یہاں مراد مرد حق ہے (بندہ= غلام' انسان+ صاحب= والا' اہل' مالک+ نظر یعنی نظر رکھنے والا بالفاظ دیگر صاحب بصیرت جس کی نظر کنہ عالم پر ہو) بینائے: قوموں کی تقدیر دیکھنے والی ہے (بینا= دیکھنے والی (دیدن= دیکھنا)= تقدیر= سرنوشت+ امم= امت کی جمع' قومیں)

صاحب نظر انسان امتوں کا مرشد و رہنما ہے۔ اس کی نگاہ قوموں کی تقدیر کو دیکھ لینے والی ہے۔

۲۵۴ از نگاہش تیز تر شمشیر نیست
ماہمہ نخچیر! او نخچیر نیست

لغت : شمشیر نیست: تلوار نہیں ہے ماہمہ: شکار ہیں' ہم بھی صید ہیں (نخچیر= شکار' صید' شکار کیا ہوا جانور)

تلوار کی تیزی اس کی نگاہ کی تیزی کے آگے ماند ہے۔ ہم سب شکار ہیں' لیکن وہ شکار نہیں ہے۔

۲۵۵ لرزد از اندیشہ آں پختہ کار
حادثات اندر بطون روز گار

لغت : لرزد: لرزتا ہے' کانپا اٹھتا ہے' لرز اٹھتے ہیں از اندیشہ: اس پختہ کار کے افکار سے (از= سے+ اندیشہ= فکر' افکار (اندیشیدن= سوچنا' خیال

کرنا' ڈرنا' خوف کھانا) + آں اس' وہ + پختہ کار = منجھا ہوا' تجربہ کار' مرد حق کی جدوجہد اور اعمال کی بنا پر اسے پختہ کار کہا ہے' پختن = پکانا + کار = کام' وہ آدمی جس کے ہر کام میں پختگی ہو اور کوئی بھول یا خرابی و خامی نہ ہو) حادثات: حادثہ کی جمع' بمعنی مراد نئی چیز جو پہلے نہ ہو' واقعہ' فانی چیز اندر: زمانے کے شکموں میں (اندر = میں + بطون = باطن کی جمع' مراد شکم + روز گار = زمانہ' مطلب یہ کہ وہ وہ واقعات و کیفیات جنہیں ابھی وجود بھی نہیں ملا' وہ بھی اس پر آشکار ہوتے ہیں۔)

اس پختہ کار کے افکار سے زمانے کے شکموں میں موجود حادثات کانپ کانپ اٹھتے ہیں۔

۲۵۶ چون پدر اہل ہنر را دوست دار
بندہ صاحب نظر را دوست دار

لغت : چون پدر: باپ کی طرح اہل: اہل ہنر کو' ارباب کمال کو (اہل = لوگ' والے۔ ہنر = خوبی' فن' کمال' اعلیٰ اوصاف) دوست دار: عزیز رکھ' ان سے محبت کر (دوست + داشتن = رکھنا' دوست رکھنا' محبت کرنا' عزیز رکھنا) بندہ: صاحب بصیرت انسان کو (بندہ = غلام' انسان = صاحب نظر = بصیرت والا + را = کو)

اپنے باپ کی طرح اہل ہنر کو عزیز رکھ' صاحب بصیرت انسان کو گرامی جان۔

۲۵۷ ہمچو آں خلد آشیاں بیدار زی
سخت کوش و پردم و کرار زی

لغت : آں: اس خلد آشیاں' بہشت میں مقیم (اپنے باپ کی مانند) (خلد = بہشت + آشیاں = آشیانہ' گھونسلا (خلد آشیان وہ شخص جس کا ٹھکانا بہشت میں ہو۔ مرنے کے بعد کا لقب) بیدار زی: بیدار زندگی بسر کر' زندگی میں ہر طرح سے ہوشیار رہ' ہر چیز پر پوری نظر رکھ (بیدار = جاگتا ہوا' ہوشیار' چوکنا + زیستن = زندگی کرنا) سخت کوش: زبردست محنت کرنے والا' سخت جدوجہد

کرنے والا (سخت = کوشیدن = کوشش کرنا' سعی کرنا' جدوجہد کرنا پردم: ان تھیک' جس کی سانس نہ پھولے کرار: کراری کی زندگی بسر کر' کراری کی حالت میں جی (کرار = بار بار حملہ کرنے والا' بہت دلیر' حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ایک لقب۔

اس خلد آشیاں کی مانند بیداری کی زندگی بسر کر زبردست جدوجہد کر اور ان تھک اور کراری کی زندگی بسر کر۔

۲۵۸ می شناسی معنی کرار چیست
این مقامے از مقاماتِ علیؓ است

لغت : می شناسی: تجھے علم ہے' تو پہچانتا ہے (شناختن = پہچاننا' جاننا) معنی) کرار کا مطلب کیا ہے این: یہ ایک مقام ہے' یہ ایک مرتبہ ہے از مقامات: حضرت علیؓ کے مراتب میں سے ہے۔

تجھے معلوم ہے کہ کرار کے معنی کیا ہیں۔ یہ حضرت علیؓ کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے۔

۲۵۹ امتاں را در جہان بے ثبات
نیست ممکن جز بکراری حیات

لغت : جہان: فانی دنیا میں (در = میں + جہان + بے ثبات = جسے ثبات حاصل نہ ہو' فنا ہو جانے والا' فانی) جز: کراری کے بغیر زندگی۔

اس فانی دنیا میں قوموں کے لیے کراری کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔

۲۶۰ سر گذشت آل عثماں را نگر
از فریب غربیاں خونیں جگر

لغت : سرگذشت: آل عثمان کے ماجرا کو' آل عثمان کی پہلی حالت کو (آل عثمان = ترکی کا فرمان روا خاندان اس کا مورث عثمان ۶۵۶ میں پیدا ہوا انیسویں صدی میں آل عثمان کا زوال شروع ہو گیا یورپی اقوام پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکی کو سرے سے ختم کرنا چاہتی تھی لیکن مصطفیٰ کمال اور دوسرے

محب وطن سیاست دانوں اور سر فروشوں نے ترکی کو نئی زندگی عطا کی) از فریب: یورپ والوں کے فریب سے (فریب = دھوکا' مکر' حیلہ + غربیاں + غربی کی جمع' بمعنی مغرب والے یعنی اہل یورپ) خونیں جگر: جن کا جگر خون ہو چکا ہو' مصیبت میں مبتلا' اذیت میں گرفتار۔

آل عثمان کی سرگذشت پر نظر کر' وہ (آل عثمان) اہل یورپ کے مکرو فریب کے ہاتھوں اذیت میں مبتلا ہے۔

۲۶۱ تاز کراری نصیبے داشتند
در جہاں دیگر علم افراشتند

لغت : کراری: دلیری' عزم صمیم نصیبے: انہیں حصہ حاصل تھا' وہ بہرہ ور تھے دیگر: دوسرا' پھر' یہاں تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے علم افراشتند: انہوں نے پرچم لہرائے' وہ پرچم لہراتے رہے۔

جب تک وہ (آل عثمان) کراری سے بہرہ ور رہے دنیا میں ان کا پرچم بلند اور لہراتا ہی رہا۔

۲۶۲ مسلم ہندی چرا میداں گذاشت؟
ہمت او بوئے کراری نداشت

لغت : مسلم ہندی: برصغیر کا مسلمان جو اس وقت انگریز کی سیاسی اور ہندو کی معاشی غلامی میں پس رہا تھا۔) میداں: میدان چھوڑ گیا' پیچھے ہٹ گیا' دب گیا (میدان = یہاں مراد میدان سیاست' آزادی کی جدوجہد + گذاشتن = چھوڑنا' چھوڑ جانا) ہمت او: اس کی ہمت' اس کی جرات' اس کی اولوالعزمی "مت = جرات' قصد' اولعزمی + او = اس کی' وہ) بوے: کراری کی خوشبو' دلری و عزم صمیم کی خوشبو۔

برصغیر کا مسلمان میدان سے کیوں پیچھے ہٹ گیا؟ اس لیے کہ اس کی ہمت کراری کی خوشبو سے عاری تھی۔

۲۶۳ مشت خاکش آنچناں گردیدہ سرد
گرمی آواز من کارے نکرد

لغت : مشت: اس کی مشت خاک' یعنی مسلمان کی حالت خاک کے ڈھیر کی سی ہے آنچناں: اس طرح گردیدہ سرد: سرد پڑ گئی' ٹھنڈی پڑ گئی گرمی: میرے شعروں کی گرمی' میری آواز کی گرمی کارے: کوئی کام نہ کیا' کوئی امر نہ دکھایا (کارے = کوئی کام' یہاں مراد کوئی اثر یا تاثیر)

اس کی مشت خاک' کچھ اس قدر ٹھنڈی پڑ گئی کہ میری آواز کی گرمی بھی اس کو گرما نہ سکی۔

۲۶۴ ذکر و فکر نادری در خون تست
قاہری با دلبری در خون تست

لغت : ذکر: نادر شاہ کا سا ذکر و فکر' یہاں مراد نادر شاہ کا سا قول و عمل در خون) تیرے خون میں ہے خون = یہاں مراد فطرت' طبیعت) قاہری: جلال کے ساتھ جمال یعنی رعب و دبدہ اور ہیبت کے ساتھ ساتھ حسن و خوبی اور محبت و رحمت (قاہری = جلال' دبدبہ' ہیبت + با = ساتھ + دلبری = جمال' محبت و رحمت' حسن و خوبی تیری ہے)

تیری (ظاہر شاہ کی) فطرت میں نادری ذہن و عمل کار فرما ہے جلال کے ساتھ ساتھ تیری فطرت میں جمالی کیفیت بھی ہے۔

۲۶۵ اے فروغ دیدہ برنا و پیر
سر کار از ہاشم و محمود گیر

لغت : فروغ: جوان اور بوڑھے کی آنکھ کی روشنی ہے (فروغ = روشنی = دیدہ = آنکھ (دیدن = دیکھنا) + برنا = جوان + و = اور + پیر = بوڑھا) سر کار: کام کا بھید' مراد سلطانت کے اسرار و رموز (سر = بھید' یہاں مراد اصول وغیرہ + کار = کام' معاملہ' یعنی سلطنت کا معاملہ یا معاملات) از: ہاشم اور محمود سے سیکھ' ہاشم اور محمود سے حاصل کر۔

تو جو جوانوں اور بوڑھوں کی آنکھ کی روشنی ہے' رموز سلطنت ہاشم اور محمود سے سیکھ۔

۲۶۶ ہم ازاں مردے کہ اندر کوہ و دشت

حق ز تیغ او بلند آوازہ گشت

لغت : ہم: اس آدمی سے بھی' یہاں اس سے مراد شاہ ولی خاں ہے جو نادر شاہ کی کابینہ میں وزیراعظم تھے۔ بلند آوازہ: اس کا شہرہ پھیلا اسے ناموری ملی (بلند+ آوازہ' شہرہ' ناموری' شہرت' یہاں مراد حق کی خوب اشاعت ہوئی+ گشتن= پھرنا' ہونا' گھومنا)

اس آدمی (شاہ ولی خاں) سے بھی (رموز سلطنت سیکھ) جس کی تلوار سے کوہ و دشت میں حق کا آوازہ بلند ہوا ہے۔

۲۶۷ روز ہا شب ہا تپیدن می تواں
عصر دیگر آفریدن می تواں

لغت : تپیدن: تڑپا جا سکتا ہے' خود میں سوز پیدا کیا جا سکتا ہے (تپیدن= تڑپنا+ توانستن= سکنا' کسی کام کے کرنے کی قدرت رکھنا عصر دیگر: دوسرا زمانہ آفردین: پیدا کرنا' وجود میں لانا۔

دنوں اور راتوں تڑپا جا سکتا ہے' اس طرح ایک نیا زمانہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

۲۶۸ صد جہاں باقی است در قرآں ہنوز
اندر آیاتش یکے خود رابسوز

لغت : صد جہاں: سینکڑوں جہاں اندر: اس (قرآن) کی آیتوں میں (آیات آیت کی کی جمع' نشانی' نشانیاں) یکے: کچھ' تھوڑی دیر کے لیے' ذرا خود: خود کو کھو تو سہی' خود کو جلا' اس کی تپش خود میں پیدا کر یعنی قرآن کو خود پر وارد کر کے دیکھ۔

قرآن کریم میں ابھی کئی ایسے جہانوں کا ذکر ہے جو لائق تسخیر ہیں تو ذرا اس (قرآن) کی آیات میں خود کو جلا یا کھو تو سہی۔

۲۶۹ باز افغاں را ازاں سوزے بدہ
عصر او را صبح نو روزے بدہ

لغت : ازاں: اس سوز میں سے دے عصر او را: اس (ملت افغان) کے

زمانے کو صبح: نئے دن کی صبح دے، نئے دن کا اجالا دے، ان میں ایک نیا ولولہ بھر دے ۔ صبح= تڑکا، اجالا+ نو روزے= ایک نو روز، ایک نیا دن، نو روز، آتش پرستوں کا اور ایرانیوں کا بھی، ایک تہوار جو ان کے سال کے پہلے دن سے شروع ہو کر چند روز تک چلتا ہے، اس سال کا آغاز ۲۱ مارچ کو ہوتا ہے۔)

پھر (ان آیات سے حاصل کردہ سوز میں سے) اہل افغانستان کو کچھ تپش اور گرمی عطا کر، اس کے زمانے کو ایک نئے دن کا اجالا دے۔

۲۷۰ ملتے گم گشتہ کوہ و کمر
از جبینش دیدہ ام چیزے دگر

لغت : گم: پہاڑوں اور وادیوں میں کھوئی ہوئی، بکھری ہوئی منتشر (گم گشتہ= کھوئی ہوئی، منتشر (گشتن= ہونا، گھومنا، پھرنا) از: اس کی پیشانی سے دیدہ ام: میں نے دیکھی ہے چیزے: کچھ اور ہی چیز، یعنی اس قوم کی پیشانی اس کی اولوالعزمی وغیرہ کی آئینہ دار ہے۔

پہاڑوں اور وادیوں میں منتشر اس ملت افغان کی پیشانی پر مجھے کچھ اور ہی (زبردست) چیز نظر آئی ہے۔

۲۷۱ زانکہ بود اندر دل من سوز و درد
حق ز تقدیرش مرا آگاہ کرد

لغت : سوز و درد: سوز اور درد، تپش اور احساس وابستگی (سوختن= جلنا، تپنا+ و= اور+ درد= حضرت علامہ کے یہاں کئی الفاظ اپنے عام معنوں سے ہٹ کر خاص اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہاں اس کا مفہوم زبردست وابستگی اور احساس وابستگی کا ہو سکتا ہے) ز تقدیرش: اس کی سرنوشت سے (تقدیر= مقسوم، وہ اندازہ قدرت جو خدا نے روز ازل سے ہر چیز یا انسان کے لیے مقرر کر رکھا ہے)

چونکہ میرے دل میں سوز اور درد تھا اس لیے خدا نے مجھے اس کی سر نوشت سے آگاہ کر دیا۔

۲۷۲ کاروبارش را نکو سنجیدہ ام

آنچہ پنہا نست پیدا دیدہ ام

لغت : کاروبارش: اس کی صورت حال کو اس کے کاروبار کی اس کے معاملہ کو (کاروبار = کام کاج، تجارت، معاملہ، یہاں مراد صورت حال) نکو: اچھی طرح، بخوبی میں نے دیکھا پرکھا ہے، میں نے جانچا ہے، میں نے جائزہ لیا ہے (سنجیدن = تولنا، ماپنا، مراد جائزہ لینا) پہنانست: پوشیدہ یا مخفی ہے یعنی سرنوشت جو مخفی ہے، لیکن ایک صاحب بصیرت کسی فرد یا قوم کے احوال و اعمال کا جائزہ لے کر اس کے مستقبل کے بارے میں اندازہ کر لیتا ہے پیدا: میں نے آشکارا دیکھا ہے۔

اس کے معاملے کو میں نے اچھی طرح دیکھا جانچا ہے۔ جو کچھ پنہاں ہے میں نے اسے آشکارا دیکھا ہے۔

۲۷۳ مرد میداں زندہ از اللہ ھوست

زیر پاے او جہان چار سوست!

لغت : مرد میداں: میدان کا مرد، دلیر، شجاع، یہاں مراد مرد حق جو صرف خدا ہی کو حاکم مطلق جانتا اور کسی مخلوق کے آگے نہیں جھکتا (مرد+ میدان) زیر پاے او: اس کے پاؤں کے نیچے یعنی اس کا مغلوب و محکوم جہان: چار اطراف کی دنیا ہے، یہ دنیا جو حد بندی کی حامل یعنی محدود ہے۔

مرد میدان اللہ ہو (ہی کے عقیدے پر عمل پیرا رہ کر) زندہ جاوید ہوتا ہے (اسی کی بدولت) یہ محدود دنیا اس کی محکوم و مغلوب ہو جاتی ہے۔

۲۷۴ بندہ کو دل بغیر اللہ نہ بست

می تواں سنگ از زجاج او شکست

لغت : بندہ کو: وہ بندہ جو، وہ انسان جو بغیر اللہ: اللہ کے سوا کسی سے نہ لگایا، ماسوا اللہ سے نہ لگایا۔ میتواں: ممکن ہے، کیا جا سکتا ہے (توانستن = سکنا، کسی کام کے کرنے پر قادر ہونا) از: اس کے شیشے سے۔ شکست: توڑا۔

جس بھی انسان نے اللہ کے سوا کسی اور سے وابستگی اختیار نہیں کی (اسے وہ غلبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کا شیشہ بھی پتھر کو توڑ سکتا ہے۔

۲۷۵ او نگنجد در جہان چون و چند
تہمت ساحل بایں دریا مبند

لغت : او: وہ نہیں سماتا در جہان: کیا اور کتنے کے جہان میں، مراد یہ محدود دینا جو اطراف و حدود کی حامل ہے چون، کیا، کیف، جب، چونکہ + و= اور + چند= کتنا، کتنی کے) تہمت ساحل: ساحل کی تہمت، کنارے کا بہتان بایں: اس سمندر کو (بہ= سے، یہاں بمعنی کو+ این+ یہ، اس+ دریا= فارسی میں سمندر کو کہتے ہیں، دریا) مبند: مت لگا، مت باندھ (بستن= باندھنا، یہاں مراد لگانا) مطلب یہ کہ مرد حق زمان و مکان کی حدود سے آزاد ہے۔

وہ اس کیف و کم کی (محدود) دنیا میں نہیں سماتا۔ وہ ایسا وسیع سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

۲۷۶ چوں زروے خویش برگیرد حجاب
او حساب است او ثواب است او عذاب!

لغت : زروے: اپنے چہرے سے برگیرد: نقاب اٹھالیتا ہے (برگرفتن= پکڑ لینا، یہاں مراد اٹھالینا+ حجاب= نقاب، پردہ) او: وہ خود ہی حساب ہے (اوں وہ، یہاں مراد وہ خود ہی+ حساب= مراد ہے قیامت کے روز ہر انسان سے اس کے اعمال سے متعلق ہونے والی بازپرس+ است= ہے) او: وہ خود ہی عذاب ہے یعنی مرد حق ایسے مقام پر کھڑا ہوتا ہے جہاں وہ حساب، ثواب اور عذاب وغیرہ سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

جب وہ (مرد حق) اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دیتا ہے تو وہ خود ہی حشر و حساب ہے، خود ہی ثواب اور خود ہی عذاب ہوتا ہے۔

۲۷۷ برگ و ساز ما کتاب و حکمت است
این دو قوت اعتبار ملت است

لغت : برگ و: ہمارا ساز و سامان، ہماری پونجی یا سرمایہ، یہاں مراد ہماری زندگی کا اثاثہ کتاب: کتاب یعنی قرآن اور حکمت ہے (کتاب= یہاں مراد قرآن کریم+ حکمت= عدل، علم، دانش یہاں مراد علم و ہنر اور ادراک اشیا) این دو:

یہ دو قوتیں یعنی کتاب اور حکمت (دو+ قوت= طاقت، طاقتیں، فارسی میں عدد کے ساتھ جمع کا صیغہ نہیں آتا) اعتبار: ملت کا بھرم ہیں ملت کا وقار ہیں (اعتبار= ساکھ، بھرم، وقار+ ملت= مراد ملت اسلامیہ)

ہمارا اثاثہ حیات قرآن کریم اور حکمت ہے۔ انہی دو قوتوں سے ملت اسلامیہ کا وقار اور بھرم ہے۔

۲۷۸ آن فتوحات جہان ذوق و شوق
این فتوحات جہان تحت و فوق

لغت : آن: وہ اس سے، اشارہ ہے کتاب (قرآن) کی طرف ذوق: عشق و مستی کی دنیا کی فتوحات (فتوحات= فتوح کی جمع اور فتح کی جمع الجمع، کشائشیں کشادگیاں، نیلے+ جہان+ ذوق= یہاں مراد وجد مستی+ وں اور+ شوق= عشق، علامہ کے یہاں عشق بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے) تحت: نیچے اور اوپر (مراد یہ کائنات یا دنیا جو محدود ہے)

اس (قرآن) سے تو دنیاے ذوق و شوق کی فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور اس (حکمت) سے اس محدود کائنات پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

۲۷۹ ہر دو انعام خدائے لایزال
مومناں را آن جمال است این جلال!

لغت : انعام: اس خدا کی نعمتیں جسے فنا نہیں، جسے فنا نہیں، حقی و قیوم خدا کی نعمتیں (انعام= عطیہ بخشش، تحفہ+ خدا+ لایزال= جسے زوال نہیں، غیر فانی) آن: وہ (قرآن) جمال ہے (جمال= حسن و خوبی، تجلی رحمت) این: یہ (حکمت، عمل و دانش جلال ہے) (جلال= عظمت، قدرت و بجروت، رعب و دبدبہ)

دونوں چیزیں (کتاب و حکمت) اس خدائے قیوم کی نعمتیں ہیں۔ مردان حق کے لیے ایک کی کیفیت جمال کی اور دوسری کی کیفیت جلال کی ہے۔

۲۸۰ حکمت اشیا فرنگی زاد نیست
اصل او جز لذت ایجاد نیست

لغت : حکمت: اشیا کا فہم و ادراک، اشیا جیسی کہ ہیں انہیں اس صورت میں دیکھنا اشیاء کی حقیقت سے کما حقہ واقفیت **فرنگی زاد:** فرنگی یعنی انگریز کی پیدا کردہ نہیں ہے (زادن = جننا، پیدا کرنا، وجود میں لانا) **اصل او:** اس کی بنیاد، اس کی اساس، اس کی جڑ **لذت:** **ایجاد کی لذت کے۔** (لذت = ذوق، چسکا، لطف + ایجاد = وجود میں لانا، کوئی نئی چیز پیدا کرنا، دریافت کرنا)

علم و ہنر اور اشیاء کا ادراک کوئی انگریزوں کی تو میراث نہیں، اس کی اصل و اساس تو نت نئی چیز کو وجود میں لانے اور دریافت کرنے کی لذت کے سوا اور کچھ نہیں۔

۲۸۱ نیک اگر بینی مسلماں زادہ است
این گہر از دست ما افتادہ است

لغت : نیک: اچھی طرح، بغور **مسلمان:** مسلمان کی پیدا کردہ ہے، یہاں مراد مسلمان کی میراث ہے **این گہر:** یہ موتی، علم و حکمت **افتادہ است:** گرا ہے (افتادن = گرنا) مراد یہ کہ علم و حکمت کو پھیلانے والے مسلمان ہی تھے لیکن بعد میں آنے والوں نے اپنی نادانیوں اور کوتاہیوں سے اسے کھو دیا۔

اگر تو بغور دیکھے تو یہ (علم و ہنر، دانش و حکمت) مسلمانوں کی میراث ہے۔ یہ موتی ہمارے ہی ہاتھوں سے گرا ہوا ہے۔

۲۸۲ چوں عرب اندر اروپا پر کشاد
علم و حکمت را بنا دیگر نہاد

لغت : اندر اروپا: یورپ میں **پر کشاد:** پر کھولے، مراد پاؤں جمائے، اپنے جھنڈے گاڑے **بنا:** دوسری بنیاد، رکھی، ایک نئی بنیاد رکھی، مراد یہ کہ عربوں نے وہاں پہنچ کر علم حکمت کو مزید آگے بڑھایا (بنا = بنیاد، اساس + دیگر = دوسری، نئی + نہادن = رکھنا)

جب عربوں نے یورپ میں بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیے تو علم و حکمت کو انہوں نے کچھ اور یہ صورت دے دی۔

۲۸۳ دانہ آن صحرا نشیناں کاشتند

حاصلش افرنگیاں برداشتند

لغت : صحرا: صحرا نشینوں نے بویا (صحرا نشیناں= صحرا نشین کی جمع، صحرا میں رہنے والے لوگ، یہاں مراد عرب (نشستن = بیٹھنا، رہنا)= کاشتن یا کشتن یا کاریدن= بونا) حاصلش: اس کا حاصل، اس کی فصل برداشتند: انہوں نے اٹھائی، انہوں نے حاصل کی (برداشتن= اٹھانا) یورپ اس وقت جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ مسلمان علم و حکمت اور مختلف سائنسز میں بہت آگے نکل چکے تھے۔ جب مسلمانوں پر زوال آیا تو اہل یورپ نے انہی کی کتابوں کے تراجم کر کر کے انؓ سے بھرپور استفادہ کیا تا آنکہ وہ اس مقام پر پہنچ گئے۔

یہ بیج (علم و حکمت) تو عرب صحرا نشینوں نے بویا تھا لیکن اس کا حاصل اہل یورپ نے اٹھا لیا۔

۲۸۴ ایں پری از شیشہ اسلاف ماست

باز صیدش کن کہ او از قاف ماست

لغت : ایں پری: یہ پری (پری= ایک خیالی حسین عورت، پری شیشے میں اتارنا محاورہ ہے، یعنی قابو میں لانا، یہاں پری سے مراد علم و حکمت ہے) از شیشہ: ہمارے اجداد یعنی ہمارے بزرگوں کے شیشے میں تھی۔ (اسلاف= سلف کی جمع، گذرے ہوئے لوگ، آباؤ اجداد، بزرگ) صیدش: اسے شکار کر پھر علم و حکمت کو اپنا (صید= شکار) او از: وہ یعنی پری مراد علم و حکمت (ہمارے قاف سے ہے (قاف= کوہ قاف، تصور یہ ہے کہ پریاں کوہ قاف پر رہتی ہیں۔)

یہ پری (علم و حکمت) ہمارے ہی آباؤ اجداد کے شیشے سے باہر آئی ہے، تو اسے پھر شکار کر کیونکہ اس کا تعلق ہمارے ہی کوہ قاف سے ہے۔

۲۸۵ لیکن از تہذیب لادینے گریز

زاں کہ اوبا اہل حق دارد ستیز

لغت : لیکن: لیکن، چونکہ یہاں تاکیدڈ ہے اس لیے بمعنی البتہ از تہذیب: کسی لادین یا ہرلادین تہذآیب سے زانکہ: دور رہ (تہذیب+ لادینے= ایک یا خاص یا ہرلادین، مراد، سیکولر، دین سے عاری تہذیب، یا معاشرہ+

گر یختن + بھاگنا، دور رہنا) اس لیے کہ، کیونکہ دارد ستیز: لڑائی رکھتی ہے، ستیازہ کار رہتی ہے، برسرپیکار رہتی ہے، الجھتی رہتی ہے (داشتن = رکھنا+ ستیز = لڑائی، جنگ، جدل (ستیزیدن = لڑنا، جنگ کرنا)

البتہ لادینی تہذیب سے دور رہ کیونکہ ایسی تہذیب اہل حق سے ستیزہ کار رہی ہے۔

۲۸۶ فتنہ ہا ایں فتنہ پرداز آورد
لات و عزی در حرم باز آورد

لغت : این: یہ فتنہ پرور، یہ فتنوں کو ہوا دینے والا، والی یہ فتنے اٹھانے والا والی، جھگڑالو (پرواختن = ادا کرنا، مصروف ہونا، سجانا، چمکانا، یہاں مراد ہوا دینا) آورد: لاتی ہے آوردن = لانا، یہاں مراد اٹھانا لات اور عشرہ لات = عرب، کا دور جاہلیت کا ایک مشہور بت + و = اور + عزی = یہ بھی ایسے ہی ایک بت کا نام تھا، یہاں مراد غلط قسم کے اور دین دشمن تصورات) در حرم: حرم میں (حرم = حرم کعبہ، چار دیواری = حضرت علامہ نے بیشتر دین اسلام کے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے) باز آورد: پھر لاتی ہے، پھر لا بٹھاتی ہے۔

یہ فتنہ پرور (سیکولر تہذیب) بڑے ہی فتنے اٹھاتی ہے۔ یہ لات اور عزی کو پھر سے حرم میں لا بٹھاتی ہے۔

۲۸۷ از فسونش دیدہ دل نا بصیر
روح از بے آبی او تشنہ میر

لغت : از فسونش: اس کے جادو سے نابصری: بصیرت سے عاری، جس میں بصیرت نہ ہو از بے آبی: اس کے پانی کے نہ ہونے سے (بے آبی پانی کا نہ ہونا، فقدان آب مراد یہ کہ اس میں روح اور بصیرت کو جلا بخشنے کی اہلیت ہی نہیں ہے الٹا انہیں زنگ آلود کر دیتی ہے۔ تشنہ: پیاسا مرنے والا، پیاسی مرنے والی (تشنہ = پیاسا، پیاسی + مردن = مرنا)

اس کے سحر سے چشم دل بصیرت سے عاری اور اس کی بے آبی سے روح پیاسی ماری جاتی ہے۔

۲۸۸ لذت بیتابی از دل می برد
بلکه دل زیں پیکر گل می برد

لغت : لذت: بے قراری کی لذت، سوز و اضطراب کی لذت (بیتابی- اضطراب، بے قراری، یہاں مراد سوز و درد، جو علامہ کی خاص اصطلاح ہے) می برد: لے جاتی ہے زیں پیکر: مٹی کے اس جسم سے لے جاتی ہے (زیں = از ایں کا مخفف، اس سے + پیکر= جسم + گل = مٹی، کیچڑ + بردن = لے جانا)

یہ (لادین تہذیب) دل سے سوز و اضطراب کی لذت چھین لیتی ہے (یہی نہیں) بلکہ سرے سے دل ہی اس جسم سے غائب کر دیتی ہے۔

۲۸۹ کہنہ دز دے غارت او بر ملاست
لالہ می نالد کہ داغ من کجاست

لغت : کہنہ: ایک پرانا چور، ایک عادی چور غارت او: اس کی لوٹ مار (غارت= لوٹ مار، لوٹ کھسوٹ) برملا: کھلم کھلا ہے، بڑے دھڑلے سے ہے لالہ: لالہ کا پھول فریاد کرتا ہے (نالیدن= رونا، فریاد کرنا) داغ: میرا داغ کدھر گیا ہے (داغ= پھول کے اندر ایک خاص دھبا) یعنی لا دین تہذیب مذہب کی چھوٹی سے چھوٹی بات تک کو بھی مٹا کے رکھ دیتی ہے۔

یہ ایک عادی چور ہے جو بڑے دھڑلے سے لوٹ مار کرتا ہے (اس کی اس لوٹ کا یہ عالم ہے کہ) لالہ بھی اس سے نہیں بچا، وہ بھی اپنا داغ ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کدھر غائب ہو گیا۔

۲۹۰ حق نصیب تو کند ذوق حضور
باز گویم آنچہ گفتم در زبور

لغت : نصیب تو: تیرے نصیب کے، تجھے عطا کرے ذوق حضور: حضوری کا ذوق (ذوق= حظ، طبع سلیم + حضور= صوفیا کی اصطلاح میں ولی اللہ سے اس طرح لگانا کہ اس کے غیبی احکام بھی آنکھوں کے سامنے آجائیں، علامہ نے اس سے تجلی خداوندی کا مشاہدہ مراد لیا ہے، جو صوفیا کی اصطلاح کے قریب ہے) باز گویم: میں پھر کہتا ہوں، میں دہراتا ہواں آنچہ گفتم: جو کچھ میں نے کہا۔ در:

زبور میں (در = میں + زبور = مراد ہے علامہ کی مثنوی زبور عجم)

اللہ تعالٰی تجھے ذوق حضور سے آشنا کرے۔ میں یہاں اپنی وہ بات پھر دہراتا ہوں جو میں نے زبور عجم میں کہی ہے۔

۲۹۱ مردن وہم زیستن اے نکتہ رس

این ہمہ از اعتبارات است و بس

لغت : اے: اے گہری بات کی تہ تک پہنچنے والے، اے دانا، ذہین و فطین (اے + نکتہ = باریک بات، گہری بات + رس = پہنچنے والا (رسیدن = پہنچنا) از: اعتبارات سے ہے اور بس، محض اعتمادات اور بھرم سے ہے (اعتبارات = اعتبار کی جمع بمعنی غیر حقیقی، وہمی، فرضی۔)

اے مرد دانا! یہ مرنا بھی اور جینا بھی محض اعتبارات ہی سے ہے۔

۲۹۲ مرد کر سوز نوا را مردۂ

لذت صوت و صدا را مردۂ

لغت : مرد کر: بہرا آدمی سوز: آواز کے سوز کے لیے، نغمے کے سوز کے لیے مردہ: ایک مردہ (ہے) (مردن = مرنا) یعنی بے بہرہ ہے، اس سوز سے نا آشنا ہے لذت: نغمہ اور آواز کی لذت سے کے لیے۔

نغمے کے سوز سے بہرا آدمی بے بہرہ ہے۔ آواز اور نغمے میں جو لذت ہے، وہ اس سے نا آشنائے محض ہے۔

۲۹۳ پیش چنگے مست و مسرور است کور

پیش رنگے زندہ در گور است کور

لغت : پیش: ایک چنگ کے سامنے یعنی ساز کے معاملے میں پیش رنگے: رنگ کے سامنے یعنی رنگ کے معاملے میں زندہ در: زندہ ہوتے ہوئے بھی مردے کی طرح ہے (در گور + قبر میں یعنی مردہ)

ایک اندھا انسان ساز و آواز سے تو پوری طرح لطف اندوز ہو لیتا ہے لیکن رنگ کے معاملے میں (رنگ کی پہچان اور اس سے لطف اندوز ہونے میں) وہ بالکل بے بس ہے۔

۲۹۴ روح با حق زندہ و پایندہ است
ورنہ ایں را مردہ آں را زندہ است

لغت : باحق: حق کے ساتھ، یعنی خدا کے ساتھ وابستہ رہ کر زندہ و: زندہ اور پائندہ ہے ڈپائیدن=پائیدار رہنا، ہمیشہ اور جاوید رہنا)

روح، حق کے ساتھ رہ کر ہی زندہ جاوید ہو سکتی ہے، بصورت دیگر یہ اس (حق) کے لیے مردہ اور اس (غیر حق، لادینیت) کے لیے زندہ ہے۔

۲۹۵ آنکہ حی الا یموت آمد حق است
زیستن با حق حیات مطلق است

لغت : حی: ایسا زندہ جسے موت نہیں ہے، غیر فانی، ابدی ہے (حی، لا یموت سورہ فرقان کی آیت ۸۵ کی طرف اشارہ ہے: اے نبی تم اس زندہ (خدا) پر بھروسا کرو جو (کبھی) نہ مرے اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو+ آمدن= آنا، یعنی جو ایسا ہے) زیستن: حق کے ساتھ وابستہ رہ کر جینا حیات: قطعی زندگی ہے، مکمل زندگی ہے، یعنی صحیح مقام پانے والی زندگی ہے۔

وہ جو باقی و قائم ہے، جسے موت نہیں ہے وہ حق ہی ہے۔ حق سے وابستہ رہ کر ہی زندگی اپنا صحیح مقام حاصل کرتی ہے۔

۲۹۶ ہر کہ بے حق زیست جز مردار نیست
گرچہ کس در ماتم او زار نیست

لغت : بے حق: حق سے وابستگی کے بغیر جیا، حق کے بغیر جیا جز مردار: سوائے مردار کے کچھ نہیں ہے: وہ مردار محض ہے در: اس کے ماتم میں زار: رونے والا نہیں ہے، اس پر نہیں روتا، مراد یہ کہ وہ بظاہر زندہ ہے، اس لیے کوئی اسے نہیں روتا، وگرنہ اس کی ایسی زندگی، موت کے مترادف ہے (زاریدن= رونا، نالہ کرنا)

جس کسی نے حق سے وابستگی کے بغیر زندگی بسر کی وہ گویا مردار کے علاوہ اور کچھ نہیں، اگرچہ (اس قسم کا مردہ ہونے کے سبب) کوئی بھی اس کے ماتم میں روتا نہیں۔

۲۹۷ برخور از قرآن اگر خواہی ثبات
در ضمیرش دیدہ ام آب حیات

لغت : برخور: برخوردن= ایک دوسرے کو دیکھنا' مراد توجہ کرنا قریبی معنی پھل کھا استفادہ کر (بر= پھل' میوہ+ خوردن= کھانا) اگر: اگر تجھے ہمیشگی یعنی ہمیشہ کی زندگی کی خواہش ہے (خواستن= چاہنا' خواہش رکھنا در ضمیرش: اس کے باطن میں' اس کے اندر دیدہ ام: میں نے دیکھا ہے آب حیات: زندگی کا پانی' ایسا پانی جسے پی کر حیات ابدی مل جاتی ہے' مراد یہ کہ قرآن کریم بغور پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں جسمانی موت اس کے ۔لیے بے معنی ہو جاتی ہے۔

اگر تجھے حیات ابدی کی خواہش ہے تو قرآن کریم سے استفادہ کر میں نے اس کے اندر آب حیات دیکھا ہے۔

۲۹۸ می دہد مارا پیام لا تخف
می رساند برمقام لا تخف

لغت : می دہد: وہ (قرآن) دیتا ہے (دادن= دینا) پیام لا تخف: لا تخف کا پیغام (پیام= پیغام' یہاں مراد درس+ لا تخف= مت ڈر' مراد یہ کہ قرآن کا دامن تھام لینے والا ہر قسم کے دنیاوی غموں اور خوف سے آزاد ہو جاتا ہے) می رساند: پہنچاتا ہے (رساندن پہنچانا)

وہ (قرآن) ہمیں "لا تخف" کام درس دیتا ہے وہی "لا تخف" کے مقام و مرتبہ پر پہنچاتا ہے۔

۲۹۹ قوت سلطان و میر از لا الہ
ہیبت مرد فقیر از لا الہ

لغت : قوت: سلطان اور سردار کی قوت (قوت= دبدہ' کرو فر' طنطنہ) از لا الہ: لا الہ سے ہے ہیبت: مرد قلندر یا مرد فقیر کا دبدبہ (ہیبت= دبدبہ' رعب' خوف= مرد فقیر وہ آدمی جس نے اللہ ہی کو معبود و حاکم مطلق سمجھا اور دنیا کے حاکموں وغیرہ سے بے خوف اور بے نیاز ہو گیا)

سلطان اور سردار کو "لا الہ" ہی سے قوت و طنطنہ حاصل ہے مرد درویش کی ہیبت بھی اسی "لا الہ" کے طفیل ہے۔

۳۰۰ تا دو تیغ لا و الا داشتیم
ما سوا اللہ رانشاں نگذاشتم

لغت : دو تیغ: لا اور الا کی دو تلواریں (دو+ تیغ= تلوار+ لا= نہیں، یعنی نہیں کوئی معبود+ و= اور+ الا= سوائے، مگر یعنی سوائے اللہ کے، مراد یہ کہ جب تک ہم نے لا الہ اللہ کا دامن تھامے رکھا) داشتیم: ہم رکھتے تھے (داشتن= رکھنا) نشاں: ہم نے نشان نہ چھوڑا۔

جب تک ہمارے پاس "لا" اور "الا" کی دو تلواریں رہیں ہم نے ما سوا اللہ کا نشان تک مٹا دیا۔

۳۰۱ خاوراں از شعلہ من روشن است
اے خنک مردے کہ در عصر من است

لغت : خاوراں: مشرق یعنی سرزمین مشرق از: مرے شعلے سے مراد، میرے افکار سے اے خنک: وہ خوش نصیب شخص ہے جو (اے= یہاں مراد وہ+ خنک= سرد، خوش، مبارک، خوش نصیب+ مردے= وہ آدمی در عصر من: میرے زمانے میں ہے، میرے دور میں پیدا ہوا ہے۔

مشرق میرے شعلے سے روشن ہے۔ وہ آدمی مبارک ہے جو میرے دور میں پیدا ہوا، جو میرے دور میں ہے۔

۳۰۲ از تب و تابم نصیب خود بگیر
بعد ازیں نامید چو من مرد فقیر

لغت : از تب: میری بے قراری سے، میرے نصیب سوز اور درد سے (تب= تپش، سوز+ و= اور+ تابم= میرا اضطراب، تاب بمعنی روشنی، چمک، گرمی، طاقت، رنج و غم) نصیب: اپنا حصہ لے بعد ازیں: اس کے بعد نہیں آئے گا چو من: میری طرح کا مرد فقیر (مرد قلندر یا مرد درویش)

میرے سوز و درد سے اپنا حصہ حاصل کر اس کے بعد مجھے ایسا مرد

قلندر کوئی نہیں آئے گا۔

۳۰۳ گوہر دریائے قرآں سفتہ ام
شرح رمز صبغۃ اللہ گفتہ ام

لغت : گوہر: قرآن کے سمندر کے موتی کو سفتہ ام: میں نے چھیدا ہے' میں نے پرویا ہے (سفتن= سوراخ کرنا' چھیدنا) شرح: صبغۃ اللہ کی رمز کی شرح (صبغۃ اللہ= اللہ کا رنگ' اشارہ ہے دوسری صورت کی ۱۳۸ ویں آیت کی طرف: (عوکہ ہم) اللہ کے رنگ میں رنگے گئے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے۔ (سورہ بقرہ) گفتہ ام: میں نے بیان کی ہے۔

میں نے قرآن کے سمندر سے موتی نکال کر چھیدے ہیں۔ میں نے صبغت اللہ کے رمز کی تفسیر بیان کی ہے۔

۳۰۴ با مسلماناں غمے بخشیدہ ام
کہنہ شاخے رانمے بخشیدہ ام

لغت : غمے: میں نے ایک غم دیا ہے (غمے= ایک یا خاص غم' مراد درد و سوز+ بخشیدن= بخشنا' دینا' عطا کرنا' یعنی میں نے اپنے افکار سے مسلمانوں میں ایک نئی تڑپ پیدا کی ہے) کہنہ: پرانی شاخ کو' خشک شاخ کو (کہنہ= پرانی مراد خشک یہاں پرانی شاخ سے مراد مسلمانوں کی بے حسی ہے) نمے: میں نے نمی عطا کی ہے میں نے تازگی بخشی ہے۔

میں نے مسلمانوں کو ایک خاص غم (سوز و درد) بخشا ہے۔ پرانی شاخ کو میں نے تازگی دی ہے۔

۳۰۵ عشق من از زندگی دارد سراغ
عقل از صہبائے من روشن ایاغ

لغت : دارد: سراغ رکھتا ہے' یعنی اس میں زندگی جاوید ہے یعنی میرے عشق سے حیات جاوید کا پتا چلتا ہے۔ از صہبائے: میری شراب سے یعنی میرے افکار (روشن ایاغ= جس کا پیالہ یا ساغر روشن ہو' یعنی بھرا ہو)

میرا عشق زندگی (حیات ابدی) کا حامل ہے۔ عقل و خرد کا پیالہ میری

شراب (انکار) سے روشن ہے۔

۳۰۶ نکتہ ہائے خاطر افروزے کہ گفت؟
با مسلماں حرف پر سوزے کہ گفت؟

لغت : نکتہ ہائے: دل کو روشن کرنے والی باریک باتیں' دل کو جلا بخشنے والی گہری باتیں (خاطر افروز= دل کو منور کرنے والی (والا' خاطر= دل+ افروختن= روشن کرنا' منور کرنا) کہ گفت: کس نے کہیں یہاں کس کا اشارہ حضرت علامہ کی اپنی ذات کی طرف ہے۔

دل کو جلا بخشنے والی گہری باتیں کس نے کہیں۔ مسلمان سے سوز و درد سے پر بات کس نے کی۔

۳۰۷ ہمچونے نالیدم اندر کوہ و دشت
تا مقام خویش بر من فاش گشت

لغت : نالیدم: میں رویا (نالیدن= رونا' آہ' و زاری کرنا) تا: جب کہیں جا کے' یہاں تک کہ' تاکہ مقام خویش: اپنا مقام یعنی میرا اپنا مقام فاش گشت: روشن ہوا' ظاہر ہوا' کھلا (فاش= ظاہر' روشن+ گشتن= گھومنا' ہونا)

میں نے بانسری کی طرح کوہ و دشت میں نالہ و زاری کی جب کہیں جا کے مجھ پر میرا مقام روشن ہوا۔

۳۰۸ حرف شوق آموختم و اسوختم
آتش افسردہ باز افروختم

لغت : آموختم: میں نے سیکھی' میں نے یاد کی (آموختن+ سکھنا' سکھانا' یاد کرنا) و اسوختما: میں جل اٹھانا' میں جل گیا' مجھ میں زبردست تڑپ پیدا ہوئی (و اسوختن= جل اٹھنا' جلنا) آتش: سرد آگ' بجھی ہوئی آگ' ٹھنڈی آگ (افسردن= بجھنا' ٹھنڈا ہو جانا' سرد ہو جانا) باز افروختم: میں نے پھر سے روشن کر دی (باز= پھر' دوبارہ+ افروختن= روشن کرنا' جلانا' جلنا) یعنی میں نے عشق کی بدولت حاصل شدہ تڑپ سے سوئی ہوئی ملت کو پھر سے بیدار کر دیا۔

میں نے عشق کی بات سیکھی' میں جل اٹھا (اس طرح) میں نے سرد

آگ کو پھر سے روشن کر دیا۔

۳۰۹ با من آہ صبحگاہے دادہ اند
سطوت کوہے بکاہے دادہ اند

لغت : آہ: صبح کے وقت کی آہ' آہ سحری (آہ یعنی اللہ کے حضور اپنے عجز و بندگی کا اظہار) دادہ اند: انہوں نے دی ہے' مراد قدرت نے عطا کی ہے سطوت: ایک پہاڑ کی سی عظمت و شکوہ' ایک پہاڑ کا سا وقار (سطوت= دبدبہ' وقار' عظمت + کوہے= ایک پہاڑ) بکاہے: ایک تنکے کو (کاہے= ایک تنکا)

مجھے قدرت کی طرف سے آہ صبح گاہی عطا ہوئی ہے گویا ایک تنکے کو پہاڑ کے سے دبدبہ اور وقار سے نوازا گیا ہے۔

۳۱۰ دارم اندر سینہ نور لا الہ!
در شراب من سرور لا الہ

لغت : دارم: میں رکھتا ہوں (داشتن= رکھنا)

میرا سینہ لا الہ کی روشنی سے منور ہے۔ میری شراب یعنی افکار میں لا الہ کا کیف و سرور ہے۔

۳۱۱ فکر من گردوں مسیر از فیض اوست
جوے ساحل ناپذیر از فیض اوست

لغت : گردوں: آسمان پر چلنے والا' آسمان کی بلندی طے کرنے والا (گردوں= آسمان= مسیر= چلنا' راستہ' سیر کی جگہ) از فیض: اس کے فیض سے ہے' اس کی برکت سے ہے جوے ساحل: کنارے کو قبول نہ کرنے والی ندی' بیکراں ندی (ناپذیر= نہ قبول کرنے والی/ والا (پذیرفتن= قبول کرنا)

اسی کے فیض سے میری فکر آسمان پر پرواز کر رہی ہے۔ اسی (لا الہ) کے فیض سے (میری) ندی بے کنار ہے۔

۳۱۲ پس بگیر از بادہ من یک دو جام
تا درخشی مثل تیغ بے نیام

لغت : پس بگیر: سو لے لے' لہٰذا پکڑ لے' یہاں مراد چڑھا لے از: میری

شراب سے' مراد میرے افکار کو اپنا کر آگے بڑھ درخشی: تو چمکے (درخشیدن= چمکنا' منور ہونا) مثل تیغ: غلاف کے بغیر تلوار کی مانند' ننگی تلوار کی طرح (بے نیام= جس پر غلام نہ ہو' ننگی)

سو تو میری شراب کے دو ایک جام چڑھا لے تاکہ تو ننگی تلوار کی طرح چمک اٹھے۔

اقبال اکادمی پاکستان